مجلس التحقیق الأثری جہلم پاکستان
١٧

تفسیرِ قرآن کا مفہوم

آداب اور تقاضے

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مجلس التحقیق الاثری
جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم
پاکستان

۱۷

تفسیر قرآن کا مفہوم

آداب اور تقاضے

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
شعبہ علوم اسلامیہ
اسلامیہ یونیورسٹی
بہاولپور
(رکن مجلس التحقیق الاثری جامعہ علوم اثریہ جہلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

238-1
ظ ق ر ت

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 000395
91 Babar Block, Garden Town, Lahore

جملہ حقوق محفوظ

مصنّف : ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

عنوان : "تفسیرِ قرآن کا مفہوم - آداب اور تقاضے"

اشاعت اوّل : ایک ہزار

سنِ اشاعت : اپریل ۱۹۹۱ء

ناشر : مجلس تحقیق الاثری، جہلم

باہتمام : عبدالحمید حافظ عبدالغفورؒ
مدیر جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

ملنے کے پتے ○ سبحانی اکیڈمی ۱۱۹- اُردو بازار لاہور
○ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
○ جامعہ علوم اثریہ، جہلم
○ ڈاکٹر عبدالرؤف شعبہ علوم اسلامیہ
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

قیمت : پچاس روپے

جاوید ریاض پرنٹرز
پریس مارکیٹ، ہجویری پارک ریلوے روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدُ لِلّٰه نَحْمدُه ونَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَادَّى الْاَمَانَةَ، وَصلى اللّٰه عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يومِ القِيامَةِ۔ اَمَّا بَعْدُ:

اس وقت دنیا نے اسلام پر ادبار اور زوال کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ فکر مغرب کی یلغار مدت مدید سے جاری ہے۔ مذہب کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ نئی نسل پریشانی، اضطراب اور تذبذب کا شکار ہے۔ اس سے اہل علم بریٔ الذمہ نہیں ہیں، جنھوں نے قرآن مجید کو ایک معمہ بنا کر پیش کر دیا ہے۔ بقول اقبال ــــــ

احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسر
تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پاژند

قرآن مجید عالم انسانیت کی طرف اللہ کا آخری پیغام ہے۔ یہی کائنات میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی ہے ــــ

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ۔

(اللہ اس کتاب کے ساتھ لوگوں کو بلندی اور سرفرازی عنایت فرماتا ہے اور اسی کے ساتھ لوگوں کو زوال پذیر کرتا ہے) قرآن مجید کی حفاظت کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے خود دی ہے ـــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ ۔

عام آسمانی کتابیں دستبرد زمانہ سے نہ بچ سکیں ۔ قرآن مجید نہ صرف تحریری طور پر بلکہ حفاظ کے سینوں میں بھی صدیوں سے محفوظ ہے ۔ یہ سلسلہ تواتر سے چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔

علمائے امت نے اس کتاب کو اپنی فکر و نظر کا محور بنایا ۔ اپنی سوچ سمجھ اور علم و فضل کے مطابق اس کی تفسیریں لکھیں ۔ پھر بھی ---

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً (قرآن مجید)

میں قرآن و سنت کا ایک ادنی طالبعلم ہوں ۔ میں نے اس کتاب میں شامل پانچ مقالات کو مختلف جرائد اور مجلات کیلئے قلمبند کیا ۔ اب ان کو علماء طلباء اور عامۃ المسلمین کے فائدے کے لئے کتابی صورت میں شائع کیا جارہا ہے ۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اپنے دلائل مستند اور ثقہ مآخذ سے پیش کروں ۔ اور جہاں ضرورت ہوئی اصل عربی عبارتوں کو من و عن نقل کردیا ۔ یہ قارئین کرام پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اس سے مستفید ہوتے ہیں ۔ کیونکہ

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس علمی کام کی تکمیل کے لئے میرا حوصلہ بڑھایا ۔ خاص طور پر پروفیسر میاں منظور احمد صاحب جنھوں نے ان مقالات کو کتابی صورت میں پیش کرنے کی ترغیب دی ۔ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی صاحب اور محمد گجر خان غزل کاشمیری کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا ۔ محترمہ بہن ڈاکٹر سعیدہ ریاض پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین حاصل پور اپنے علمی مشوروں کے ساتھ ساتھ ایک مقالے (مفسر قرآن کے آداب و شرائط) میں میری شریک قلم بھی رہیں ۔ میں ڈاکٹر محمد اکرم چودھری ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ و عربیہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کا بھی شکر گزار ہوں جو ہمیشہ میری تحقیقی و تخلیقی کاوشوں میں ممد و معاون رہے ۔ میں اپنے ان طالبعلموں کا شکریہ ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں جنھوں نے مسودے کو خوشخط لکھ کر کتابت کے لئے سہولت پیدا کی۔ نا سپاسی ہوگی اگر میں اپنے شیخ ڈاکٹر محمد سعید الباد مجگی الندوی ڈائریکٹر اسلامک سنٹر مانچسٹر (برطانیہ) کا ذکر نہ کروں جنھوں نے مجھے ذوق مطالعہ بخشا اور علوم اسلامیہ میں عصری تقاضوں کے مطابق سوچ اور تحقیق کے نئے زاوئے دئے۔ میں محترم مولانا محمد مدنی صاحب رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم ۔۔۔ کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنے عظیم ادارے سے اس کتاب کو شائع کرکے اہل علم کی نظروں کی زینت بننے کے قابل بنایا۔ میں معروف شاعر و ادیب پروفیسر سہیل اختر کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے زبان و بیان کے سلسلے میں مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور اس کتاب کی کمپیوٹرائزڈ کتابت کا اہتمام کیا۔

خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ اس عاجزانہ پیشکش کو قبول فرمائے اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دینی کاوش کو میرے والد ماجد جناب مولانا عبدالغفار حصاری مرحوم کیلئے فردوس بریں میں بلندی درجات کا ذریعہ بنائے۔ جنھوں نے مجھے جدید علوم کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کا شغف عطا فرمایا۔ اور مطالب قرآنیہ کی فہم کا متلاشی بنایا۔ علمی میدان میں میری والدہ ماجدہ کی نیک تمنائیں اور دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہیں۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ اللہ انھیں صحت و تندرستی سے نوازے اور میرے اور اہل خانہ کے سروں پر ان کا سایہ ہمیشہ سلامت رکھے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی گرانقدر آراء سے مجھے نوازیں تاکہ اس کتاب کا نقش ثانی بہتر انداز سے پیش کیا جا سکے۔

قران میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
شعبہ علوم اسلامیہ
اسلامیہ یونیورسٹی
بہاولپور
(رکن مجلس التحقیق الاثری جامعہ علوم اثریہ جہلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

پیش لفظ ۳
ترتیب ۶
باب ۱ ۔۔۔۔۔ ضرورت تفسیر
فہم قرآن میں صحابہ میں تفاوت ۱۲
وفات نبوی پر قرآن سے استشہاد 〃
کلالہ کے متعلق حضرت عمر کا تذبذب ۱۳
حضرت ابن عباس کا قول ۱۴
حضرت ابو بکر صدیق کا قول 〃
صحابہ و تابعین کا شوق تفسیر ۱۵
فضیل بن عیاض کا قول ۱۷
حضرت عدی بن حاتم کا واقعہ 〃
ظلم کے معنی میں اشکال ۱۸
اکمال دین و اتمام نعمت کا مفہوم 〃
قرآن مجید اور عہد حاضر کے علوم ۲۱
قرآن مجید کے مبہم مقامات ۲۲
غریب القرآن ۲۳
چند غریب الفاظ کی وضاحت 〃
تفسیر قرآن میں احتیاط ۲۴
باب ۲ ۔۔۔۔۔ تفسیر اور تاویل کا مفہوم
تفسیر کے لغوی معنی ۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف علماء کی تعریفیں	۲۷
تفسیر کا اصطلاحی مفہوم	۲۸
مختلف علماء کی تعریفیں	۲۹
مستشرقین کی تعریف	۳۱
لفظ تفسیر کا قرآن میں استعمال	؍؍
لفظ تفسیر کا حدیث میں استعمال	۳۲
تاویل کا لغوی مفہوم	۳۳
مختلف علماء کی تعریفیں	۳۴
تاویل کا اصطلاحی مفہوم	؍؍
لفظ تاویل کا قرآن میں استعمال	۳۵
لفظ تاویل کا حدیث میں استعمال	۳۶
علماء ۔۔۔ تفسیر اور تاویل کا تعین	۳۷
حافظ ابن حجر کی رائے	۳۸

باب ۳ ۔۔۔۔۔۔ مفسر قرآن کے لئے ضروری علوم

۱۔ تفسیر القرآن بالقرآن	۳۹
تفسیر القرآن بالقرآن کی چند مثالیں	؍؍
۲۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۴۰
قرآن مجید سے شہادت	؍؍
امام ابن تیمیہ کی رائے	؍؍
امام شافعی کا قول	۴۱
۳۔ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم	۴۲
صحابہ میں سے مشہور مفسرین	؍؍
۴۔ کلام عرب	۴۳
عرب کے مشہور شعراء	۴۴
ابن عباس کا قول الشعر دیوان العرب	؍؍

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۔ مکی اور مدنی کی معرفت	۴۴
ابو القاسم النیشاپوری کا قول	،،
السیوطی کا قول	۴۵
قاضی ابو بکر کی رائے	،،
۶۔ اسباب النزول	،،
امام ابن دقیق العید کی رائے	،،
امام ابن تیمیہ کا قول	،،
ابو الحسن الواحدی کی رائے	۴۶
مولانا فراہی کی رائے	،،
اسباب النزول۔ مشہور مؤلفین	۴۷
۷۔ علم الناسخ والمنسوخ	،،
نسخ کے لغوی معنی	،،
نسخ کا اصطلاحی مفہوم	،،
الناسخ والمنسوخ پر لکھی ہوئی کتب	۴۸
۸۔ علم التاریخ	،،
قرآن اور مقصد ذکر اقوام	۴۹
فرعون کی غرقابی	،،
موریس بکائے کی تحقیق	،،
۹۔ علم تجوید و قرأت	۵۰
علم تجوید کی اہمیت	،،
قراء صحابہ و معروف قراء	،،
قرأت کے مؤلفین	۵۱
۱۰۔ علم المحکم و متشابہہ	،،
محکم کے لغوی و اصطلاحی معنی	،،
متشابہ کے لغوی معنی	۵۲
متشابہات، مؤلفین اور کتب	۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ علم لغت	۵۴
لغت کی مشہور کتابیں	"
۱۲۔ علم نحو	۵۵
ابتدائی کتب	"
۱۳۔ علم صرف	"
ابتدائی کتب	۵۶
۱۴۔ علم الاشتقاق	"
مشہور کتب	۵۷
۱۵۔ علم بلاغت	"
مشہور کتب	"
۱۶۔ علم اصول فقہ	"
مشہور کتب	۵۸

باب ۴ ــــــ مفسر قرآن کے آداب و شرائط

۱۔ صحۃ الاعتقاد	۵۹
۲۔ حسن نیت	"
۳۔ نفسانی خواہشات سے پرہیز	۶۰
۴۔ حسن خلق	۶۱
۵۔ عملی نمونہ	۶۲
۶۔ عزت نفس	۶۳
۷۔ اظہار حق	۶۵
۸۔ احترام علماء	"
۹۔ تفکر و تدبر	۶۶
۱۰۔ انداز بیاں	۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵ ـــــــ تفسیر قرآن کی اقسام

تعارف موضوع	٦٨
اقسام تفسیر	〃
تفسیر بالماثور	〃
ـــــ مشہور کتب	٧١
۱۔ تفسیر ابن عباس	٧٢
اہل کتاب اور ابن عباس	〃
۲۔ تفسیر الطبری	٧٣
۳۔ تفسیر السمرقندی	٧٥
۴۔ تفسیر الثعلبی	٧٦
۵۔ معالم التنزیل	٧٧
٦۔ المحرر الوجیز	٧٨
۷۔ تفسیر ابن کثیر	٧٩
۸۔ الجواہر الحسان	٨٠
۹۔ الدر المنثور	٨١
۱۰۔ فتح القدیر	٨٢
تفسیر بالرائی	٨٣
ـــــ مشہور کتب	٨٥
۱۔ تفسیر قاضی عبدالجبار	〃
۲۔ تفسیر الکشاف	٨٦
۳۔ تفسیر مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر	٨٧
۴۔ الجامع لاحکام القرآن	٨٩
۵۔ انوار التنزیل المعروف تفسیر بیضاوی	〃
٦۔ مدارک التنزیل المعروف تفسیر نسفی	٩٠
۷۔ لباب التاویل المعروف تفسیر خازن	٩١
۸۔ البحر المحیط	٩٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ غرائب القرآن ورغائب الفرقان ۹۳
۱۰۔ تفسیر جلالین ؍؍
۱۱۔ السراج المنیر ۹۴
۱۲۔ تفسیر ابی السعود ۹۵
۱۳۔ تفسیر روح المعانی ؍؍
حواشی باب اول ضرورت تفسیر ۹۷
حواشی باب دوم تفسیر اور تاویل کا مفہوم ۱۰۱
حواشی باب سوم مفسر قرآن کے لئے ضروری علوم ۱۰۳
حواشی باب چہارم مفسر قرآن کے آداب وشرائط ۱۰۷
حواشی باب پنجم تفسیر قرآن کی اقسام ۱۰۹
فہرس المصادر والمراجع ۱۲۱

****

*****

***

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

ضرورت تفسیر

قرآن مجید کا نزول جن لوگوں میں ہوا وہ اہل زبان تھے۔ اس کے حقائق و لطائف کو سمجھتے تھے۔ ان کی فصاحت و بلاغت کی دنیا معترف تھی۔ بلکہ وہ اپنے علاوہ اور لوگوں کو عجمی (گونگے) سمجھتے تھے۔ اور پھر صحابہ کرام نے تو اپنے آپ کو اس کتاب مبین کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ان کی زبان دانی کے متعلق خطیب بغدادی فرماتے ہیں ـــــ

اَلصَّحَابَۃُ اَرْبَابُ اللِّسَانِ وَ اَعْلَمُ الْخَلْقِ بِمَعَانِی الْکَلَامِ (۱)

(صحابہ کرام صاحب زبان تھے اور مخلوق میں سب سے بہتر کلام کے معنی کو سمجھنے والے تھے)۔ لیکن ان کو بھی بعض دقتیں پیش آتی تھیں حالانکہ یہ نفوس ذکیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل درجہ رکھتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں ـــــ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت شدت الم اور فرط محبت و عقیدت سے حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا یقین نہیں آتا تھا بلکہ وہ تلوار نکال کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کہے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ (۲)

یہ صحیح بخاری میں اس طرح سے ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اپنے گھر سے جو سنح میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے اور سیدھے مسجد میں سے ہو کر اس مقام پر پہنچے جہاں آنحضرت کا جسد اطہر تھا (حجرہ عائشہ) آنحضرت کی پیشانی مبارک کو چوما۔ ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ فرمانے لگے "آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کرے گا۔ وہ موت جو آپ کے لئے مقدر تھی آ چکی۔ اس کے بعد دوسری موت نہیں لائے گا"۔ بعد ازاں انھوں نے خطبہ دیا۔ لوگ حضرت عمر فاروق کو چھوڑ کر حضرت ابو بکر صدیق کی طرف جانے لگے۔ حمد و صلاۃ کے بعد فرمایا ـــــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ - وَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ -

(جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو محمد فوت ہو گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی) پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی ۔۔۔

وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِينَ -

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں ۔ لیکن اگر وہ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا آپ پھر جائیں گے ؟ جو اپنی ایڑیوں پر پھر گیا وہ اللہ کا نقصان نہیں کرے گا ۔ اللہ عنقریب شکر کرنے والوں کو اجر دے گا) خدا کی قسم ایسے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے اس آیت کو اتارا ہے ۔ جونہی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسے پڑھا تو لوگوں نے آپ سے سن کر اس کو پڑھنا شروع کر دیا (۳) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ جیسے عظیم آدمی سے ایسی خبر چھپی ہوئی تھی کہ ان کو اصل وضاحت کی ضرورت پڑی ۔ اسی طرح سے حضرت عمر کو کلالہ کے بارے میں علم نہ تھا ۔ چنانچہ یہ روایت ہے ۔۔۔

" عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِي قَالَ قَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ لَأَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صلى الله عليه و سلم بَيَّنَهُنَّ لَنَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا : الْكَلَالَةُ، وَالْخِلَافَةُ وَ أَبْوَابُ الرِّبَا (۴) " ۔ (مرۃ الھمدانی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزوں کی وضاحت فرما دیتے تو مجھے یہ چیز دنیا و ما فیہا سے بہتر تھی ۔ کلالہ ، خلافہ اور ربا) ایک روایت ابن سیرینؒ سے ان الفاظ میں ہے ۔۔۔

نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي مَسِيرٍ لَهُ وَ إِلَى جَنْبِهِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَبَلَّغَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حُذَيْفَةَ وَ بَلَّغَهَا حُذَيْفَةُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ هُوَ يَسِيرُ خَلْفَهُ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ سَأَلَ عَنْهَا حُذَيْفَةَ وَ رَجَا أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیرھا فقال لہ حذیفۃ: واللہ إنک لعاجز إن ظننت أن إمارتک تحملنی أن أحدثک فیھا بما لم أحدثک یومئذ فقال عمر: لم أرد ھذا رحمک اللہ (۵)

(جب یہ آیت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ اتری تو آنحضرت سفر میں تھے۔ آپ کے پہلو میں حذیفہؓ بن یمان تھے یہ آیت آنحضرت نے حضرت حذیفہؓ کو سنائی۔ حضرت حذیفہؓ نے حضرت عمرؓ کو سنائی جو کہ ان کے پیچھے تھے جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے یہ سوچ کر حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کہ ان کے پاس اسی آیت کی تفسیر ہو گی۔ تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: خدا کی قسم آپ عاجز ہے اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ آپ کی امارت مجھے اس بات کے بیان کرنے پر آمادہ کر دے گی جس کا میں آپ کو اس دن نہ بتا سکا حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اللہ آپ پر رحم کرے میرا یہ خیال نہ تھا)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا تھا کہ ما فاطر السمٰوٰت والارض (فاطر السمٰوٰت والارض کیا ہے) یہاں تک کہ دو اعرابی آئے جو کنوئیں کے متعلق جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا۔ انا فطرتہا (۶) (میں نے اس کی ابتدا کی ہے)، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فاکھۃً وَّ اَبًّا (۷) (پھل اور چارہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ایّ سماء تظلنی و ایّ ارض تقلنی ان انا قلت فی کتاب اللہ مالا اعلم۔ (۸) (مجھے کون سا آسمان سایہ دیگا اور کون سی زمین اٹھائے گی اگر میں اللہ کی کتاب کے بارے میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہ ہو) قرآن مجید کی آیت وحنانا من لدنا (۹) (ہماری طرف سے مہربانی) کے متعلق ابن عباس نے فرمایا: لا واللہ لا ادری ما حنانا (۱۰) (اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ حنان کیا ہے)۔

اس سے معلوم ہوا قرآن مجید کی تفسیر کی ضرورت اس کے نزول کے ساتھ ہی پیش آنا شروع ہو گئی۔ کیونکہ آغاز وحی خود ایک نئی بات تھی۔ جس کے متعلق اذہان میں کئی قسم کے سوالات اٹھتے تھے۔ اگرچہ قرآن مجید خود اپنے متعلق کہتا ہے ——
بل ھو آیات بینٰت (۱۱) (بلکہ یہ واضح آیات ہیں) اور الرٰ تلک آیات الکتٰب المبین (۱۲) (یہ واضح کتاب کی آیات ہیں) اس کے باوجود قرآن مجید کے کئی ایسے مقامات ہیں جو تفسیر کے متقاضی ہیں۔ علامہ ابن خلدون کے اس قول ——

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِلُغَۃِ الْعَرَبِ وَ عَلٰی اَسَالِیْبِ بَلَاغَتِھِمْ فَکَانُوْا کُلُّھُمْ یَفْھَمُوْنَہٗ وَ یَعْلَمُوْنَ مَعَانِیَہٗ فِیْ مُفْرَدَاتِہٖ وَ تَرَاکِیْبِہٖ (۱۳)

(قرآن مجید لغت عرب اور ان کے اسلوب بلاغت کے مطابق اترا۔ وہ تمام اس کو سمجھتے تھے اور اس کے مفردات کے معانی اور تراکیب جانتے تھے) کے باوجود قرآن مجید کے ایسے مقامات ہیں جن کے متعلق صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور آپ نے ان کی تفسیر بیان فرمائی۔ صحابہ کرامؓ کے قرآن مجید پر غور و فکر اور تدبر کرنے کے واقعات سے کتب تفسیر اور حدیث بھری ہوئی ہیں۔ چنانچہ تفسیر الطبری میں حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے۔ کَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا تَعَلَّمَ عَشْرَ آیَاتٍ لَمْ یُجَاوِزْ ھُنَّ حَتّٰی یَعْرِفَ مَعَانِیَھُنَّ وَالْعَمَلَ بِھِنَّ (۱۴) (ہم میں سے جب کوئی دس آیات کی تعلیم حاصل کر لیتا تو اس وقت تک ان سے آگے نہ گزرتا جب تک کہ ان کے معانی نہ سمجھ لیتا اور ان پر عمل پیرا نہ ہو جاتا) کلام الٰہی کی تفسیر کی اہمیت بھی صحابہ کرامؓ میں مسلّم تھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا ذکر فرما کر انھیں علم سے موصوف بیان فرمایا۔ ایک آدمی کہنے لگا آپ پر فدا ہو جاؤں۔ آپ حضرت جابرؓ کی تعریف کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ تو آپ ہی ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ اللہ کے اس ارشاد کی تفسیر جانتے تھے --- اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (۱۵) (تحقیق جس نے آپ پر قرآن اتارا ہے وہ آپ کو ایک بہترین انجام تک پہنچا دے گا)

صحابہ کرامؓ اور علماء نے امت کو فہم قرآن کا بہت شوق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں --- مَکَثْتُ سَنَتَیْنِ اُرِیْدُ اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَظَاھَرَتَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا یَمْنَعُنِیْ اِلَّا مَھَابَتُہٗ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ: ھِیَ عَائِشَۃُ وَ حَفْصَۃُ (۱۶) (میں دو سال تک انتظار کرتا رہا کہ حضرت عمر سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کروں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن حضرت عمر کی ہیبت مجھے روکے ہوئے تھی۔ آخر میں نے پوچھ ہی لیا تو آپ نے فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہیں) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں --- مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ یُفَسِّرْہُ کَانَ کَالْاَعْمٰی اَوْ کَالْاَعْرَابِیِّ اَیِ الْجَاھِلِ الَّذِیْ لَا یَتَعَلَّمُ (۱۷) (قرآن مجید کو جو شخص پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر نہیں جانتا تو وہ نابینا یا اعرابی یعنی جاہل کی مانند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے تعلیم حاصل نہیں کی) حضرت مجاہدؒ کا قول ہے: اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ اَعْلَمُھُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ (۱۸) (مخلوق میں سے اللہ کو زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اللہ کی نازل کردہ (کتاب) کو زیادہ جانتا ہو) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: وَاللّٰہِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ آیَۃً اِلَّا اُحِبُّ اَنْ یَّعْلَمَ فِیْمَنْ نَزَلَتْ وَمَا یُعْنِیْ بِھَا (۱۹) (اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے جو کوئی بھی آیت اتاری ہے میں چاہتا ہوں کہ پتہ چل جائے کہ وہ کس بارے میں اتری ہے اور اس سے کیا مراد ہے) امام شعبیؒ فرماتے ہیں: رَحَلَ مَسْرُوْقٌ فِیْ تَفْسِیْرِ آیَۃٍ اِلَی الْبَصْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ الَّذِیْ یُفَسِّرُھَا رَحَلَ اِلَی الشَّامِ فَتَجَھَّزَ وَرَحَلَ اِلَی الشَّامِ حَتّٰی عَلِمَ تَفْسِیْرَھَا (۲۰) (مسروقؒ نے ایک آیت کی تفسیر کی طلب میں بصرہ کا سفر کیا۔ ان سے کہا گیا اس کی تفسیر کرنے والا شام چلا گیا ہے۔ تو وہ تیار ہو کر شام چلے گئے۔ یہاں تک کہ اس آیت کی تفسیر معلوم کرلی)

حضرت عکرمہؒ (مولیٰ ابن عباسؓ) اس آیت "وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ (۲۱) (جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے۔ پھر اس کو موت آجائے) کے متعلق فرمایا: طَلَبْتُ اِسْمَ ھٰذَا الرَّجُلِ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً حَتّٰی وَجَدْتُہٗ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: ھُوَ ضَمِیْرَۃُ بْنُ حَبِیْبٍ (۲۲) (میں نے اس آدمی کا نام معلوم کرنے میں ۱۴ سال لگائے۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوگیا ابن عبدالبر فرماتے ہیں اس کا نام ضمیرہ بن حبیب تھا)

ایاس بن معاویہ کا قول ہے ---

مَثَلُ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ تَفْسِیْرَہٗ کَمَثَلِ قَوْمٍ جَاءَھُمْ کِتَابٌ مِنْ عِنْدِ مَلِیْکِھِمْ لَیْلًا وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ مِصْبَاحٌ فَقَدْ اَخَلَتْھُمْ رَوْعَۃٌ وَلَا یَدْرُوْنَ مَا فِی الْکِتَابِ وَمَثَلُ الَّذِیْ یَعْرِفُ التَّفْسِیْرَ کَمَثَلِ رَجُلٍ جَاءَھُمْ بِمِصْبَاحٍ فَقَرَءُوْا مَا فِی الْکِتَابِ (۲۳)

(ان لوگوں کی مثال جو قرآن مجید پڑھتے ہیں لیکن اس کی تفسیر نہیں جانتے اس قوم کی مانند ہے جن کے پاس ان کے بادشاہ کی طرف سے رات کے وقت ایک خط آیا جب ان کے پاس چراغ نہیں تھا ان پر رعب طاری ہوگیا کیونکہ وہ نہ جانتے تھے کہ خط میں کیا ہے اور اس شخص کی مثال جو تفسیر کو جانتا ہے ایسے آدمی کی مانند ہے جو چراغ لے کر آگیا تو انھوں نے خط میں جو کچھ تھا پڑھ لیا) حضرت فضیل بن عیاضؒ نے ایسے لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مخاطب ہو کر کہا جو ان سے علم حاصل کرنے آئے تھے ۔۔۔۔

لَوْ طَلَبْتُمْ كِتَابَ اللهِ لَوَجَدْتُمْ فِيْهِ شِفَاءً لِمَا تُرِيْدُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَقَالَ: اِنَّ فِي تَعَلُّمِكُمُ الْقُرْآنَ شَغَلاً لِاَعْمَارِكُمْ وَ اَعْمَارِ اَوْلَادِكُمْ فَقَالُوا: كَيْفَ يَا اَبَا عَلِيّ؟ فَقَالَ: لَنْ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ حَتّٰى تَعْرِفُوْا اِعْرَابَهُ وَ مُحْكَمَهُ وَ مُتَشَابِهَهُ وَ نَاسِخَهُ مِنْ مَنْسُوْخِهِ فَاِذَا عَرَفْتُمْ ذٰلِكَ اِسْتَغْنَيْتُمْ عَنْ كَلَامِ فُضَيْلٍ وَ اِبْنِ عُيَيْنَةَ (۲۴)

(اگر آپ اللہ کی کتاب میں جستجو کریں تو آپ کو اپنا مطلوب مل جائے ۔ انھوں نے کہا ہم نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے ۔ تو حضرت فضیلؒ نے فرمایا آپ کے قرآن کی تعلیم حاصل کرنے میں آپ کی اور آپ کی اولاد کی عمریں ختم ہو سکتی ہیں ۔ انھوں نے کہا اے ابو علی یہ کیسے ؟ فرمانے لگے آپ قرآن مجید کو اس وقت تک نہیں جان سکتے جب تک اس کے اعراب محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ نہ جانیں ۔ جب آپ یہ جان لیں گے تو فضیل اور ابن عیینہ کے کلام سے مستغنی ہو جائیں گے) صحابہ کرامؓ کے علم و فضل میں کوئی شک نہیں تھا ۔ ہم لوگ تو ان کے کسی ایک عمل کے برابر بھی نہیں ہو سکتے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔۔۔۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيْفَهُ (۲۵)

(میرے صحابہ کرام کو برا نہ کہو ۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) جتنا سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مد (تقریباً ایک سیر) یا نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا (بلحاظ درجہ و ثواب)) بطور نمونہ صحابہؓ کرام کی تفسیر قرآن کی طلب سے متعلق چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں ۔

جب قرآن مجید کی یہ آیت روزہ کے متعلق نازل ہوئی " وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ " (۲۶) (کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ آپ کے لئے فجر کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے) تو حضرت عدیؓ بن حاتم نے اپنے تکیے کے نیچے ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ رکھ لیا تا کہ اس وقت تک کھا پی سکیں جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت عدیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "اِنَّ وِسَادَتَکَ اِذًا لَعَرِیْضٌ بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَ بَیَاضُ النَّهَارِ" (۲۷) (آپ کا تکیہ تو بہت چوڑا ہے بلکہ وہ تو رات کی سیاہی اور دن (صبح) کی سفیدی ہے (یہ سفید و سیاہ دھاگے نہیں))۔ اسی طرح لفظ "ظلم" کے معنی سمجھنے میں بھی صحابہ کرام کو الجھن ہوئی۔ قرآن مجید میں ہے۔ "اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ (۲۸) (جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ انھوں نے ظلم کو نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت پر ہیں)۔ صحابہ کرامؓ اس ظلم کے عام معنی زیادتی کے لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے مراد شرک ہے۔ چنانچہ آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت بطور وضاحت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ" (۲۹) (بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے)۔ یہ پورا واقعہ کتب احادیث اور تفاسیر میں موجود ہے (۳۰)

ان دو مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو بھی قرآن مجید کی بعض آیات کو سمجھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ بلکہ تمام صحابہ کرامؓ درجات کے لحاظ سے فہم قرآن کے معاملہ میں برابر نہ تھے۔ جب آیت "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" (۳۱) (آج کے دن میں نے آپ کے لئے آپ کا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت آپ پر پوری کر دی اور اسلام کو دین ہونے کے لحاظ سے آپ کے لئے پسند فرمایا) نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کمال دین کی خوشخبری سن کر خوش ہوئے۔ لیکن حضرت عمرؓ رونے لگے اور فرمانے لگے کمال کے بعد نقص ہوتا ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے کوچ فرما جائینگے۔ وہ سچ فرما رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نزول کے بعد ۸۱ دن حیات رہے (۳۲)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ ان کو (ابن عباسؓ) اصحاب بدر کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا یہ نوجوان (امیرالمومنینؓ کے ہاں) ہماری معیت میں داخل ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے ہم عمر ہمارے بھی بیٹے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "اِنَّهٗ لَمَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ"۔ (یہ جن لوگوں میں سے ہے آپ کو علم ہے)۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو بھی بلایا تھا تاکہ ان کو میرے متعلق بتا سکیں۔ ان صحابہ کرامؓ سے پوچھا ان آیات کے متعلق کیا خیال ہے۔ "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا (۳۵) (جب اللہ کی مدد اور فتح پہنچ گئی اور آپ نے دیکھا کہ لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں تو اللہ کی تسبیح بیان کریں اور اس سے استغفار کریں۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے) بعض نے کہا فتح و نصرت کی صورت میں اللہ کی حمد اور استغفار کا حکم ہے۔ بعض نے کہا ہم نہیں جانتے۔ مجھ سے پوچھا، ابن عباسؓ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا "ھُوَ اَجَلُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْلَمَہُ اللہُ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللہِ والفتحُ۔ فتحُ مکۃَ فذاکَ عَلَامَۃُ اَجَلِکَ " فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ قَالَ عُمَرُ: مَا اَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ (۳۴) (وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی کہ جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ یہ آپ کی موت کی علامت تھی۔ پس آپ اپنے رب کی تسبیح بیان کریں اور اس سے استغفار کریں۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس کے متعلق وہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں)

ہم ہر لحاظ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین سے درجہ میں کم ہیں۔ ان کے متعلق بالکل درست کہا گیا ہے۔

" اُولٰئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کَانُوْا اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَبَرَّھَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقُھَا عِلْمًا وَ اَقَلُّھَا تَکَلُّفًا ، اِخْتَارَھُمُ اللہُ لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ وَ لِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ فَاعْرِفُوْا لَھُمْ فَضْلَھُمْ وَاتَّبِعُوْا ھُمْ عَلٰی اٰثَرِھِمْ وَ تَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِھِمْ وَ سِیَرِ ھِمْ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا عَلَی الْھُدَی الْمُسْتَقِیْمِ " (۳۵)

(یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے۔ وہ اس امت میں سب سے افضل تھے اور پاکیزہ دل تھے۔ علم میں عمیق تھے۔ کم تکلف کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب کر لیا۔ ان کی فضیلت کو جانو۔ ان کے آثار کی پیروی کرو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور سیرتوں کو اپناؤ۔ وہ لوگ راہ راست پر تھے)

عبدالرحمٰن السلمی قاری القرآن اور مشہور تابعی فرماتے ہیں ـــــ

حَدَّثَنَا الَّذِیْنَ کَانُوْا یُقْرِءُوْنَنَا الْقُرْآنَ کَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَبْدِاللہِ بْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسعُودٍ وَغَیرِھِمَا اَنّھُم کَانُوا اِذَا تَعلَّمُوا مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَشرَ آیَاتٍ لَم یَجَاوِزُوھَا حَتّیٰ یُعلَمُوا مَا فِیھَا مِنَ العِلمِ وَالعَمَلِ قَالُوا: فَتَعَلّمنَا القُرآنَ وَالعِلمَ وَالعَمَلَ جَمِیعاً وَ لِھٰذَا کَانُوا یَبقَوْنَ مُدَّۃً فِی حِفظِ السُّورَۃِ (۳۶)

(ہمیں عثمانؓ بن عفان اور عبداللہ بن مسعودؓ جیسے لوگوں نے بتایا جو ہمیں قرآن پڑھاتے تھے کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھ لیتے تو اس وقت تک آگے نہ جاتے جب تک ان سے متعلق علم حاصل نہ کر لیتے اور ان پر عمل نہ کر لیتے ۔ انھوں نے کہا ہم نے قرآن کو سیکھا اور ساتھ ہی علم و عمل کو بھی سیکھا اس لئے وہ ایک سورت کے حفظ کرنے میں کافی مدت لگا دیتے تھے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ، کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَأَ البَقَرَۃَ وَآلَ عِمرَانَ جَلَّ فِی اَعیُنِنَا (۳۷) (کوئی آدمی جو البقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو ہماری نگاہوں میں عظیم ہو جاتا) ایک روایت میں ہے " اَقَامَ ابنَ عُمَرَ عَلیٰ حِفظِ البَقَرَۃِ ثَمَانِیَ سِنِینَ (۳۸) (حضرت ابن عمرؓ نے البقرہ حفظ کرنے میں آٹھ سال لگائے) مجاہدؒ تابعی فرماتے ہیں ۔ " عَرَضتُ المُصحَفَ عَلیٰ ابنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ مِنَ فَاتِحَۃٍ اِلیٰ خَاتِمَۃٍ اِستَوْقِفُتَہٗ عِندَ کُلِّ آیَۃٍ وَ اَسئَلُہٗ عَنھَا (۳۹) (میں نے ابن عباس کے سامنے ابتدا سے آخر تک تین مرتبہ قرآن مجید پڑھا ۔ ہر آیت پر انھیں روک کر اس کے متعلق سوال کرتا تھا)

زمانہ قدیم سے علمائے امت نے قرآن مجید کی تفسیر پر بہت محنت کی اور بڑی وقیع کتب لکھیں ۔ علمی ، ادبی ، صرفی ، نحوی ، لغوی ، منقول اور معقول ہر لحاظ سے قرآن مجید کی تشریح کی گئی ۔ لیکن اللہ کے کلام کی تشریح ختم نہیں ہو سکتی ۔ ارشاد ربانی ہے ۔ قُل لَو کَانَ البَحرُ مِدَاداً لِکَلِمَاتِ رَبِّی لَنَفِدَ البَحرُ قَبلَ اَن تَنفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّی وَلَو جِئنَا بِمِثلِہٖ مَدَداً (۴۰) (کہہ دیجئے اگر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی سمندر بن جائیں تو سمندر میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گے ۔ اور اگرچہ ہم اس کی مثل اور لے آئیں) موجودہ دور میں بھی علماء مقدور بھر قدماء سے استفادہ کر کے عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی تفسیریں لکھ رہے ہیں ۔ اس سمندر میں جتنے بھی غوطے لگائے جائیں گے اتنے ہی موتی اور جواہر حاصل ہونگے ۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَحَاجَةُ الاُمَّةِ مَاسَّةٌ اِلٰی فَهْمِ القُرْآنِ الَّذِیْ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنَ وَالذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہٖ الاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَةِ التَّرْدِیْدِ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ (۴۱)

(امت کو فہم قرآن کی سخت ضرورت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ اس کو خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں اور نہ زبانیں خلط مبحث کر سکتی ہیں۔ وہ زیادہ پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی علماء اس سے سیر ہو سکتے ہیں)۔ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں: لَا یَکُوْنُ اَحَدٌ فَقِیْهًا حَتّٰی یَحْمِلَ الْاٰیَةَ الْوَاحِدَةَ عَلٰی مَحَامِلَ مُتَعَدِّدَةٍ (۴۲) (کوئی آدمی اس وقت تک فقیہ نہیں بن سکتا جب تک کہ ایک ہی آیت کو متعدد جگہوں پر نہ رکھے)

قرآن مجید خود اپنی آیات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے: اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۴۳) (کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں) دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ (۴۴)

(اگر ہم قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے (حالانکہ پہاڑ بہت سخت ہوتا ہے) تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے جھک رہا ہے اور پھٹ رہا ہے۔ اور ہم یہ مثالیں اس لئے لوگوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں) اور فرمایا: وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (۴۵) (اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ لیکن کوئی نصیحت پکڑنے والا بھی ہو)

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں قرآن پاک کی تفسیر ہر دور میں لکھی گئی۔ آئندہ سطور میں اس امر کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے کہ اتنی تفاسیر ہونے کے باوجود جدید دور میں اس کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے۔

قرآن مجید اور عہد حاضر کے علوم

قرآن مجید ہر دور کے علوم و معارف کا خزانہ ہے۔ خارجی کائنات میں روز بروز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ انسان بے شمار سائنسی انکشافات کر کے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رہا ہے۔ ان سائنسی علوم کی طرف قرآن مجید میں اشارے ملتے ہیں جو ایک صاحب بصیرت عالم کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ "وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ" (۴۶) (تمھارے وجود کے اندر بے شمار حقائق ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں) اس آیت میں علم بیالوجی کی طرف اشارہ ہے۔ "قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ" (۴۷) (آپ فرما دیں زمین میں پھرو۔ پھر دیکھو اس نے پیدائش کو کس طرح سے شروع کیا) میں کائنات کی ابتداء کی طرف اشارہ ہے۔ "قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ" (۴۸) (تم سے پہلے بہت سے دور گزر چکے ہیں۔ زمین میں چل پھر کر دیکھو ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جنھوں نے (اللہ کے احکام و ہدایات کو) جھٹلایا) میں علم اثریات یا علم تاریخ کی طرف اور قوموں کے عروج و زوال کی طرف اشارہ ہے۔ موریس بکائے نے اس سلسلے میں اچھی کوشش کی ہے۔

انسانی معاشرہ جوں جوں آگے بڑھتا گیا اس کے لباس، طعام اور رہن سہن میں تبدیلیاں آتی گئیں۔ علم معاشیات، سیاسیات، عمرانیات اور دیگر علوم جن کا انسانی تہذیب و ثقافت سے تعلق ہے ترقی کے نئے انداز اختیار کر رہے ہیں۔ جدید دور میں اس امر کی ضرورت ہے کہ قرآن مجید کو بنیاد بنا کر ان تمام علوم کی اسی نقطہ نظر سے شناخت کی جائے اور جدید ذہن کے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے۔ ظاہر ہے یہ کام تفسیر قرآن ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ قرآن مجید، تورات، انجیل، زبور، ژند، پاژند اور ویدوں کی طرح اساطیر کا مجموعہ نہیں بلکہ اس کا تعلق انسانی زندگی سے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ باعمل مسلمان اس پر اپنی فراست و نور بصیرت کے ساتھ نئے نئے علوم کا انکشاف کریں۔ اور عہد جدید کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔

قرآن مجید کے مبہم مقامات

قرآن مجید کے بعض مقامات مبہم ہیں۔ وہ لازماً تفسیر کے متقاضی ہیں۔ ان مقامات کو اللہ تعالیٰ نے بعض مصلحتوں کے تحت مبہم رکھا ہے تاکہ انسان کا جذبہ تحقیق ماند نہ پڑے۔ مثلاً: "وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا" (۴۹) (انسانوں میں سے کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں تمھیں دنیا میں عجیب معلوم ہوتی ہیں) اس سے اخنس بن شریق مراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔ جو بعد میں مسلمان ہو گیا (۵۰) "وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" (۵۱) آپ میں سے صاحب فضل و وسعت اپنے رشتہ داروں، مساکین اور مہاجرین فی سبیل اللہ کی مدد نہ کرنے کی قسم نہ اٹھائیں) میں حضرت ابو بکرؓ صدیق مراد ہیں (۵۲) آیت "إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ" (۵۳) (جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے) اور "وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ" (۵۴) (جو صداقت لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی) دونوں میں بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ مراد ہیں (۵۵)

اسی طرح "الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ" (۵۶) (وہ لوگ جن سے لوگوں نے کہا) میں اکیلا عروہ الثقفی مراد ہے (۵۷) اسی طرح سورہ نور میں "وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ" (۵۸) (جس نے اس امر کا بڑا بوجھ اٹھایا) میں عبداللہ بن اُبیّ مراد ہے (۵۹) مزید وضاحت کے لئے امام سیوطی کی کتاب الاتقان نہایت مفید ہے۔

غریب القرآن

قرآن مجید کے غریب الفاظ کی تفسیر جاننا بھی بہت ضروری ہے ۔ غریب کے لغوی معنی اجنبی کے ہیں ۔ لسان العرب میں ہے ---- غَرِيبٌ بَعِيدٌ عَنْ وَطَنِهِ الْجَمْعُ غُرَبَاءُ وَالْأُنْثَىٰ غَرِيبَةٌ (غریب اپنے ملک سے دور آدمی کو کہتے ہیں ۔ اس کی جمع غرباء ہے اور مونث غریبہ ہے) صاحب لسان العرب مزید فرماتے ہیں ۔ اِغْتَرَبَ الرَّجُلُ کے لفظی معنی آدمی نے غیر لوگوں میں شادی کی جو رشتے میں قریبی نہ تھے (۶۰) الْغَرِيبُ الْغَامِضُ مِنَ الْكَلَامِ وَكَلِمَةٌ غَرِيبَةٌ (۶۱) (غریب سے مراد ایسا کلام ہے جو مشکل ہو ۔ اسی سے غریبہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے)

قرآن مجید کے بعض غریب الفاظ درج ذیل ہیں ----

۱ ۔ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ (۶۲) (کس دن کے وعدے کے لئے تاخیر کی گئی) أَيْ أُخِّرَتْ التَّأْجِيلُ ضِدًّا لِلتَّعْجِيلِ (۶۳) (تاخیر کی گئی تعجیل کا لفظ تعجیل کا متضاد ہے)

۲ ۔ أُكُلٍ: فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ (۶۴) (انھوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور کا نالہ چھوڑ دیا ۔ اور ان دو (عمدہ) باغوں کو بدل کر دو باغ ایسے کر دئے جن میں بدمزہ میوے اور جھاؤ کا درخت اور تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَثْلُ: شَجَرٌ شَبِیْہٌ بِالطَّرفَاءِ اِلَّا اَنَّہٗ اَعْظَمُ مِنْہُ تُصْنَعُ مِنْہُ الْاَقْدَاحُ وَمِنْ ذٰلِکَ حَدِیْثُ اَنَّ مِنْبَرَ النَّبِیِّ کَانَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَۃِ (۶۵)

(اثل ایک درخت ہے جو جھاؤ کی مانند ہوتا ہے لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اس سے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ اسی سے حدیث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر جنگل کے اسی اثل سے بنا ہوا تھا) قرآن مجید میں اثل کا اردو ترجمہ جھاؤ ہی کیا گیا ہے۔

۳۔ الشواظ: یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ (۶۶) (تم پر آگ کے شعلے کھینچے جاتے ہیں)

اَلشُّوَاظُ النَّارُ الَّتِیْ لَا دُخَانَ فِیْھَا (۶۷) (شواظ ایسی آگ ہے جو دھوئیں کے بغیر ہو)

۴۔ حُوْرٌ: حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ (۶۸) (حوریں جو خیموں میں بند بیٹھی ہونگی)

حُوْرٌ: شَدِیْدَاتُ الْبَیَاضِ۔ وَشَدِیْدَاتُ الْمُقْلِ وَاحِدُھَا حَوْرَاءُ وَمِنْہُ قِیْلَ حَوَارِیٌّ (۶۹) (حوریں بہت زیادہ سفید، بہت زیادہ سیاہ پتلیوں والی۔ اس کا واحد حوراء ہے اور اسی سے حواری کہا گیا ہے)

۵۔ اَبًّا: وَّفَاکِھَۃً وَّاَبًّا (۷۰) (اور پھل اور چارہ)

اَلْاَبُّ: الْمَرْعٰی (اَبّ کے معنی چارہ کے ہیں) (۷۱)

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک غریب الفاظ کی سب سے بہترین تشریح ابن عباسؓ کے اقوال ہیں اور وہ جو صحیح بخاری میں ہے (۷۲)

تفسیر قرآن میں احتیاط

آخر میں ہم سلف صالحین کی اقتداء کرتے ہوئے ایک حقیقت کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کی شدید حاجت کے باوجود ہر کہ و مہ کو جو دل میں آیا، کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ کلام الٰہی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے نہایت ہی محتاط رویہ برتنے کی تاکید آئی ہے۔ خیر القرون کے لوگ اس لحاظ سے بہت محتاط تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ "مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ" (۷۳) (جو شخص قرآن مجید کے متعلق اپنی رائے سے کچھ کہتا ہے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے)

ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ "مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ" (۷۴) (جو شخص اپنی مرضی سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے)

معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، قال: کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يفسّروا حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم برأيهم كما كانوا يكرهون أن يفسّروا القرآن برأيهم (۷۵) (وہ حدیث رسول کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا اسی طرح برا سمجھتے تھے، جس طرح قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا)

ان تھدیدات کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ اور دیگر سلف امتؒ تفسیر قرآن کے متعلق نہایت محتاط تھے۔ عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ لقد أدركتُ فقهاءَ المدينة وإنّهم ليعظّمون القولَ في التفسيرِ، منهم سالمُ بنُ عبدِالله، والقاسمُ بنُ محمدٍ وسعيدُ بن المسيّب ونافعٌ (۷۶) (فقہائے مدینہ کو میں نے دیکھا کہ وہ تفسیر کے متعلق کلام کو بہت بڑی بات سمجھتے تھے۔ سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سعید بن المسیب اور نافعؒ انھیں لوگوں میں شامل ہیں) یحی بن سعید سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو سعیدؒ بن المسیب سے قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق پوچھتے ہوئے سنا۔ تو انھوں نے فرمایا "لا أقولُ في القرآنِ شيئاً (۷۷) (میں قرآن مجید کے بارے میں کچھ نہیں کہتا) نصر بن علی کہتے ہیں، میں نے اصمعی سے کہتے ہوئے سنا "يتّقي من حديثِ رسول الله صلى الله عليه وسلم كما يتّقي من تفسيرِ القرآنِ (۷۸) (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح احتیاط کی جائے جس طرح قرآن مجید کی تفسیر بیان کرنے میں احتیاط کی جاتی ہے)

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ تفسیر قرآن امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدرجہ اتم نبھایا اور اس کی عملی تفسیر بھی پیش کی۔ بعد ازاں صحابہ کرامؓ نے بھی اس میدان میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور اس کی عملی تفسیر بن کر دنیا کے قائد وہادی بن گئے۔ تابعین عظامؒ اور دیگر علما امت بھی حسب ضرورت اس کام کو لے کر آگے بڑھتے رہے۔ اب بھی قرآن ہی وہ چشمہ صافی ہے جس سے خود پیاس بجھا کر مسلمان دیگر اقوام کو بھی سیراب کر سکتے ہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان اس کتاب کو خوب سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور پھر اقوام عالم کو اس کی طرف دعوت دیں، کیونکہ اب دنیا کی رہنمائی اور قیادت کے لئے صرف یہی کتاب ہے۔ باقی تمام کتابیں قصہ پارینہ بن چکی ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف خود غیر مسلموں نے کیا ہے کہ اگر اس عہد میں کوئی کتاب اپنی اصلی حالت میں موجود ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ آج کے اس مشینی دور میں جبکہ لوگوں کے پاس فراغت بہت کم ہے، علماء امت کی ذمہ داری ہے کہ خاص مقاصد کو پیش نظر رکھ کر نہایت مختصر اور سادہ لیکن شگفتہ اور شستہ زبان میں قرآنی مضامین کو اظہار خیال کا مرکز و محور بنائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

تفسیر اور تاویل کا مفہوم

قرآن مجید کے پہلے مخاطب اگرچہ اہل زبان تھے لیکن پھر بھی قرآن مجید جیسی ہمہ پہلو کتاب کی وضاحت اور تفسیر کی ضرورت تھی۔ اس لئے علم تفسیر کی ابتدا نزول قرآن ہی سے ہو چکی تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود قرآن مجید کے پہلے مفسر تھے۔ جتنا قرآن مجید نازل ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح فرما دیتے اور آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی وضاحت کرتے۔ اس ضمن میں خاص کر خلفائے راشدین، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابو موسیٰ اشعری، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود زیادہ مشہور ہیں۔(۱)

صحابہ کرام اور تابعین حضرات مفسر ضرور تھے لیکن خاص بات یہ تھی کہ قرآن کی شرح میں موشگافیوں اور الجھنوں میں نہیں پڑتے تھے۔ بلکہ وہ سادہ انداز میں قرآن کو سمجھتے تھے اور سمجھاتے تھے۔ ان کا سمجھنے اور سمجھانے کا انداز فلسفیانہ نہیں تھا۔ اموی عہد میں عربی ماحول اور زبان کے عروج کی وجہ سے بھی تفسیر کی بحیثیت ایک علم زیادہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ لیکن عباسی عہد میں عجمیوں کے اختلاط اور فلسفیانہ موشگافیوں کے سبب اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تفسیر ایک باضابطہ علم کی صورت میں لوگوں کے سامنے آئے تاکہ کوئی شخص قرآن مجید کے معانی کو غلط رنگ دے کر امت کو گمراہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اس علم نے ایک مدون علم کی صورت اختیار کی اور مختلف پہلوؤں سے اس کی خدمت کی گئی۔ اس طرح سے یہ انتہائی وسیع علم بن گیا اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق اس میں تفصیلات کا اضافہ ہوتا گیا اور ہوتا رہے گا۔

تفسیر کے لغوی معنی

لغوی لحاظ سے تفسیر کی درج ذیل تعریفیں کی گئی ہیں۔

۱۔ اَلتَّفْسِيْرُ تَفْعِيْلٌ مِنَ الْفَسْرِ وَ هُوَ الْبَيَانُ و الْكَشْفُ وَ يُقَالُ: هُوَ مَقْلُوبُ السَّفْرِ تَقُولُ: أَسْفَرَ الصُّبْحُ إِذَا أَضَاءَ وَقِيلَ: مَاخُوْذٌ مِنَ التَّفْسِرَةِ؛ وَهِيَ اِسْمٌ لِمَا يَعْرِفُ بِهِ الطَّبِيْبُ الْمَرَضَ۔(۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لفظ تفسیر کا مادہ فسر ہے اور یہ باب تفعیل کا مصدر ہے اور اسکے معنی واضح کرنے اور کھولنے کے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سفر سے مقلوب ہے۔ آپ کہتے ہیں "أسفر الصبح"۔ یعنی صبح سفید ہو گئی۔ جب وہ خوب روشن ہو جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لفظ تفسیر تفسرۃ سے ماخوذ ہے۔ یہ ان آثار و علامات کا نام ہے جن سے طبیب مرض کو پہچان سکتا ہے۔)

۲۔ الفَسْرُ: البَیَانُ وَ قَدْ فَسَرتُ الشئی اَفسِرہ بالکسر فسراً وَ التَّفْسِیْرُ مِثْلُہ وَ اِسْتَفْسَرتُہ کَذَا اَیْ سَالْتہ اَنْ یُفسِّرَہ لِیْ ، و الفَسْرُ: نظرُ الطبیبِ اِلی المَاءِ و کذالک التَّفْسِرۃ و اظنہ مولداً۔(۳)

(فسر کے معنی بیان کے ہیں۔ فسرتُ الشئی کا مطلب ہے میں نے مفہوم کو خوب واضح کیا۔ باب ضَرَبَ یضرِبُ (فعل یفعل) سے ہے۔ تفسیر کے بھی یہی معنی ہے اِسْتَفْسَرتُہ کذا میں نے اس سے استفسار کیا یعنی اس سے کہا کہ مجھے یہ کھول کر بتائیے۔ فسر کے معنی طبیب کا اس پانی (پیشاب) کو دیکھنا ہے جو کہ بیمار لاتا ہے اسی طرح تفسرۃ ہے میرا خیال ہے کہ لفظ تفسرۃ اسم تھا بعد میں اس کو فعل بنالیا گیا) تفسیر کا مادہ تفسرۃ قرار دینا ذوق سلیم کے لحاظ سے مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

۳۔ الفَسْرُ: البَیَانُ فَسَرَ الشئی یَفسِرُہ بالکسر، وَیَفسُرُہ بالضم، فَسْراً وَ فَسَّرَہ اَبَانَہ وَ التَّفسِیْر مِثْلہ۔ قَالَ ابنُ الاَعرابی: التَّفسِیرُ وَ التَاوِیلُ وَ المَعنٰی وَاحِدٌ۔ وَ قولہ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ اَحسَنَ تَفسِیراً، الفَسرُ: کَشفُ المُغطّٰی و التَّفسِیرُ: کشفُ المُرَادِ عَنِ اللفظِ المُشکلِ وَ التاوِیلُ احدُ المُحتَملَینِ اِلی مایُطابِقُ الظاہِرَ و اسْتَفسَرتہ کَذا ای سَالتہ ان یُفَسِّرہ لی۔(۴)

(فسر کے معنی بیان کے ہیں۔ یہ باب فَعَلَ یَفعِلُ کسرہ اور فَعُلَ یَفعُلُ ضمہ دونوں سے آتا ہے۔ اس نے کسی چیز کو واضح کیا تفسیر کے معنی اسی طرح سے ہیں۔ ابن الاعرابی نے کہا تفسیر تاویل اور معنی ایک ہی چیز ہے۔ اور اللہ تعالی کا قول " واحسن تفسیراً "۔ اسکے معنی تفسیر اور بیان کے ہیں) فسر بند چیز کو کھولنا، تفسیر کا مطلب مشکل الفاظ سے پردہ اٹھانا ہے۔ تاویل سے مراد دو احتمالوں میں سے ایک کو ظاہر کے مطابق کرنا ہے۔ استفرتہ کذا کا مطلب ہے میں نے اس سے کہا وہ مجھے واضح طور پر بیان کرے)

۴۔ التَّفْسِیْرُ لغۃً الاِسْتِبَانۃُ و الکَشْفُ۔(۵)

(تفسیر کے لغوی معنی کھولنا اور بیان کرنا ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔امام زرکشی نے لکھا ہے

وَقَالَ الآخَرُوْنَ: هُوَ مَقْلُوبٌ مِنْ سَفَرَ وَ مَعْنَاه ایضاً الکَشْفُ، یقالُ: سَفَرتِ المرأةُ سُفوراً: اذا القَتْ خِمَارَها عن وَجْهِها وهِیَ سافِرَةٌ، و أسْفَرَ الصُّبْحُ: أضاءَ، و انما بنوه علی التفعیل لانه لِلتَکْثِیْرِ۔(٦)

(بعض علماء کا خیال ہے تفسیر سفر سے مقلوب ہے۔اس کے معنی کھولنے اور بیان کرنے کے ہیں۔کہا جاتا ہے سفرت المرأہ سفوراً جب اس نے اپنی اوڑھنی چہرے سے اتار دی ھِیَ سَافِرَۃ ایسی خاتون جو چہرے سے پردہ اتار دے اس کو سَافِرَۃ کہا جاتا ہے۔ وأسْفَرَ الصبح أضاءَ۔ صبح روشن ہو گئی۔اس کا وزن تفعیل کا ہے کیونکہ یہ تکثیر کے لئے ہے)

٦۔امام راغب نے فرمایا ہے

الفَسْرُ و السَّفْرُ یَتَقَارَبُ معناهما کتَقَارُبِ لفظیهِمَا۔(٧)

(فسر اور سفر معنی میں قریب ہیں جس طرح کہ دونوں الفاظ میں قریب ہیں)

٧۔امام راغب مزید فرماتے ہیں

الفَسْرُ: إظْهَارُ المَعْنَی المَعْقُول وَمِنْهُ قِیْلَ: لما یُنبِی عَنْهُ البَوْلُ تَفْسِرَة و سُمِّیَ بها قَارُوْرَةُ المَاءِ و التَفْسِیْرُ فِی المُبالغةِ کالفَسْرِ. وَتفسیرٌ قد یقالُ فِیمایختص بمُفْردات الالفاظِ و غریبِها و فیمایختصُّ بالتاویلِ وَلِهٰذا یقالُ: تَفْسِیْرُ الرؤیاوَ تَاوِیْلُهَا۔(٨)

(فسر کا مطلب معقول معنی کا اظہار ہے اس سے تفسرۃ کا لفظ ماخوذ ہے اس سے مراد قارورہ ہے جس سے پیشاب کا پتہ چلایا جائے۔ تفسیر (باب تفعیل مبالغہ سے ہے) فسر کی مانند ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تفسیر مفرد اور غریب الفاظ سے مختص ہے اور اسی کو تاویل کہا جاتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے تفسیر رؤیا اور تاویل رؤیا ایک ہی چیز ہیں)

ان تمام لغوی تعریفوں سے معلوم ہوا کہ تفسیر کے معنی تفصیل، بیان، اظہار، کھولنا، واضح کرنا اور کشف کے ہیں۔ علمائے لغت نے حالات کے تقاضوں کے مطابق ان الفاظ کے معنی بیان کیئے ہیں یہ سب معانی ایک دوسرے سے مربوط معلوم ہوتے ہیں۔

تفسیر کا اصطلاحی مفہوم

قدماء کی رائے ہے کہ لفظ تفسیر کے معنی وضاحت کے ہیں۔ بعض علماء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک تفسیر کی تعریف گھڑنے کی ضرورت نہیں اور نہ اس کے موضوع اور مسائل کو بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تفسیر چند قواعد کا نام نہیں ہے۔ جیسا کہ دیگر علوم میں میسر آجاتے ہیں۔ اس بنا پر تفسیر کی توضیح میں یہی تعریف کافی ہے کہ "انہ بیان کلام اللہ" (تفسیر کتاب اللہ کے مطالب بیان کرنے کا نام ہے) (۹)

متقدمین نے علوم یا مطالعات شرعیہ کو حسب عادت کسی نہ کسی اعتبار سے ایک ضابطے کی صورت میں جمع کر دیا انہیں میں سے تفسیر بھی ایک علم ہے چنانچہ انہوں نے کہا کہ علوم شرعیہ میں یا الفاظ قرآن کے تلفظ صحت سے بحث کرنا علم قرآت کہلاتا ہے اور حدیث نبوی کے الفاظ سند کے اعتبار سے جانچ پڑتال علم حدیث ہے۔ قرآن کے مطالب و مقاصد کا اظہار ہی علم تفسیر ہے، یہ ایک سادہ سی تعریف ہے۔

علامہ زرکشی نے البرهان میں علم تفسیر کی مختصر تعریف یوں کی ہے

عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ فَهْمُ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وسلم وَبَيَانُ مَعَانِيهِ وَاسْتِخْرَاجُ اَحْكَامِهٖ وَحِكَمِهٖ۔(۱۰)

(علم تفسیر وہ علم جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل شدہ قرآن مجید کا فہم حاصل ہو۔ اور اس کے معانی کی وضاحت اور اس کے احکام اور حکمتوں کا استنباط کیا جا سکے،

ابو حیان نے تفسیر کی تعریف اس طرح سے کی ہے کہ

عِلْمٌ يَبْحَثُ فِيهِ عَنْ كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِاَلْفَاظِ الْقُرْآنِ وَمَدْلُولَاتِهَا وَاَحْكَامِهَا الْاِفْرَادِيَّةِ وَالتَّرْكِيبِيَّةِ وَمَعَانِيهَا الَّتِيْ تُحْمَلُ عَلَيْهَا حَالَةَ التَّرْكِيبِ۔(۱۱)

(تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی ادائیگی کے طریقے، انکے مفہوم و مدلول، ان کے افرادی اور ترکیبی احکام اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے جو ان الفاظ سے ترکیبی حالت میں مراد لیے جاتے ہیں)

جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے

التَّفْسِيرُ فِي الْاِصْطِلَاحِ : عِلْمُ نُزُولِ الْآيَاتِ وَ شُؤُونِهَا وَاَقَاصِيصِهَا وَالْاَسْبَابِ النَّازِلَةِ فِيهَا ثُمَّ تَرْتِيبُ مَكِّيِّهَا وَمَدَنِيِّهَا، وَمُحْكَمِهَا وَمُتَشَابِهِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوخِهَا، وَخَاصِّهَا وَعَامِّهَا، وَمُطْلَقِهَا وَمُقَيَّدِهَا، وَمُجْمَلِهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ مُفسَّرِھا، وَ حَلالِھا وَ حَرامِھَا، وَوَعْدِھا وَوَعِیدِھا، وَامرِھا وَنَھیِھَا وَعِبَرِ ھَا وَاَمثالِھا۔(۱۲)

(اصطلاح میں تفسیر کا یہ مطلب ہے کہ یہ وہ علم ہے جس میں نزول آیات، انکے متعلقہ واقعات و قصص اسباب نزول، مکی و مدنی کی ترتیب، محکم و متشابہ کا بیان، ناسخ و منسوخ، خاص و عام، مطلق و مقید، مجمل و مفسر، حلال و حرام، وعدو عید، اوامر و نواھی، عبرت اور امثال وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے)

تفسیر کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی

اِنّ تفسیرَ القُرآنِ ھُوَ بیانُ الکُنُوزِ والذَّخائرِ الثَّمِینَۃِ التی اِحتَوا ھَا لِاِ صْلاحِ البَشَرِیۃِ. کِتٰبٌ انزلنٰہ اِلیک مُبٰرَکٌ لِیَدَّبَّرُوا اٰیاتہ ولیَتَذَکَّرَ اُولُوا الَالبَابِ۔(۱۳)

(قرآن مجید کی تفسیر ان قیمتی خزانوں اور ذخیروں کا بیان ہے جن کو اس نے اصلاح بشریت کے لئے گھیر رکھا ہے۔ ارشاد ربانی ہے "یہ ایسی بابرکت کتاب ہے جس کو ھم نے آپ پر نازل کیا تاکہ اس کی آیات میں تدبر کریں اور اھل عقل نصیحت پکڑیں)

تفسیر کی ایک تعریف یہ بھی ہے

عِلمٌ یُبحثُ فیہ عن احوالِ القرآن المجید مِنْ حیث دلالتہ عَلیٰ مُرادِ اللہِ تعالیٰ بِقَدرِ الطاقۃِ البشریۃِ۔(۱۴)

(تفسیر ایسا علم ہے جس میں انسانی طاقت کی حد تک اس امر سے بحث کی جاتی ہے کہ الفاظ قرآنی سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے)

امام حسین بن مسعود البغوی نے تفسیر کی تعریف اس طرح کی ہے

وھُوَ الکَلامُ فی اَسبابِ نُزولِ الآیۃِ وِ شانِھَا وقِصَّتِھا واصلُ التفسیرِ مِن التفسرۃِ وَھُوَ الدلیلُ مِنَ الماءِ الذی یَنظُرُ فیہِ الطَبِیبُ فَیَکشِفُ عَنْ شانِ النزولِ وقِصَّتِھَا۔(۱۵)

(تفسیر وہ علم ہے جس میں اسباب نزول آیات، ان سے متعلقہ واقعات اور قصص پر کلام کیا جاتا ہے۔ تفسیر کا مادہ تفسرۃ ہے وہ پانی ہے جس میں طبیب دیکھ کر مریض کے متعلق بتاتا ہے اسی طرح تفسیر میں آیات کے شان نزول اور اس سے متعلقہ قصے کے متعلق بتایا جاتا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور مستشرقین کہتے ہیں

Tafsir : In Islam the word means particularly the commentaries on the Quran and the science of interpreting the sacred book (16).

(اسلام میں تفسیر کے لفظ کا معنی خاص کر قرآن کی شروحات اور اس کے علوم ہیں جو کہ کتاب مقدس کی وضاحت کریں) المختصر مندرجہ بالا تمام تعریفوں کا لب لباب یہی ہے کہ تفسیر قرآنی علوم و معانی انسانی طاقت کے مطابق کھول کر وقت، ماحول اور پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کا نام ہے جو تا قیامت جاری رہے گا یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ سے لیکر آج تک تفسیر قرآن پر کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

تفسیر کے لفظ کا قرآن مجید میں استعمال

قرآن مجید میں لفظ تفسیر صرف ایک مقام پر استعمال ہوا ہے "وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا۔(۱۷) (نہیں لائیں گے وہ کوئی مثال مگر ہم آپ کے پاس اس سے بہتر اور عمدہ بیان لائیں گے)

امام المفسرین الطبری نے اس آیت کے تحت ابن عباس کی روایت میں تفسیر سے مراد تفصیل اور مجاہد کی روایت میں تفسیر سے مراد بیان لیا ہے (۱۸)

زمخشری اس آیت کے تحت اس طرح سے لکھتے ہیں

وَلَا يَاْتُونَكَ بِسَوالٍ عَجِيْبٍ مِنْ سَوَالاتِهِم الْبَاطِلَةِ كَأَنَّهُ مَثَلٌ فِي الْبُطْلَانِ إِلَّا أَتَيْنَاكَ نَحْنُ بِالْجَوابِ الْحَقِّ الذي لا محيد عنه وبما هو أحسنُ معنىً و مؤدّى مِنْ سَوالاتِهِم. ولما كانَ التفسيرُ هو التكشفُ عَمَّا يَدُلُّ عليه الكلامُ وُضِعَ مَوْضِعَ مَعْناه فقالوا تفسيرُ هذا الكلامِ كَيْتَ وكَيْتَ كما قيل: مَعْناه كَذا وكَذا۔(۱۹)

(وہ آپ کے پاس اپنے باطل سوالوں میں سے کوئی باطل سوال لائیں گے جو باطل ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک مثال ہوگا تو ہم آپ کے پاس اس سے بہتر جواب لائیں گے۔ جو حق ہونے میں اپنی مثال ہوگا اور ان کے سوالات کا درست جواب ہوگا۔ جس چیز پر کلام دلالت کرے اس کو کھولنے کا نام تفسیر ہے۔ یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کہتے ہیں اس کلام کی اس اس طرح سے تفسیر ہے جیسے کہا جاتا ہے اس کے معنی یہ اور یہ ہیں)

تفسیر کے لفظ کا حدیث میں استعمال

تفسیر کا لفظ حدیث شریف میں بھی مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ الجامع الصحیح البخاری میں ہے ـــ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اهلُ الكِتابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الاسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ (۲۰)

(حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ـــ اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کی وضاحت (ترجمہ و تشریح) اہل اسلام کے لئے عربی میں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب۔ بلکہ تم کہو ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لاتے ہیں)۔ امام الدارمی نے لکھا ہے۔

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ابيهِ قَالَ لِيُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَمَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ القُرْآنِ (۲۱)

(حضرت معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے احتیاط کی جائے جس طرح قرآن کی تفسیر میں احتیاط کی جاتی ہے) سنن ابن ماجہ میں ہے ـــ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ (۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربا کی آخری آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور آپ نے اس کی ہمارے لئے تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ آپ ربا اور ریبا کو چھوڑ دیں (سود اور شک)) ان تمام روایات میں تفسیر سے مراد وضاحت، تفصیل اور بیان ہے۔

تاویل

تاویل کا لغوی مفہوم

لغوی لحاظ سے تاویل کی درج ذیل تعریفیں کی گئی ہیں۔

۱۔ التاویلُ: اصلُہ مِن الاَوْلِ وَ هو الرّجوعُ فکأنّہ صَرَفَ الآیۃَ اِلیٰ مَا تحملُہ مِنَ المعانِي۔(۲۳)

(تاویل کا مادہ اول ہے۔ جسکے معنی رجوع کرنا ہیں۔ گویا یہ آیت کو اس طرف لے جاتی ہے جس چیز کا معانی تقاضا کرتے ہیں۔

۲۔ اِشتقاقُ التاویلِ مِنَ الاَوْلِ وَھوَ الرّجوعَ۔ یُقال: اَوّلتُہ فاٰوْلَ: اَیْ صَرَّفتُہ فَانْصَرَفَ(۲۴)

(تاویل کا لفظ اول سے مشتق ہے۔ اس کے معنی رجوع کے ہیں۔ کہا جاتا ہے میں نے اس کو اصل کی طرف لوٹا دیا تو وہ لوٹ گیا)

۳۔ لسان العرب میں ہے ۔۔۔۔

الاَوْلُ الرّجُوعَ۔ آلَ الشّئیَ یوُوْلُ اوَلاً و مَآلاً رَجَعَ، وَ اَوَّلَ اِلَیہِ الشّئیُ۔ رَجَعَہُ(۲۵)

(اول رجوع کے معنی میں ہے۔ انجام اور لوٹنا بھی اس کے معنی ہیں)

۴۔ اَوّلَہٗ وتَاَوّلَہٗ فَسّرہٗ(۲۶)

(اَوّلہ اور تاوّلہ کے معنی فَسّرہٗ کے ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔قال ابنُ الاثیرِ: ھو منَ آلَ الشئیَ یؤولَ الی کذا ای رجعَ و صارَ الیہِ

(۲۷) (ابن اثیر نے کہا وہ آل یؤل سے ماخوذ ہے یؤل الی کذا کے معنی ہیں وہ لوٹ گیا اور اس کی طرف چلا گیا)

۶۔ابوالعباس احمد بن یحیٰ نے تاویل کے متعلق فرمایا:۔

التاویلُ و المعنی و التفسیرُ واحدٌ (۲۸) (تاویل معنی اور تفسیر ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں) ۷۔وقالَ ابو عبیدٍ: التاویلُ: المرجعُ و المصیرُ ماخوذٌ منَ آل یؤولُ الی کذا ای صارَ الیہِ و اوّلتہٗ صیّرتہٗ الیہِ (۲۹)

(ابو عبید نے کہا تاویل کا مفہوم مرجع اور مصیر ہے۔ یہ آل یؤلُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ اس کی طرف لوٹ گیا۔ اور اَوَّلتُہٗ کے معنی ہیں میں نے اس کو لوٹا دیا)

۸۔ابن فارس نے "الصاحبی" میں لکھا ہے۔ التاویلُ: آخرُ الامرِ و عاقبتہٗ اشتقاقُ الکلمۃِ من المالِ و ھو العاقبۃُ و المصیرُ (۳۰)

(کاموں کے انجام کو تاویل کہتے ہیں۔ اس کلمہ کا اشتقاق مآل سے ہے جس کے معنی انجام اور مصیر کے ہیں)

۹۔بعض علما کے نزدیک تاویل ایالہ (سیاست و حکمرانی) سے ماخوذ ہے۔ نظر براین گویا تاویل کنندہ کلام پر حکمرانی کرتا ہے اور اسے مناسب موقع اور مقام پر رکھتا ہے۔ زمخشری نے اساس البلاغہ جلد ا صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے ---

آلَ الرعیّۃَ ایالۃً حسنۃً و ھو حسنُ الایالۃِ (۳۱)

(اس نے رعیت پر بہت اچھی حکمرانی کی۔ وہ بہت بہترین حکمران ہے)

تاویل کا اصطلاحی مفہوم

لسان العرب میں ہے ---- تاویل سے مراد ظاہری لفظ کو اس کی اصلی وضع سے اس طرف منتقل کرنا ہے جو کہ دلیل کا محتاج ہو۔ اگر وہ نہ ہو تو ظاہری لفظ کو نہ چھوڑا جا سکے۔ اسی لحاظ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں کثرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سبحانک اللھم و بحمدک پڑھا کرے تھے۔ وہ قرآن مجید کی تاویل کرتے تھے یعنی آپ کا یہ عمل اللہ کے اس ارشاد سے ماخوذ ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (آپ اپنے رب کی تسبیح بیان کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے (۳۲)

سلف کی نگاہ میں تاویل کا اصطلاحی مفہوم

علمائے سلف کے ہاں تاویل سے دو معنی مراد لئے جاتے ہیں ۔۔۔ (۱) کلام کے معنی و مفہوم کو واضح کرنا خواہ وہ ظاہری کلام کے موافق ہو یا مخالف۔ اس صورت میں تاویل اور تفسیر مترادف ہیں۔ مشہور تابعی مجاہد جب یہ کہتے ہیں کہ علما قرآن کی تاویل کو جانتے ہیں تو ان کی مراد تاویل سے تفسیر ہی ہے۔ اور مشہور مفسر طبری کی بھی یہی رائے ہے (۳۳)
(۲) کسی کلام سے مفہوم و مقصود مراد ہونا ہی تاویل ہے۔ کچھ عرصے تک (غالباً چوتھی صدی ہجری) تاویل کا لفظ تفسیر کے معنوں میں استعمال ہوتا رہا۔ چنانچہ ابن قتیبہ کی تفسیر کی معروف کتاب "تاویل مشکل القرآن" اسی دور میں لکھی گئی (۳۴)
بعد میں فقہا نے تاویل کے معنی کچھ اور ہی مقرر کر دئے۔ یعنی کسی آیت یا حدیث سے ایسے معنی کا استنباط جو الفاظ کے ظاہری معنی سے مختلف ہو۔ علما کی عبارتوں میں اس قسم کی تصریحات ملتی ہیں کہ یہ آیت یا حدیث اتنی صریح ہے کہ اس کی تاویل کی گنجائش نہیں۔ یعنی اس کے کوئی معنی ظاہری معنوں کے خلاف ہو ہی نہیں سکتے۔ بعد میں مسلمانوں میں ایسے فرقے پیدا ہو گئے جنھوں نے تاویل کو اپنے ذاتی رجحانات اور میلانات کے جواز کے طور پر استعمال کیا محمد حسین الذہبی نے " جمع الجوامع " جلد ۲ صفحہ ۵۶ سے نقل کیا ہے: التاویلُ حَمْلُ الظاهِرِ علی المحتملِ المرجوحِ فَاِنْ حُمِلَ عَلَيْهِ لِدليلٍ فَصحيحٌ ۔ اَوْلِما يظن دليلاً في الواقع ففَاسِدٌ، اَوْلَا لشئ فَلَعْبٌ لا تاويلٌ (۳۵) (ظاہر معنی کو ترک کر کے مرجوح معنی مراد لینے کو تاویل کہتے ہیں۔ اگر دلیل کی بنا پر ایسا کیا جائے تو درست ہے۔ ظنی دلیل کی بنا پر مرجوح معنی مراد لینا فاسد اور اگر یقینی یا ظنی کوئی دلیل بھی نہ ہو تو یہ نصوص کے ساتھ مذاق ہے تاویل نہیں ہے)

تاویل کے لفظ کا قرآن مجید میں استعمال

قرآن مجید میں تاویل کا لفظ مختلف مقامات پر مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک جگہ یہ لفظ ہیں ۔۔۔ هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا تَاوِيلَهُ يَوْمَ يَاتِي تَاوِيلُهُ (۳۶) اس آیت میں تاویل سے مراد واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور پذیر ہونا ہے ۔ ایک مقام پر یہ لفظ ہیں --- وَمَا نَحْنُ بِتَاوِیلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِیْنَ (۳۷) یہاں تاویل سے خوابوں کی تعبیر مراد ہے ۔ ایک جگہ یہ لفظ ہیں --- فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاوِیْلِہٖ (۳۸) اس آیت میں تاویل سے تفسیر اور تعین مراد ہے ۔ ایک اور جگہ پر ارشاد ہے ---

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۳۹) اس آیت میں تاویل سے نتیجہ اور انجام مراد ہے ۔

تاویل کے لفظ کا حدیث میں استعمال

حدیث میں تاویل کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے --- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا " میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا ۔ میں نے خوب پیا ۔ پھر میں نے بچا ہوا حضرت عمرؓ بن الخطاب کو دے دیا ۔ انھوں نے پوچھا فما اوّلتہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العلم (اے اللہ کے رسول اس کی کیا تاویل ہے ۔ فرمایا علم)" (۴۰) یہاں تاویل سے مراد تعبیر ہے ۔

صحیح بخاری کتاب بدء الخلق میں ہے حضرت قتادہ نے فرمایا وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا) ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا کیا گیا ۔ آسمان دنیا کی زینت ۔ شیطانوں کے لئے رجم اور رہنمائی کے لئے علامتیں ۔ فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْہَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ (جس نے اس کے علاوہ اس کی تفسیر کی اس نے غلطی کی اور اپنے حصے کو ضائع کیا اور ایسا تکلف کیا جس کا اس کو علم نہ تھا) (۴۱) یہاں تاویل بمعنی تفسیر ہے ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نماز دو رکعت فرض ہوئی وہ سفر کی مقرر ہوگئی اور حضر کی پوری کی گئی ۔ امام زہری نے حضرت عروہ سے کہا کہ حضرت عائشہ کس وجہ سے پوری نماز پڑھتی ہیں ، وانھوں نے فرمایا تاوّلت کما تاوّل عثمان (وہ حضرت عثمان کی طرح تاویل کرتی ہیں) (۴۲) یہاں تاویل سے مراد اجتہاد ہے ۔ ان روایات سے معلوم ہوا تاویل کے معنی خوابوں کی تعبیر ، نتیجہ ، اجتہاد اور مرضی سے معنی مراد لینا ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے نزدیک تفسیر اور تاویل کے معنی کا تعین

ابو عبید اور علماء کے ایک گروہ نے کہا "ھما بمعنی" (یہ دونوں لفظ ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں) (۴۳)
امام راغب نے کہا "التفسیر اعم من التاویل واکثر استعمالہ فی الالفاظ و مفرداتھا واکثر استعمال التاویل فی المعانی والجمل۔ واکثر ما یستعمل فی الکتب الالٰھیۃ۔ والتفسیر یستعمل فیھا وفی غیرھا" (۴۴)
(تفسیر کے لفظ میں تاویل سے زیادہ عموم ہے اور اس کا اکثر استعمال الفاظ اور اس کے مفردات میں ہوتا ہے۔ جبکہ تاویل کا اکثر استعمال معانی اور جملوں میں ہوتا ہے۔ اور اس کا زیادہ استعمال کتب مقدسہ کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ تفسیر کا لفظ کتب مقدسہ اور دیگر کتب کے سلسلہ میں بھی استعمال ہوتا ہے)

ایک نظریہ یہ بھی ہے تفسیر ایسے لفظ کا بیان ہے جو ایک ہی معنی کا محتمل ہو۔ جبکہ تاویل ایسے لفظ کی توجیہ ہے جو کئی معانی کا محتمل ہو۔ لیکن اس سے ایک ہی معنی مراد لئے جائیں جو کہ دلیل سے ظاہر ہوں (۴۵)

ماتریدی نے اس فرق کو اس طرح سے واضح کیا ہے ـــــ "التفسیر: القطع علی ان المراد من اللفظ ھذا و شھادۃ علی اللہ انہ عنی باللفظ ھذا فان قام دلیل مقطوع بہ فصحیح والا فتفسیر بالرائی وھو المنھی عنہ والتاویل ترجیح احد المحتملات بدون القطع والشھادۃ علی اللہ (۴۶) (تفسیر کا مطلب قطعیت کے ساتھ یہ کہنا ہے کہ اس لفظ کے یہ معنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد یہ ہے۔ اگر اس کی کوئی قطعی دلیل موجود ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تفسیر بالرائے ہے۔ جو کہ ممنوع ہے۔ تاویل سے مراد مختلف معانی جن کا احتمال ہو، میں سے ایک کو ترجیح دینا ہے اس میں قطعیت نہیں ہوتی)

ایک اور نظریہ یہ بھی ہے "التفسیر یتعلق بالروایۃ والتاویل یتعلق بالدرایۃ" (۴۷) (تفسیر کا تعلق روایت سے ہے جبکہ تاویل کا تعلق درایت سے ہے)

ایک یہ بھی خیال ہے جو کتاب اللہ میں واضح اور سنت صحیحہ میں معین ہو وہ تفسیر کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی ظاہر ہوتے ہیں اور تاویل وہ ہے جو علماء استنباط کریں (۴۸)

ابو نصر قشیری کا یہ خیال ہے ـــــ "التفسیر: مقصور علی الاتباع والسماع والاستنباط مما یتعلق بالتاویل" (۴۹) (تفسیر کا مدار اتباع اور سماع پر ہے جبکہ تاویل کا تعلق استنباط سے ہے۔

امام حسین البغوی فرماتے ہیں ـــــ "فاما التاویل وھو صرف الایۃ الی معنی محتمل یوافق ما قبلھا و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما بعدھا غیر مخالف الکتاب والسنۃ من طریق الاستنباط قد رخص فیہ العلماء اما التفسیر وھو الکلام فی اسباب نزول الآیۃ و شانھا و قصتھا (۵۰) (تاویل سے مراد آیت کے استنباط سے ایسے معنی مراد لینا ہیں جو سیاق و سباق سے ہم آہنگ ہوں اور کتاب و سنت کے مخالف نہ ہوں۔ علما نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ تفسیر آیت کے اسباب نزول اور اس سے متعلقہ واقعہ کا بیان ہے)

حافظ ابن حجرؒ نے تفسیر اور تاویل کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ یوں ہے ــــــ

قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ و طَائِفَۃٌ فِي قَوْلِہٖ تعالیٰ: "وَ مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلاَّ اللّٰہُ" التَاوِیْلُ: التَفْسِیْرَ و فَرَّقَ بَیْنَھُمَا آخَرُوْنَ فقال ابو عَبیدالھَرَوِی: اَلتَاوِیْلُ رَدُّ اَحَدِ المُحْتَمِلَیْنِ اِلٰی مَا یُطَابِقُ الظَاہِرَ و التَفْسِیْرُ کَشْفُ المُرَادِ عَنْ اللفظِ المُشْکِلِ و حکیٰ صَاحِبُ النِھَایۃِ اِنَّ التَاوِیْلُ نَقْلُ ظَاہِرِ اللفظِ عَنْ وَضْعِہٖ الاَصْلِی اِلیٰ مَایَحْتَاجُ اِلی دَلِیْلٍ لَو لَاہُ مَاتَرَکَ ظَاہِرُ اللَفْظِ و قیل: التَاوِیْلُ ابداءُ اِحْتمالِ لفظٍ مُعْتَضِدٍ بدلیلٍ خَارِجٍ عَنْہُ و مَثَّلَ بعضُھم بقولہٖ تعالیٰ: "لَاَ رَیْبَ فِیْہِ" قَالَ: مَنْ قَالَ: لا شَکَّ فِیْہِ فَھُوَ التفسِیْرُ وَ مَنْ قَالَ: لا نَہٗ حَقٌ فِي نَفْسِہٖ لَا یقبل الشک فَھُوَ التَاوِیْلُ (۵۱)

(ابو عبید اور علما کی ایک جماعت نے اللہ کے قول "وما یعلم تاویلہ الا اللہ" کے متعلق فرمایا ہے تاویل سے مراد تفسیر ہے۔ دوسرے لوگوں نے ان دونوں لفظوں کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔ ابو عبید ھروی نے کہا تاویل دو احتمالوں میں سے ایک ہے جو ظاہر کے مطابق ہو اور تفسیر مشکل لفظ کے مطلب کی نقاب کشائی ہے صاحب نہایہ (ابن اثیر) فرماتے ہیں تاویل سے مراد ظاہری لفظ کے معنی کو اپنی اصلی شکل سے ایسے معنی کی طرف منتقل کرنا ہے جو دلیل کا محتاج ہو۔ اگر وہ دلیل نہ ہو تو ظاہری لفظ کو چھوڑا نہ جاسکے۔ یہ بھی کہا گیا ہے تاویل سے مراد لفظ کو ایسے معنی پہنانا ہیں جو خارجی دلیل سے قائم ہوں۔ بعض نے اس کی مثال اللہ کے اس قول سے دی ہے "لَاَ رَیْبَ فِیْہِ" جس نے اس کے معنی لا شک فیہ کئے ہیں تو یہ تفسیر ہے اور جس نے کہا وہ فی نفسہ حق ہے (قرآن مجید) وہ شک کو قبول نہیں کرتا تو یہ تاویل ہے)

مندرجہ بالا تمام اقوال کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر سے مراد کشف و بیان، وضاحت اور تفصیل ہے۔ اس کے وثوق کا انحصار اس بات پر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مروی ہو۔ تاویل میں ایک لفظ کے جتنے بھی معانی کی گنجائش موجود ہو ان میں سے ایک معنی کو دلیل کی وجہ سے ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ ترجیح اجتہاد کی بنا پر ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

مفسر قرآن کے لئے ضروری علوم

قرآن مجید کلام الہیٰ ہے۔ اس کی تفسیر ہر کہ و مہ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ نہایت ذمہ دار آدمی ہی اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ اس کلام کی تفسیر بیان کرنے یا لکھنے والے کے لئے کچھ علوم سے واقفیت ضروری ہے۔ میری دانست کے مطابق ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تفسیر القرآن بالقرآن

مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کو اچھی طرح سمجھتا ہو۔ اس کو معلوم ہو کہ مختلف واقعات اور حقائق کہاں کہاں تفصیل سے ہیں اور کہاں کہاں مجمل ہیں۔ ارکان اسلام کی تشریح و توضیح بھی حسب ضرورت مختلف مواضع پر مختلف طرح سے آتی ہے۔ کسی شخص نے امام ابن تیمیہؒ سے پوچھا۔ "مَا احسَنَ طُرُقَ التفسِیرِ؟" (تفسیر کا بہترین طریقہ کونسا ہے؟) تو آپ نے فرمایا۔۔۔

إِنَّ أَصَحَّ الطُّرُقِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْآنُ بِالْقُرْآنِ، فَمَا أُجْمِلَ فِيْ مَكَانٍ فَإِنَّهُ قَدْ فُسِّرَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَ مَا اخْتُصِرَ فِيْ مَكَانٍ فَقَدْ بُسِطَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ۔(۱)

(اس سلسلے میں صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر قرآن سے ہو۔ جو چیز ایک جگہ مجمل ہوگی وہی دوسری جگہ مفصل ہوگی۔ جو ایک جگہ مختصر ہوگی تو وہ دوسری جگہ وسعت سے ہو گی)

واقعہ اسراء و معراج کو لیجئے محض سورہ بنی اسرائیل سے بات مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ساتھ سورہ النجم کو نہ ملایا جائے۔ انبیاء کے قصص کا بھی یہی حال ہے۔ قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے۔ قصص و واقعات کی کتاب نہیں ہے، اس لئے علیم و حکیم نے ہر چیز کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی ضرورت کے مطابق بیان کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق ارشاد ربانی ہے ۔۔۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ہ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ہ فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ فَالْتَقَمَہُ الْحُوْتُ وَ ھُوَ مُلِیْمٌ ہ فَلَوْلَآ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ہ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ہ(۲)

(اور بے شک یونس پیغمبروں میں سے تھا۔ جس وقت بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ گیا۔ قرعہ اندازی کی گئی تو وہ دھکیلے ہوؤں میں سے ہو گیا۔ اس کو مچھلی نگل گئی اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا۔ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے)

اس تسبیح کا ذکر دوسرے مقام پر یوں ہے ۔۔۔

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ(۳)

(اور مچھلی والے (کو یاد کر) جب وہ خفا ہو کر (اپنی قوم کے پاس سے) چل دیا۔ وہ سمجھا کہ ہم اس کو تنگ نہ کریں گے (یا عذاب میں مبتلا نہ کریں گے) تب وہ (اپنے قصور کا قائل ہوا) اندھیروں میں پکارا تھا تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔ بے شک میں قصور وار تھا)

۲۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علم حدیث کے بغیر قرآن مجید کو سمجھنا ہی ناممکن ہے۔ پھر اس کی تفسیر کس طرح سے ممکن ہو سکتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے پہلے مفسر تھے۔ ارشاد ربانی ہے ۔۔۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ (۴)

(ہم نے آپ پر ذکر (قرآن مجید) اس لئے اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو وضاحت سے بتائیں جو ان کی طرف اترا ہے)۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ۔۔۔

فَاِنْ اَعْیَاکَ ذٰلِکَ فَعَلَیْکَ بِالسُّنَّۃِ فَاِنَّھَا شَارِحَۃٌ لِّلْقُرْاٰنِ وَ مُوَضِّحَۃٌ لَّہٗ (۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اگر آپ کو یہ چیزیں قرآن مجید میں نہ ملیں تو پھر سنت کی طرف رجوع کریں۔ بے شک وہ قرآن کی شارح اور وضاحت کرنے والی ہے) امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔۔۔

کُلُّ مَا حَکَمَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَھُوَ مِمَّا فَھِمَہٗ مِنَ الْقُرْآنِ (٦)

(آنحضور علیہ السلام نے جو بھی فیصلہ کیا وہ قرآن ہی سے سمجھ کر کیا) ارشاد ربانی ہے۔۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاکَ اللّٰہُ (٧)

(ہم نے آپ پر سچی کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے فیصلے اسی طرح سے کریں جس طرح سے اللہ نے آپ کو دکھلایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ یَعْنِیْ السُّنَّۃَ (٨)

(خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کی مثل اس کے ساتھ دیا گیا یعنی سنۃ)

لہذا قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ سنت کا ہے۔ صحابہ کرامؓ اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتے اور ہمیشہ مد نظر رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ بن جبل کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے استفسار پر کہ پہلا فیصلہ کس چیز کے ساتھ کریں گے۔ انھوں نے فرمایا اللہ کی کتاب کے ساتھ۔ دوبارہ آنحضورؐ نے استفسار کیا، اگر اس میں نہ ملے تو؟ حضرت معاذ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ آنحضرتؐ نے پوچھا، اگر اس میں بھی نہ ملے تو؟ حضرت معاذؓ نے جواب دیا "اَجْتَھِدُ بِرَأْیِیْ"۔ (میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کی رائے کو اپنے رسول کی رضا کے مطابق کر دیا) (٩)

کتب احادیث کی کتب تفسیر اور عام کتب تفسیر میں کئی آیات کی تفسیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ بطور مثال آیت:

فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا اَنْ یَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ (١٠)

(پس اگر طلاق دے اس کو تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ اور خاوند سے نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے ۔ اب اگر دوسرا اس کو طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر گناہ نہیں ہے کہ آپس میں رجوع کر لیں (نکاح) اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھیں گے) کے تحت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ (اللہ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت کی) (۱۱)

۳۔ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

جن نفوس قدسیہ کی موجودگی میں قرآن مجید نازل ہوا وہ اس کے متعلق اور لوگوں سے ہر لحاظ سے زیادہ فہم رکھتے تھے ۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں جب ہمیں تفسیر قرآن اور سنت دونوں میں نہ ملے تو رَجَعْنَا فِی ذٰلِکَ اِلٰی اَقْوَالِ الصَّحَابَۃِ (۱۲) ہم اقوال صحابہؓ کی طرف رجوع کریں گے) حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ کی کتاب میں جو آیت بھی اتری ہے مجھے علم ہے کہ کس کے متعلق اتری ہے اور کہاں اتری ۔ لَوْ اَعْلَمُ مَکَانَ اَحَدٍ اَعْلَمَ بِکِتَابِ اللّٰہِ مِنِّی تَنَالُہُ الْمَطَایَا لَاَتَیْتُہٗ (۱۳)
(اگر میں کسی ایسے شخص کو جانوں جو مجھ سے کتاب اللہ کو بہتر جانتا ہو اور اس تک سواری سے رسائی ممکن ہو تو بھی میں پہنچ جاؤں)
امام شافعیؒ صحابہ کرامؓ کے متعلق فرماتے ہیں اِجْتِہَادُہُمْ فَوْقَ اِجْتِہَادِنَا (۱۴) (ان کا اجتہاد ہمارے اجتہاد پر فوقیت رکھتا ہے) صحابہ کرامؓ میں بھی فہم قرآن کے الگ الگ درجات ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بارے میں آنحضورؐ نے فرمایا اَللّٰہُمَّ فَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْہُ التَّاْوِیْلَ (۱۵) (اے اللہ اسے دین میں سمجھ عنایت فرما اور تاویل سکھا دے) حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں عبداللہ بن عباسؓ بہترین ترجمان القرآن ہیں (۱۶) نِعْمَ تَرْجُمَانُ الْقُرْآنِ
مشہور مفسرین صحابہ کرامؓ درج ذیل ہیں۔
خلفاء اربعہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابو موسیٰ اشعری، عبداللہ بن زبیر، انس بن مالک، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ، عائشہ صدیقہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص (۱۷)
حافظ ابن کثیرؒ کا قول اس سلسلہ میں بہت اہم ہے: جب ہم قرآن میں تفسیر نہ پائیں نہ ہی سنت میں تو اقوال صحابہ کی طرف رجوع کریں گے ۔ وہ اس کو زیادہ جاننے والے ہیں کیونکہ احوال و قرائن جو انھوں نے مشاہدہ کئے وہ انھیں کے لئے مخصوص تھے وَلِمَا لَہُمْ مِنَ الْفَہْمِ التَّامِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالعِلمِ الصَّحِيحِ وَالعَمَلِ الصَّالِحِ وَلَا سِيَّمَا عُلَمَاؤُهُم وَكُبَرَاؤُهُم (۱۸) (ان کا فہم تام، علم صحیح اور عمل صالح تھا۔ خاص کر ان میں سے علماء اور بڑے لوگ)

صحابہ کرامؓ کی تفسیر کے نمونے بھی کتب تفسیر و حدیث میں موجود ہیں بلکہ ان کے نام پر کتب تفسیر شائع بھی ہو چکی ہیں۔ (۱۹) ان کی تفسیر کے چند نمونے یہ ہیں ---- حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے سورہ البقرہ کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر شروع کی تو ایک آدمی کہنے لگا لَو سَمِعَت هٰذَا الدَّيلَمُ لَأَسلَمَت (۲۰) (اگر اسے دیلمی سن لیتے تو مسلمان ہو جاتے) انھی کی ایک اور روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو میں نے دیکھا جب کہ وہ امیر الحاج تھے۔ انھوں نے منبر پر سورہ النور کی تلاوت کی اور تفسیر بیان فرمائی تو ایک شخص نے کہا لَو سَمِعَتِ الرُّومُ لَأَسلَمَت (۲۱) (اگر رومی سن لیتے تو مسلمان ہو جاتے) حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے ایک محرم آدمی پر کپڑے دیکھ کر فرمایا اِنزِع عَنكَ هٰذَا (یہ اتار دیجئے) وہ کہنے لگا اس کے متعلق قرآن مجید کی آیت پڑھئے۔ ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی ---- وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُم عَنهُ فَانتَهُوا (۲۲) (جو کچھ رسول تمھیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے روک دے رک جاؤ)

۴۔ کلام عرب

ہر اچھا مصنف اپنی کتاب کی مقبولیت کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ لوگوں کے اذہان، احوال و ظروف، اور معاشرت کو سامنے رکھے۔ ان کے رہن سہن، تہذیب و تمدن، انداز گفتگو، اصطلاحات اور ضرب الامثال کو نظر انداز نہ کرے۔ اگر کوئی مصنف اس بات کو درخور اعتنا نہ سمجھے تو پھر اس کی کتاب اس لحاظ سے معیاری نہیں ہوتی کہ لوگوں میں اس کی مقبولیت ہو۔ قرآن مجید اس لحاظ سے کسی بھی کتاب سے پیچھے نہیں ہے۔ یہ جس معاشرے میں اترا اللہ نے اس میں رہنے والے لوگوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ اسی لئے ان کے اس اعتراض پر کہ أَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُولًا (۲۳) (کیا اللہ نے بشر رسول بھیجا ہے) اللہ نے فرمایا قُل لَّو كَانَ فِي الأَرضِ مَلَائِكَةٌ يَمشُونَ مُطمَئِنِّينَ لَنَزَّلنَا عَلَيهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا (۲۴) (اگر زمین میں فرشتے مطمئن ہو کر پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر اتارتے)

قرآن مجید کو صحیح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ نزول قرآن کے دور کی صحیح تصویر سامنے ہو۔ کلام عرب اور ان کے اسلوب نگارش سے اچھی طرح واقفیت ہو۔ مختلف الفاظ کو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کن معانی میں استعمال کرتے تھے۔ان کے آداب معاشرت کیا تھے۔ان تمام چیزوں کی معرفت ہو۔ عام تاریخی کتابوں میں ایک سطحی سی تصویر نظر آتی ہے کیونکہ عام طور پر ایک سے ایک نقل کرتا چلا گیا۔ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس زمانے کے عرب معاشرے سے بخوبی واقف ہو۔ان کے عادات واطوار کی صحیح تصویر اس کی نگاہوں کے سامنے ہو۔اور یہ تصویر اس زمانے کے ادبی و علمی شہپاروں کو پڑھنے سے صحیح طور پر سمجھ میں آسکتی ہے۔یہ بڑا صبر طلب اور محنت آزما کام ہے۔اس سلسلے میں صحیح طور پر جاہلیت کے دواوین بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر مدارس و جامعات میں پڑھائی جانے والی زبان اور مختلف ادبی کتب کی بھی وہ زبان نہیں جس میں قرآن اترا۔ قرآن مجید سمجھنے کے لئے جاہلیت کے شعرا امرا القیس، عمرو بن کلثوم، عنترۃ، طرفہ، زہیر اور قس بن ساعدۃ کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

پورے عرب کی فصاحت و بلاغت قرآن کے سامنے عجز و نیاز سے جھکی ہوئی نظر آتی ہے اسلئے ایک مفسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس زبان میں ذوق پیدا کرے اور پورے انہماک کے ساتھ اسے سمجھنے کی باقاعدہ مشق کرے۔ان لوگوں کو ان کی معاشرت میں چلتے پھرتے دیکھے۔ان کے مذہبی معتقدات اور رسوم کیا تھے۔ان کی سیاست کیا تھی۔یہ سب چیزیں ان کے دواوین اور ادب میں مل سکتی ہیں۔ لہذا ان کا مطالعہ ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کا قول ہے الشِّعرُ دِیوَانُ العَرَبِ فَإِذَا خَفِیَ عَلَیهِم الحَرفُ مِنَ القرآنِ الَّذِی اَنزَلَهُ اللّٰه بِلُغَتِهِم رَجَعُوا اِلٰی دِیوَانِهِم فَالتَمَسُوا مَعرِفَةَ ذٰلِكَ (۲۵) (اشعار عربوں کے رجسٹر ہیں۔ جب قرآن میں جس کو اللہ نے ان کی زبان میں اتارا کوئی چیز ان سے مخفی ہوتی تو وہ اپنے دیوانوں کی طرف رجوع کرتے اور اس کی معرفت حاصل کر لیتے)

۵۔ مکی اور مدنی کی معرفت

قرآن مجید کا کچھ حصہ مکہ مکرمہ میں اور کچھ مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق معلومات رکھتا ہو۔ ابوالقاسم الحسن بن محمد بن حبیب النیشاپوری اپنی کتاب التنبیہ علیٰ فضل علوم القرآن میں فرماتے ہیں--- قرآن مجید کے بہترین علوم میں اس کے نزول اور جہات کا علم اور مکہ اور مدینہ میں نازل ہونے کی ترتیب ہے۔جو مکہ میں نازل ہوا اور اس کا حکم مدنی ہو اور جو مدینہ میں نازل ہوا اور اس کا حکم مکی ہو (۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ معرفت مکی اور مدنی کے متعلق مکی اور عزالدین کی تصانیف زیادہ معروف ہیں (۲۷) سیوطی مزید فرماتے ہیں مکی اور مدنی کی اصطلاحات کے سلسلے میں تین زیادہ مشہور ہیں۔ (۱) مکی وہ جو قبل از ہجرت نازل ہوا اور مدنی وہ جو بعد از ہجرت نازل ہوا۔ خواہ وہ سفر میں نازل ہوا یا مکہ میں یا عام الفتح یا حجۃ الوداع کے موقع پر۔ (ب) مکی وہ جو مکہ میں نازل ہوا۔ اگرچہ ہجرت کے بعد نازل ہوا۔ اور مدنی جو مدینہ میں نازل ہوا۔ (ج) مکی وہ جس میں اہل مکہ سے خطاب ہوا۔ اور مدنی وہ جس میں اہل مدینہ سے خطاب ہوا (۲۸) قاضی ابوبکر الانتصار میں فرماتے ہیں:۔۔۔

إِنَّمَا يُرْجَعُ فِي مَعْرِفَةِ الْمَكِّيِّ وَ الْمَدَنِيِّ لِحِفْظِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِينَ وَ لَمْ يُرْوَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم فِي ذٰلِكَ قول لِأَنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ مِنْ عِلْمِ ذٰلِكَ مِنْ فَرَائِضِ الْأُمَّةِ (۲۹)

(مکی اور مدنی کی معرفت کا انحصار صحابہ اور تابعین کے حفظ پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی قول مروی نہیں ہے اور نہ ہی آپ کو اس کا حکم دیا گیا۔ اور اللہ نے اس کا علم حاصل کرنا امت کے فرائض میں سے بھی نہیں رکھا)

اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ ایک روایت ابن سعد نے واقدی کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا قرآن مجید کا کونسا حصہ مدینہ میں نازل ہوا ہے۔ تو انھوں نے فرمایا ستائیس سورتیں مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ باقی تمام قرآن مجید مکہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے (۳۰) مزید تفصیل کے لئے سیوطی کی الاتقان اور زرکشی کی البرہان فی علوم القرآن ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

۶۔ اسباب النزول

قرآن مجید کی آیات کا نزول جن حالات میں ہوا۔ ان کی معرفت ضروری ہے۔ اگرچہ ہر آیت کے ساتھ کوئی واقعہ ملانا مناسب نہیں ہے۔ لیکن جن آیات سے متعلق اہم واقعات مربوط ہیں ان کا شان نزول معلوم ہو جانے سے کئی عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا جاننا مفسر کے لئے بہت مفید اور ضروری ہے۔ چنانچہ امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں: بیانُ سببِ النزولِ طریقٌ قویٌّ فی فہمِ معانی القرآنِ (۳۱) (اسباب نزول کا بیان معانی قرآن کے فہم کے لئے قوی طریقہ ہے) امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں مَعرِفۃُ سببِ النزولِ یُعینُ علی فہمِ الآیۃِ فانّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلم بالسبب یورث العلم بالمسبب (۴۲) (اسباب نزول کی معرفت آیت کے فہم میں مدد دیتی ہے۔ سبب کو جاننا مسبب کو جاننے کی رہنمائی کرتا ہے) اس کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ امام ابوالحسن الواحدیؒ فرماتے ہیں۔۔۔ محمد بن سیرین نے ایک آیت کے متعلق عبیدہؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ وہ لوگ انتقال فرما گئے جو ان چیزوں کو جانتے تھے جن کے متعلق قرآن نازل ہوا۔ واما الیوم فکل احد یخترع شیئاً و یختلق افکاً وکذباً ملقیاً زمامہ الی الجھالۃ غیر مفکر فی الوعید للجاھل بسبب الایۃ (۴۳) (آج کل ہر آدمی ایک چیز اختراع کرتا ہے اور جھوٹ باندھتا ہے اور اس کو جہالت سے منسلک کر دیتا ہے۔ وہ اس بات کو نہیں سوچتا کہ اس آیت کے سبب سے جاہل کے لئے کیا وعید ہے)۔ اس کے بعد امام الواحدیؒ فرماتے ہیں اس بات نے مجھے اسباب نزول سے متعلق کتاب لکھنے کی طرف رجحان دلایا۔ لینتھی الیہ طالبوا ھذا الشان والمتکلمون فی نزول القرآن (۴۴) (تاکہ اس علم کے طالب اور متکلم اس کی طرف رجوع کریں)

بعض آیات کے شان نزول معلوم ہو جانے سے بعض اہم مسائل کی رہنمائی ملتی ہے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں آکر عرض کی میں نے ایک عورت کو باغ میں پکڑ کر اس سے معانقہ اور بوس و کنار کیا۔ لیکن جماع نہیں کیا آپ جو سزا مناسب سمجھیں دے دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔ وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی اگر وہ اپنی پردہ پوشی کرتا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی نظر اس کی طرف دوڑائی اور فرمایا کہ اسے آپ کے پاس لائیں۔ وہ واپس آیا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔۔۔ واقم الصلوۃ طرفی النھار و زلفاً من الیل ان الحسنات یذھبن السیات ذلک ذکری للذاکرین (دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کریں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لئے نصیحت ہے)۔ حضرت معاذ نے عرض کی اے اللہ کے نبی کیا یہ صرف اس کے لئے ہے یا سب کیلئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا بل للناس کافۃ (۴۵) (بلکہ سب لوگوں کے لئے) اس سلسلے میں مولانا فراہی فرماتے ہیں۔۔۔ صورت معاملہ یہ ہے کہ جس وقت جو سورت نازل کی گئی ہے اس غرض سے کی گئی ہے کہ جو معاملات محتاج توضیح و تشریح ہیں ان کی توضیح و تشریح کر دی جائے۔ اور کلام ایسا ہو کہ اس کے نظم میں کسی قسم کا التباس اور ابہام نہ ہو۔ جس طرح ایک ماہر اور حکیم خطیب اپنے سامنے کے خاص حالات و مقتضیات کی بنا پر ایک خطبہ دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بسا اوقات وہ ایک خاص معاملے کا ذکر اگرچہ نظر انداز کر جاتا ہے لیکن اس کا کلام اس طرح کے تمام معاملات و احوال پر حاوی ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ذکر تو کسی خاص معاملے یا کسی شخص کا کرتا ہے لیکن کلام ایک عالمگیر بارش کی طرح بالکل عام اور ہمہ گیر ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کا نزول بھی ہوا (۳۶)

مناع القطان فرماتے ہیں سبب نزول سے متعلق مندرجہ ذیل علماء کی کتب معروف ہیں:۔

علی بن عبداللہ المدینیؒ (ف ۲۳۴ھ) ابوالحسن علی بن احمد الواحدی النیشاپوریؒ (ف ۴۲۷ھ کی کتاب اسباب النزول۔ برھان الدین ابراھیم بن عمر الجعبریؒ (ف ۷۳۲ھ) نے الواحدی کی کتاب کا اختصار لکھا۔ احمد بن حجر عسقلانیؒ (ف ۸۵۲ھ)۔ جلال الدین سیوطیؒ (ف ۹۱۱ھ) کی کتاب لباب المنقول فی اسباب النزول (۳۷)۔ جدید کتب میں مقبل بن ھادی الوادعی کی کتاب الصحیح المسند من اسباب النزول بہت مستند ہے۔ جسے دار الارقم الکویت نے شائع کیا ہے۔

۴۔ علم الناسخ والمنسوخ

نسخ کے لغوی معنی ازالے اور مٹانے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ اَیْ اَزَالَتْہُ (۳۸) (سورج نے سائے کو منسوخ کر دیا یعنی ہٹا دیا۔ اس کے متعلق ارشاد ربانی ہے ۔۔۔ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ (۳۹) (اللہ شیطان کا ملایا ہوا مٹا دیتا ہے۔ پھر اپنی آیات کو محکم کرتا ہے) اس کے ایک معنی نقل کرنے کے بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے نَسَخْتُ الْكِتَابَ (۴۰) (میں نے کتاب نقل کی) لسان العرب میں ہے ۔۔۔

نَسَخَ الشَّيْئَ يَنْسَخُهٗ نَسْخًا وَ انْتَسَخَهٗ وَاسْتَنْسَخَهٗ۔ اِكْتَتَبَهٗ عَنْ مُعَارِضٍ۔ التَّهْذِيبُ: اِكْتِتَابُكَ كِتَابًا عَنْ كِتَابٍ حَرْفًا بِحَرْفٍ وَالْاَصْلُ نُسْخَةٌ وَالْمَكْتُوْبُ عَنْهُ نُسْخَةٌ لِاَنَّهٗ قَامَ مَقَامَهٗ وَالْكَاتِبُ نَاسِخٌ وَمُنْتَسِخٌ (۴۱)

(نَسَخَ الشَّيْئَ يَنْسَخُهٗ نَسْخًا وَانْتَسَخَهٗ وَاسْتَنْسَخَهٗ کے معنی ہیں اس نے معارضہ سے لکھا۔ التہذیب میں ہے آپ کا ایک کتاب سے حرف بحرف لکھنا۔ اصل کو نسخہ کہتے ہیں اور جس سے لکھا جائے وہ نسخہ ہے کیونکہ وہ قائم مقام ہے اور کاتب ناسخ اور منتسخ ہے) قرآن مجید میں ہے انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون (۴۲) (آپ جو کچھ عمل کرتے تھے ہم اس کو لکھتے تھے) یہی دونوں معانی ابن الجوزی نے نقل فرمائے ہیں (۴۳) نسخ کی اصطلاحی تعریف میں ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا اُطْلِقَ النَّسْخُ فِی الشَّرِیْعَۃِ اُرِیْدَ بِہِ الْمَعْنَی الْاَوَّلُ لِاَنَّہٗ رَفْعُ الْحُکْمِ الَّذِیْ تَکْلِیْفُہٗ لِلْعِبَادِ اِمَّا بِاِسْقَاطِہٖ اِلٰی غَیْرِ بَدَلٍ اَوْ اِلٰی بَدَلٍ (۴۴)

(شریعت میں جب نسخ کے معنی لئے جائیں تو اس سے مراد پہلے معنی (ازالہ) ہیں۔ کیونکہ اس سے ایسا حکم اٹھتا ہے جس کی لوگوں پر پابندی ہوتی ہے۔ اس کو ویسے ہی ہٹا دیا جاتا ہے یا اس کا بدل آجاتا ہے) الفراء کہتے ہیں: النسخ اَنْ تَعْمَلَ بِآیَۃٍ ثُمَّ تَنْزِلُ آیَۃٌ اُخْرٰی فَتَعْمَلُ بِھَا وَتَتْرُکُ الْاُوْلٰی (۴۵) (نسخ یہ ہے کہ ایک آیت پر عمل کیا جائے۔ پھر دوسری اترے تو اس پر عمل کیا جائے اور پہلی کو چھوڑ دیا جائے) ارشاد ربانی ہے: مَا نَنْسَخْ مِنْ آیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا اَوْ مِثْلِھَا (۴۶) (ہم جو آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی دوسری لے آتے ہیں)

لہذا قرآن مجید کے مفسر کے لئے ناسخ اور منسوخ کا جاننا بہت ضروری ہے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اَتَعْرِفُ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ (کیا آپ ناسخ و منسوخ کو جانتے ہیں) اس نے کہا نہیں۔ حضرت علی نے فرمایا ھَلَکْتَ وَاَھْلَکْتَ (۴۷) (تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کر دیا) اس بارے میں درج ذیل علماء کی کتب معروف ہیں ۔۔۔

قتادہ بن دعامہ السدوسیؒ (ف ۱۱۸ھ) ابو عبید القاسم بن سلامؒ (ف ۲۲۴ھ) ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانیؒ (ف ۲۷۵ھ) مکی بن ابی طالب حموش بن محمد بن مختار القیسیؒ (ف ۳۱۳ھ) ابو بکر محمد بن القاسم بن محمد المعروف ابن الانباریؒ (ف ۳۲۸ھ) ابو جعفر النحاس احمد بن محمد بن اسماعیل المرادیؒ (ف ۳۳۸ھ) ابو القاسم ھبۃ اللہ بن سلامہ ابو نصرؒ (ف ۴۱۰ھ) ابو بکر محمد بن عبداللہ بن احمد المعروف ابن العربیؒ (ف ۵۴۶ھ) ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزیؒ (ف ۵۹۷ھ) (۴۸)

۸۔ علم التاریخ

قرآن مجید میں پچھلی قوموں کے احوال و واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہے ۔۔۔ وَکَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنْ قَرْنٍ ھُمْ اَشَدُّ مِنْھُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ھَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ (۴۹) (ہم نے ان سے پہلے کئی قومیں تباہ کر دیں جو قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں (ہمارا عذاب اترتے وقت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے کہ کہیں ان کو پناہ ملے) ان واقعات کا مقصد محض قصہ گوئی یا تلذذ حاصل کرنا نہیں بلکہ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ (۵۰) (جو شخص عقل رکھتا ہے یا کان لگا کر دل سے سنتا ہے اس کے لئے تو ان (قصوں) میں نصیحت ہے)

مفسر قرآن کے لئے تاریخ اسلام کے علاوہ تاریخ عالم پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اس تاریخ کو قرآن و سنت کی کسوٹی پر پرکھ سکے۔ قرآن مجید نے عاد، ثمود قوم نوح، قوم ابراھیم، اصحاب مدین اور بنی اسرائیل کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ توراۃ اور انجیل میں بیان کردہ واقعات میں غلطیاں ہیں لیکن جو کچھ قرآن نے بیان کیا ہے وہ صداقت سے صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ فرعون اور موسٰی کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیسے بنی اسرائیل پر زیادتی کرتا تھا اور کس طرح اس نے ان کا تعاقب کیا اور اللہ تعالی نے اسے سمندر میں غرق کر دیا اور اس کے جسم کو محفوظ رکھا۔ اس واقعہ کے بارے میں قرآن ہی ہماری صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ آنحضور کو اس سے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ ارشاد ربانی ہے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ہ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ۔ (۵۱)

(ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے شرارت اور تعدی سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا تھا میں نے یقین کر لیا کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں۔ اب یہ کیا کہتا ہے اور پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو فسادیوں میں سے تھا آج تیری لاش کو ہم بچالیں گے اس لئے کہ تو اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے ایک مثال (عبرت) ہو)

پروفیسر ڈاکٹر موریس بوکانے نے فرعون کی ممی کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ وہی فرعون تھا جس کے بدن کو محفوظ کرنے کا قرآن نے وعدہ کیا وہ فرماتے ہیں اس کا دنیاوی وجود خدا کی مرضی سے تباہ ہونے سے بچالیا گیا تاکہ وہ لوگوں کے لئے نشان عبرت بنے جیسا کہ قرآن حکیم میں تحریر ہے۔ (۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسے میں کتب سماوی، توراہ اور انجیل بھی ممد ثابت ہو سکتی ہیں تاریخ کی کتب میں طبقات ابن سعد، تاریخ طبری، تاریخ الکامل لابن اثیر، تاریخ اسلام للذھبی، اور البدایہ والنہایہ وغیرہ زیادہ اہم ہیں۔

۹۔ علم تجوید و قرأت

اس علم سے واقفیت بھی مفسر کے لئے ضروری ہے قران مجید کو صحت الفاظ کے ساتھ ادا کرنا علم قرائت یا تجوید کہلاتا ہے۔ قران مجید کی تلاوت اہل زبان کی طرح کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ غلط مخارج سے معانی بدل جاتے ہیں۔ قران مجید میں ہے: "ورتل القرآن ترتیلا۔ (۵۳) (قران کو ترتیل سے "ٹھہر ٹھہر کر، پڑھو) آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ۔ (۵۴) (قران کا ماہر بزرگ لکھنے والوں کے ساتھ ہو گا) بعض علماء اس کی فرضیت کے قائل ہیں۔ علامہ محمد نصر مکی فرماتے ہیں:

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ الْمَعْصُوْمَۃُ عَنِ الْخَطَاءِ عَلٰی وُجُوْبِ التَّجْوِیْدِ مِنْ زَمَانِ النَّبِیِّ اِلٰی زَمَانِنَا وَلَمْ یَخْتَلِفْ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنْھُمْ وَھٰذَا مِنْ اَقْوَی الْحُجَجِ۔(۵۵)

(خطا سے معصوم امت آنحضور کے دور سے لیکر آج تک اس بات پر متفق ہے کہ علم تجوید واجب اور لازم ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں یہ اس کے فرض ہونے کی بڑی دلیل ہے)

علم قرأت کا سلسلہ آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچتا ہے (۵۶) صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سیکھا امام ذھبیؒ نے درج ذیل سات صحابہ کرام کو مشہور قاری بیان فرمایا ہے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت حضرت ابوالدرداءؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابو موسی اشعریؓ۔ پھر فرماتے ہیں ابی بن کعب سے صحابہ کی ایک جماعت نے قرات پڑھی ان میں حضرت ابوہریرۃؓ، ابن عباسؓ اور عبداللہ بن السائب شامل ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی پڑھا (۵۷) اس طرح ان سے آگے تابعین نے علم حاصل کیا اور یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ سات قراء مشہور ہوئے۔ عبداللہ بن عامرؒ (ف ۱۱۸ھ) عبداللہ بن کثیر المکی القرشیؒ (ف ۱۲۰ھ یا ۱۲۲ھ) عاصم بن ابی النجود الکوفی (ف ۱۲۷ھ) ابو عمر بن العلاء بن عمار البصریؒ (ف ۱۵۴ھ) حمزہ بن حبیب بن عمارہ التیمی (ف ۱۵۸ھ) نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم (ف ۱۶۹ھ) ابو علی بن حمزہ الاسدی الکسائی (ف ۱۸۹ھ) (۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس علم پر بہت سے لوگوں نے تصانیف کی ہیں۔ "الغایہ فی القرات العشر" کے مقدمہ میں ترتیب زمانی کے ساتھ ان لوگوں کو اس علم کے اولین مولفین قرار دیا گیا ہے یحییٰ بن یعمرؒ (ف ۹۰ھ) ابان بن تغلبؒ (ف ۱۴۱ھ) مقاتل بن سلیمانؒ (ف ۱۵۰ھ) ابو عمرو بن العلاءؒ (ف ۱۵۴ھ) حمزہ بن حبیب الزیاتؒ (ف ۱۵۶ھ) زائدہ بن قدامہ الثقفیؒ (ف ۱۶۱ھ) ہارون بن موسیٰ الاعورؒ (ف ۱۷۰ھ) عبدالحمید بن عبدالحمید الاخفش الاکبرؒ (ف ۱۷۷ھ) یحییٰ بن آدمؒ (ف ۲۰۳ھ) یعقوب بن اسحاق الحضرمیؒ (۲۰۵ھ) ابو عبید القاسم بن سلامؒ (ف ۲۲۴ھ) ابو حاتم سھل بن محمد السجتانیؒ (ف ۲۵۵ھ) احمد بن جبیر بن محمد الکوفیؒ (ف ۲۵۸ھ) ابو جعفر محمد بن جریر الطبریؒ (ف ۳۱۰ھ) ابو بکر احمد بن موسیٰؒ (ف ۳۲۴ھ) ابو بکر احمد بن الحسین بن مہران النیشاپوریؒ (ف ۳۸۱ھ) ابو محمد مکی بن ابی طالبؒ (ف ۴۳۷ھ) ابو عمر الدانیؒ (ف ۴۴۴ھ) (۵۹)

بعد ازاں کئی اور کتب بھی لکھی گئیں ان میں ابو محمد الشاطبیؒ (ف ۵۹۰ھ) کی منظومہ کتاب "حرز الامانی ووجہ التھانی فی القرات السبع المثانی" ہے جو "الشاطبیہ" کے نام سے مشہور ہوئی اس کی کئی شروح لکھی گئیں پھر محمد بن محمد الجزریؒ (ف ۸۳۳ھ) نے "النشر فی القرات العشر" لکھی بعد ازاں اور بھی کئی کتب تصنیف ہوئیں۔ (۶۰)

۱۰۔ علم المحکم والمتشابہ

قرآن مجید کی تفسیر کے لئے محکم اور متشابہ کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ محکم کے لغوی معنیٰ "متقن" کے ہیں۔ الرازیؒ فرماتے ہیں ... الحَکِیمُ العَالِمُ وَ صَاحِبُ الحِکمِ والحکیمُ أیضاً المُتقِنُ لِلأمُورِ وَ قَد حَکُمَ مِن بَابِ ظَرُفَ أیْ صَارَ حَکِیماً وَ اَحکَمَہ فَاستَحکَمَ اَیْ صَارَ مُحکَماً (۶۱)

حکیم عالم اور صاحب حکمت کو کہتے ہیں۔ حکیم سے مراد امور کو مضبوط اور مصئون کرنے والا بھی ہے۔ اور حکم باب ظَرُفَ سے حکیم ہو گیا (مضبوط ہوا) اور اَحکَمَہ فاستحکم (اس نے اسے مضبوط کیا اور وہ مضبوط ہو گیا)۔ ابن منظور کہتے ہیں: اَحکَمتُ الشَّیئَ فاستحکم۔ صَارَ مُحکَماً (۶۲) (میں نے کسی چیز کو مستحکم اور مضبوط کیا تو وہ مضبوط اور مستحکم ہو گئی) اس لحاظ سے قرآن مجید مضبوط اور محکم کلام ہے۔ اس میں کسی قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کمزوری اور ضعف نہیں ہے۔ بلکہ یہ اوروں کو چیلنج کرتا ہے کہ کوئی اس جیسی اور چیز لائیں۔ سورہ بنی اسرائیل میں ہے ---

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَالْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا (۶۳)

(کہہ دیجئے اگر سارے آدمی اور جن مل کر یہ چاہیں کہ اس طرح کا قرآن لائیں تو بھی نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں) اور فرمایا: کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ (۶۴) (یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات محکم ہیں۔ پھر حکمت والے خبیر کی طرف سے کھول کر بیان کی گئی)

اسی طرح مشابہ اور متشابہ کے معنی ملتی جلتی چیز کے ہیں۔ اور اَلْمُتَشَابِهَاتُ الْمُتَمَاثِلَاتُ (۶۵) (ملتی جلتی) ہیں۔ لسان العرب میں ہے ---

اَلشِّبْهُ وَالشَّبَهُ وَ الشَّبِیْهُ۔ اَلْمِثْلُ وَالْجَمعِ اَشْبَاهٌ وَاَشْبَهَ الشَّیْیُٔ الشَّیْیَٔ: مَاثَلَهٗ وَ فِی الْمَثَلِ: مَنْ اَشْبَهَ اَبَاهُ فَمَا ظَلَمَ وَ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ وَ ذلک اِذَا عَجَزَ وَ ضَعُفَ (۶۶) (شِبہ، شَبہ اور شَبیہ کے معنی مثل کے ہیں۔ اور اس کی جمع اشباہ ہے۔ اور اَشْبَهَ الشَّیْیُٔ الشَّیْیَٔ کے معنی مشابہت اور مماثلت کے ہیں۔ مثال میں کہا جاتا ہے مَنْ اَشْبَهَ اَبَاهُ فَمَا ظَلَمَ (جو شخص اپنے باپ کے مشابہ ہوا اس نے زیادتی نہ کی) اور اشبه الرجل امه (آدمی اپنی ماں کے مشابہ ہوا) اس وقت کہا جاتا ہے جب کہ عاجزی اور کمزوری کا اظہار ہو) لیکن ہماری مراد یہاں پر یہ مشابہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسا مشابہ ہے جو محکم کے مد مقابل ہو۔ الشبہ الالتباس و امور مشتبہ و مشبہ مشکلہ (۶۷) (شبہ التباس اور امور مشتبہ مشکل امور ہیں) امام شوکانی نے ان دونوں کی تعریف اس طرح سے کی ہے --- المحکم: ما لہ دلالۃ واضحۃ والمتشابہ ما لہ دلالۃ غیر واضحۃ (۶۸) (محکم وہ ہے جس کی دلالت واضح ہو اور متشابہ وہ ہے جس کی دلالت غیر واضح ہو) محکم ایسی آیات ہیں جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معنی اور مفہوم میں کسی دقت اور اشتباہ کی گنجائش نہ ہو۔ یہ اپنے مدعا کو صریح اور واضح بیان کرتی ہیں۔ جبکہ متشبہ آیات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ پوری طرح سے واضح نہیں ہوتیں۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اس بات کی وضاحت ہے ۔۔۔

هُوَ الَّذِيَ اَنزَلَ عَلَيكَ الكِتَابَ مِنهُ آيَاتٌ مُحكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الكِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَاوِيلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُونَ فِي العِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِندِ رَبِّنَا وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الاَلبَابِ (۶۹)

(اسی نے تجھ پر کتاب اتاری۔ اس میں بعض آیتیں کھلی ہوئی صاف مضمون کی ہیں۔ وہ تو قرآن مجید کی جڑ ہیں۔ (جن کو محکم کہتے ہیں) اور بعض آیتیں متشابہ ہیں (کئی پہلو رکھتی ہیں) پھر جن کے دل پھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کی تاویل کی تلاش کے لئے متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اصلی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو مضبوط علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے ان پر۔ یہ آیتیں (محکم و متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ اور جن کو عقل ہے وہی سمجھانے سے سمجھتے ہیں)

ان آیات میں برزخی زندگی کی کیفیات اور دیگر چیزوں کا ذکر ہے جن کے متعلق واضح معلومات نہیں ہیں۔ اس لئے ان پر ایمان لانا ہی کافی ہے۔ مختلف مفسرین نے آیات متشابھات کی نشاندہی کی ہے۔ اس موضوع پر لکھنے والے معروف علماء یہ ہیں

۔۔۔ ابوالقاسم برہان الدین محمود بن حمزہ الکرمانی الشافعیؒ (ف ۵۰۰ ھ) کی کتاب البرہان فی متشابہ القرآن ہے۔ فخرالدین ابو عبداللہ محمد بن عمر الرازیؒ (ف ۶۰۶ ھ) کی کتاب کا نام دُرۃَ التنزیل و غُرۃَ التاویل ہے۔ علم الدین علی بن محمد السخاویؒ (ف ۶۴۳ ھ) کی کتاب کا نام المرتاب فی المتشابہ ہے۔ یہ وہ نظم ہے جس کو السخاویہ کہتے ہیں (۷۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ علم لغت

قرآن مجید کی عربی زبان کو صحابہ کرام صاحب زبان ہونے کی وجہ سے فطری ذوق اور طبعی رجحان کے باعث بہتر سمجھتے تھے۔ لیکن عربی زبان میں اور بہت سی بولیاں اور لہجے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنے والا اس کی لغت پر مہارت تامہ رکھتا ہو۔ کیونکہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ بلکہ لغوی کے ساتھ ساتھ اصطلاحی مفہوم کا بھی اس کو علم ہو۔قرآن کے الفاظ صلاۃ، زکاۃ او حج اپنے اصطلاحی مفہوم رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق اگر محض لغت سے مدد لی جائے تو گمراہی پھیلے گی۔ لغت کی اہمیت کا اندازہ امام مالک کے اس قول سے ہوتا ہے ـــ لَا اُوْتِي بِرَجُلٍ غَيْرِ عَالِمٍ بِلُغَاتِ الْعَرَبِ يُفَسِّرُ كِتَابَ اللهِ اِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا (۷۱) (اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا جائے جو لغت عرب کو جانے بغیر کتاب اللہ کی تفسیر کرتا ہو تو میں اس کو سزا دوں گا)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ـــ

لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَالِمًا بِلُغَاتِ الْعَرَبِ (۷۲)

(جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ لغت عرب میں مہارت حاصل کئے بغیر قرآن حکیم کے متعلق رائے زنی کرے) لغت کی معروف کتابوں میں جمال الدین ابوالفضل محمد بن مکرم بن منظور (ف ۷۱۱) کی لسان العرب اور ابوالفیض محمد بن محمد المرتضیٰ الزبیدیؒ (ف ۱۲۰۵ھ) کی تاج العروس فی شرح القاموس بہت مفید ہے (۷۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ علم نحو

علم نحو کے جاننے سے اعراب کی درستی ہوتی ہے۔ الفاظ صحیح ادا کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اعرابی حالت کی تبدیلی سے معنی بدل جاتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خانؒ فرماتے ہیں:

عِلْمُ النَّحْوِ وَ يُسَمّٰى: عِلْمَ الاِعْرَابِ وَ هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهٖ كَيْفِيَّةُ التَّرْكِيْبِ الْعَرَبِيِّ صِحَّةً وَ سَقْماً وَ كَيْفِيَّةُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْاَلْفَاظِ مِنْ حَيْثُ وُقُوْعِهَا فِيْهِ (۷۴)

(علم النحو کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں۔ اس علم سے عربی کی صحت و سقم کے لحاظ سے ترکیب کا پتا چلتا ہے۔ اور جو چیزیں الفاظ کے وقوع کے لحاظ سے تعلق رکھتی ہیں ان کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں)

مشہور نحوی ابو عبید نے حضرت حسن بصریؒ کے متعلق نقل کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص عربی میں اس لئے مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اچھی طرح بول سکے اور قرات کو درست کر سکے تو اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ نے جواب دیا اس کو عربی سیکھنا چاہیئے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کو ایک آدمی تلاوت کرتا ہے اور اس کو غلط معنی پہنا کر اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرتا ہے (۷۵) سورۃ الفاتحہ میں اَنْعَمْتَ کی ت پر فتحہ کی بجائے اگر ضمہ پڑھ لیا جائے تو معنوں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ بلکہ انسان کفر تک جا پہنچتا ہے۔ سب سے پہلے اس علم پر حضرت علیؓ کے حکم سے ابوالاسود الدؤلیؒ نے لکھا۔ پھر خلیل بن احمد فراھیدیؒ اس علم میں مشہور ہوئے (۷۶) بعد ازاں جمال الدین بن ھشامؒ کی مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب کافی معروف ہوئی (۷۷)

۱۳۔ علم صرف

علم صرف کا جاننا مفسر کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے الفاظ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوزان اور صیغوں کا پتہ چلتا ہے۔ ابن فارس کا قول ہے ۔۔۔ مَنْ فَاتَهٗ عِلْمُهٗ فَاتَهُ الْمُعْظَمُ (۷۸) (جو اس علم سے محروم رہا وہ علم کے بڑے حصے سے محروم رہا) جن لوگوں کو صیغوں کا پتہ نہ چلے وہ تفسیر قرآن میں ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ واحد جمع کا پتہ نہ چلنے سے بھی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال زمخشری نے قرآن مجید کے اس ارشاد سے دی ہے ۔۔۔ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (۷۹) (جس دن لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے) کسی نے امام کو ام کی جمع قرار دیا اور کہا کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ بلائے جائیں گے۔ حالانکہ اس کو جہالت کی بنا پر علم ہی نہ تھا کہ ام کی جمع امام نہیں ہوتی بلکہ امہات ہوتی ہے (۸۰) اس قسم کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ نواب صدیق بن حسن فرماتے ہیں ۔۔۔ اس علم کے متعلق سب سے پہلے لکھنے والا شخص ابو عثمان المازنی البصری ہے ن۔ پھر ابوالفتح بن جنی نے ایک مختصر کتاب التصریف الملکی لکھی اور پھر ابن حاجب کی کتاب الشافیہ کافی مشہور ہوئی (۸۱)

۱۴۔ علم الاشتقاق

اس علم کے بارے میں ابجد العلوم میں ہے ۔۔۔

عِلْمٌ يَبْحَثُ عَنْ كَيْفِيَّةِ خُرُوْجِ الْكَلِمِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ بِسَبَبِ مُنَاسَبَةٍ بَيْنَ الْمَخْرَجِ وَالْمَخَارِجِ بِالْاَصَالَةِ وَالْفُرُوْعِيَّةِ لٰكِنْ لَا بِحَسَبِ الْجَوْهَرِيَّةِ، بَلْ بِحَسَبِ الْهَيْئَةِ (۸۲)

(ایسا علم جس میں کلمات کے ایک دوسرے سے خروج پر بحث کی جاتی ہے۔ کیونکہ مخرج اور مخارج میں اصل اور فرع کے لحاظ سے تعلق ہوتا ہے۔ جوہر کے لحاظ سے نہیں بلکہ شکل کے لحاظ سے) اس سلسلے میں کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً شیطان کا مادہ ش۔ی۔ط ہے یا ش۔ط۔ن ہے۔ اسی طرح رحیم کا معاملہ ہے (۸۳) اسی طرح کئی الفاظ ہیں جن کا اشتقاق کے ذریعے پتہ چلتا ہے۔ لفظ مَسِيْح کے دو مادے ہیں سِيَاحَة اور مَسْح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر پہلا ہو تو اس کے معنی سیاحت کرنے والا اور اگر دوسرا مادہ ہو تو پھر اس کے معنی چھونے والا کے ہوں گے۔ دوسرا زیادہ قرین قیاس ہے (۸۴) اس علم پر دو معروف کتابیں ہیں۔ قاضی محمد بن علی الشوکانی کی نزھۃ الاحداق اور نواب صدیق بن حسن کی العلم الخفاق من علم الاشتقاق (۸۵)

۱۵۔ علم بلاغت

اس میں علم معانی، علم بیان اور علم بدیع تین علوم شامل ہیں۔ علم معانی کی رو سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کلام کی مخصوص تراکیب سے کیا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ علم بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں قسم کی ترکیب اپنا مفہوم ادا کرنے میں واضح ہے یا پوشیدہ اور علم بدیع کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کلام کو پر کشش کیسے بنایا جا سکتا ہے (۸۶) اس لحاظ سے اس علم کا جاننا بھی مفسر کے لئے بہت ضروری ہے۔ تینوں علوم پر علیحدہ علیحدہ کتب موجود ہیں۔ جاراللہ زمخشری کی کتاب الکشاف بہت اہم ہے۔ اسی طرح ابو مسعود کی تفسیر کی کتاب اور نواب صدیق بن حسن کی تفسیر کی کتاب فتح البیان فی مقاصد القرآن بہت جامع ہیں (۸۷)

۱۶۔ علم أصول فقه

عبدالوہاب خلاف اس علم کی یوں تعریف کرتے ہیں ـــ

هُوَ العِلمُ: بِالقَواعِد وَالبُحُوثِ الَّتِي يُتَوَصَّلُ بِهَا إِلَىٰ إِستِفَادَةِ الأَحكَامِ الشَّرعِيَّةِ العَمَلِيَّةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفصِيلِيَّةِ أَوْ هِيَ: مَجمُوعَةُ القَوَاعِدِ وَالبُحُوثِ الَّتِي يُتَوَصَّلُ بِهَا إِلَىٰ إِستِفَادَةِ الأَحكَامِ الشَّرعِيَّةِ العَمَلِيَّةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفصِيلِيَّةِ (۸۸)

(یہ ایسے قواعد و مباحث کا علم ہے جن کے ذریعے احکام شرعیہ عملیہ کے استفادہ تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیلی دلائل سے رسائی حاصل کی جاتی ہے۔ یا ایسے قواعد اور بحوث کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے احکام شرعیہ علمیہ تک عقلی دلائل سے رسائی ممکن ہے) مفسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس علم کے متعلق غور و فکر کرے تاکہ صحیح نتائج تک پہنچ سکے۔ اس کے متعلق سب سے پہلی کتاب لکھنے والے امام شافعیؒ ہیں (۸۹) امام فخرالدین رازیؒ اور بدرالدین زرکشیؒ نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا اور احمد شاکرؒ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں (۹۰)

مختلف فرقوں میں علم اصول فقہ پر کتب لکھی گئی ہیں۔ ان میں مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور حنفیہ کی مشہور کتب موجود ہیں۔ لیکن تمام کو محیط امام محمد بن علی شوکانی کی کتاب ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول ہے جس کی تلخیص نواب صدیق بن حسن القنوجی نے حصول المامول من علم الاصول کے نام سے لکھی (۹۱)

* * * * *

* * *

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

مفسر قرآن کے آداب و شرائط

مفسر قرآن کے لئے مندرجہ ذیل آداب و شرائط کا حامل ہونا ضروری ہے۔

۱۔ صحت الاعتقاد

انسان پر عقیدے کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان صحیح اور غلط اعمال کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایک بدعقیدہ آدمی آیات قرآنی کی تحریف اور تنقیص سے باز نہیں آتا۔ اس لئے محدثین عام طور پر ایسے بدعتی کی روایت نہ لینے پر متفق ہیں جو بدعت کا داعی ہو۔ چنانچہ مشہور امام جرح و تعدیل ابو حاتم محمد بن حبان بستی فرماتے ہیں ---

الداعِيَةَ إلى البِدع لا يَجوزَ الاحتجاجَ بِهِ عِندَ أئِمّتِنا قَاطِبَةً لا أعلَمَ بَيْنَهُمَ فِيهِ خِلافاً (۱)

(ہمارے تمام آئمہ کے نزدیک بدعت کی طرف دعوت دینے والے سے احتجاج کرنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

۲۔ حسن نیت

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ارشاد نبوی ہے ---- إنّمَا الأعْمَالُ بِالنِّيّاتِ (۲) (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) انسان تمام آلائشوں سے ذہن کو پاک کرکے کلام اللہ کو پڑھے اور پھر اس لحاظ سے اس کی تفسیر کرے۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے بجا فرمایا ہے ---

" قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا صحیفہ بنا کر اتارا ہے۔ اور ہر آدمی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر طلب ہدایت کا داعیہ ودیعت فرمایا ہے۔ اگر اس داعیہ کے تحت آدمی قرآن مجید کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو بقدر کوشش اور بقدر توفیق الہیٰ اس سے فیض پاتا ہے۔ اور اگر اس داعیہ کے سوا کسی اور داعیہ کی تحریک سے کسی حقیر مقصد کے لئے وہ قرآن کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی (٣) (ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی) کے اصول کے مطابق وہ وہی چیز پاتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی اس خصوصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تعریف فرمائی ہے --- یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا (٤) (اللہ اس کے ذریعے سے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے) اور اس کے بعد اس ہدایت اور ضلالت کا ضابطہ بھی بیان فرمایا کہ --- وَ مَا یُضِلُّ بِہٖ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ (٥) (اس کے ذریعے سے نہیں گمراہ کرتا مگر انھی لوگوں کو جو کہ نافرمان ہوتے ہیں) یعنی جو لوگ فطرت کی راہ سے ہٹ کر چلتے ہیں اور ہدایت سے بھی ضلالت ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو وہی چیز دیتا ہے جس کے وہ بھوکے ہوتے ہیں۔ (٦)

حضرت امام سفیان ثوری نیت کی پاکیزگی کو اہمیت دیتے ہوئے فرماتے ہیں ---

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا یَطْلُبُ بِنِیَّتِہٖ یَعْنِی الْحَدِیْثَ لَا تَبِعْتُہٗ حَتّٰی اٰخُذَہٗ فِیْ بَیْتِہٖ (٧)

(اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص حدیث رسول اللہ کو نیت کے ساتھ طلب کرتا ہے تو میں اس کے گھر اس کے پیچھے جا کے اسے حدیث سناؤں)

٣۔ نفسانی خواہشات سے پرہیز

خواہشات انسان کو صحیح راستے سے بھٹکا دیتی ہیں۔ ان کی وجہ سے انسان اپنے غلط نظریات کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو اپنے نرم کلام اور ادبی زبان سے مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بقول مناع القطان روافض معتزلہ اور قدریہ کے غالی لوگوں کا یہی وطیرہ ہے (٨) قرآن مجید میں ہے --- اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ (٩) (کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا)

۴۔ حسن خلق

مفسر قرآن ایک مبلغ کا مانند ہے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں حسن اخلاق ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ---- بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حَسَنَ الْاَخْلَاقِ (۱۰) (میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں) لہٰذا مفسر قرآن میں ان تمام اخلاق کا پایا جانا ضروری ہے جو ایک مسلمان کے شایان شان ہیں ۔ وہ امانت، دیانت اور صداقت کے اعلیٰ درجے کا حامل ہو۔ کم گو ہو۔ اس میں شرم و حیا ہو۔ وہ غیبت کرنے والا نہ ہو۔ ہمیشہ وعدے کو پورا کرے ۔ ان تمام چیزوں کا ذکر قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملتا ہے ۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفتیں بدرجہ اولیٰ موجود تھیں۔ خاموشی کے متعلق ارشاد نبوی ہے ---- مَنْ صَمَتَ نَجَا (۱۱) (جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا) اسی طرح ایک اور ارشاد گرامی ہے ---- مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ (۱۲) (آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فضول باتوں کو چھوڑ دے)

سچائی مومن کی بہترین صفت ہے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سفیان الثقفی نے پوچھا کہ آپ میرے متعلق کس چیز سے زیادہ خائف ہیں ؟ ---- فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ (۱۳) (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا) اور فرمایا یہ ---- زبان سے خطرے کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ----

اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا عَنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ (۱۴)

(جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں) ارشاد ربانی ہے ----

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيلًا (۱۵)

(زنا کے قریب نہ جاؤ۔ بلاشبہ یہ بے حیائی کا کام ہے اور برا راستہ ہے) ویسے بھی بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیائی بری چیز ہے اور حیا و شرم انسانی عظمت کی علامتیں ہیں۔ حضرت انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا شَانَهٗ وَ مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا زَانَهٗ (۱۶)

(بے حیائی جس چیز میں ہو اس کو معیوب کر دیتی ہے۔ اور حیا جس چیز میں ہو اس کو زینت بخش دیتی ہے) ایک اور ارشاد نبوی ہے ۔۔۔ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ (۱۷) (ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے) وعدے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔۔۔

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (۱۸)

(عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد کے متعلق سوال ہوگا)

۵۔ عملی نمونہ

قرآن مجید کا ہر لفظ قابل عمل ہے۔ مفسر قرآن کے لئے احکام قرآنی کے مطابق زندگی بسر کرنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی مثال یہود و نصاریٰ کے علماء کی مانند ہوگی۔ حضرت زیاد بن لبید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی چیز کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا ۔۔۔ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ (یہ علم کے جانے کے وقت ہوگا) میں نے عرض کیا اللہ کے رسول علم کیسے چلا جائے گا۔ جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور یہ سلسلہ قیامت تک رائج رہے گا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ الرَّجُلِ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَ الْاِنْجِيْلَ لَا يَعْلَمُوْنَ بِشَيْئٍ مِمَّا فِيْهِمَا (۱۹)

(زیاد آپ کی ماں آپ کو گم پائے۔ میں آپ کو مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ عقلمند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی سمجھتا تھا۔ کیا یہود و نصاریٰ تورات و انجیل کی تلاوت نہیں کرتے ہیں۔ پھر بھی ان میں سے کسی چیز کو نہیں جانتے) مولانا امین احسن اصلاحی کا قول اس سلسلے میں مشعل راہ ہے ---

" کامیابی اور فلاح کی راہ صرف یہ ہے کہ آدمی قرآن کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی ہمت کرے۔ اور اس کے لئے ہر قربانی پر آمادہ ہو جائے۔ کچھ عرصے تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ارادے کی آزمائش ہوتی ہے۔ اگر آدمی اس آزمائش میں اپنے آپ کو مضبوط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کے لئے کامرانی کی راہیں کھلنا شروع ہو جاتی ہیں (۲۰) ویسے بھی بے عمل عالم کی مذمت میں کئی آیات قرآنی اور احادیث نبوی موجود ہیں۔ ارشاد نبوی ہے --- بے عمل عالم جہنم میں اپنی انتڑیوں کے گرد کولھو کے بیل کی مانند چکر لگائے گا (۲۱)

۶ ۔ عزت نفس

مفسر قرآن کا یہ مقام ہے کہ وہ کسی سے مرعوب نہ ہو۔ علم حاصل کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو اس کے سامنے آکر ادب سے بیٹھے۔ اس کو خود اپنی عزت اور وقار کا ہمیشہ پاس رہے۔ بڑے بڑے آئمہ اس بات کا خیال رکھتے تھے۔ امام ذہبی امام مالک کے متعلق فرماتے ہیں --- كَانَ مَجْلِسُهُ مَجْلِسَ وَقَارٍ وَ حِلْمٍ وَ عِلْمٍ (۲۲) (ان کی مجلس وقار، حلم اور علم سے مزین ہوتی تھی)۔ امام حسن بصری نے بعض علماء کو حکمرانوں کے دروازوں پر دیکھ کر فرمایا ---

جِئْتُمْ بِالْعِلْمِ عَلٰى رِقَابِكُمْ اِلٰى اَبْوَابِهِمْ فَزَهِدُوْا فِيْكُمْ اَمَا اَنْكُمْ لَوْ جَلَسْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا هُمُ الَّذِيْنَ يُرْسِلُوْنَ اِلَيْكُمْ لَكَانَ اَعْظَمَ لَكُمْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ تَفَرَّقْتُمْ فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَ اَعْضَائِكُمْ (۲۳)

(آپ علم کو اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے ان کے دروازوں تک آتے ہیں تو انھوں نے آپ سے بے رغبتی کی۔ اگر آپ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے اور وہ آپ کی طرف پیغام بھیجتے تو آپ ان کی نظروں میں عظیم ہوتے۔ آپ نے گروہ بندیاں کیں۔ اللہ نے آپ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کی شان یہ ہے کہ وہ امراء کے سامنے نہیں جھکتے ۔ حجاج بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے پاس خراسان کے حاکم کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ اسے حدیث سنائی جائے ۔ تو آپ نے انکار فرمایا اور حدیث بیان نہ کی ۔ جب وہ باہر جانے لگا تو عبداللہ بن مبارک اسے الوداع کہنے کے لئے گھر کے دروازے تک نکلے ۔ وہ کہنے لگا اے ابو عبدالرحمن میں نے آپ سے حدیث بیان کرنے کا عرض کیا تو آپ نے نہ سنائی ۔ لیکن آپ میرے ساتھ گھر کے دروازے تک تشریف لائے ۔ آپ نے فرمایا --- اَمَّا نَفْسِيَ فَاَهَنْتُهَا لَکَ وَ اَمَّا حَدِیْثُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاِنِّیْ اُجِلُّهٗ عَنْکَ (۲۴) (میں نے اپنے نفس کو آپ کے سامنے عاجز کر دیا ۔ لیکن میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے عظیم سمجھتا ہوں) ان کا مطلب یہ تھا کہ صاحب اقتدار لوگوں کے سامنے حدیث رسول اللہ کو بیان کرنا مناسب نہیں ۔ عبدالرحمن بن حرملہ الاسلمی فرماتے ہیں

مَا کَانَ اِنْسَانٌ یَجْتَرِیْ عَلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْاَلُ عَنْ شَیْئٍ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ کَمَا یَسْتَاْذِنُ الْاَمِیْرَ (۲۵)

(کوئی انسان سعید بن مسیب کے پاس آنے کی جرات نہ کرتا ۔ یہاں تک کہ ان سے اسی طرح اجازت لی جاتی جس طرح حکمرانوں کے پاس جانے کی اجازت لی جاتی ہے) ۔ حضرت امام مالک بن انس کی تعریف کرتے ہوئے ابن خیاط فرماتے ہیں ---

یَدَعُ الْجَوَابَ فَلَا یُرَاجَعُ هَیْبَةً
وَالسَّائِلُوْنَ نَوَاکِسُ الْاَذْقَانِ
نُوْرُ الْوَقَارِ عِزُّ سُلْطَانِ التُّقٰی
فَهُوَ الْمَهِیْبُ وَ لَیْسَ ذَا سُلْطَانٍ
(۲۶)

(جواب چھوڑ دیتے ہیں ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے مراجعت نہیں کی جاتی ۔ سوال کرنے والے سر خم کرکے کھڑے ہوتے ہیں ۔ وقار کی روشنی اور تقوی کے غلبے کی عزت ہے ۔ وہ صاحب ہیبت ہیں اگرچہ حکمران نہیں ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ ۔ اظہار حق

حق کا اظہار کرنے والے علماء کے متعلق ارشاد نبوی ہے ۔۔۔ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (۲۷) (ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے) نیکی کی تبلیغ کرنا اور برائی سے روکنا امت مسلمہ کے فرائض منصبی میں داخل ہے ۔ مفسر قرآن کو اس کا بہترین داعی ہونا چاہئے ۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (۲۸)

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ آپ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے ۔ ورنہ اللہ تم پر عذاب بھیجے گا ۔ پھر تم دعا کرو گے اور وہ قبول نہ ہوگی) حق کا اظہار اور برائی سے روکنا مومن کی اعلیٰ صفات میں سے ہے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (۲۹)

(آپ میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اس کو چاہئے کہ ہاتھ سے روک دے ۔ اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے ۔ اگر زبان سے بھی نہ روک سکتا ہو تو دل سے برا سمجھے ۔ اور یہ کمزور ترین ایمان ہے)

۸ ۔ احترام علماء

دل کی گہرائیوں سے علماء کی قدرو منزلت کرنا مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے وہ کبھی اس سے غافل نہ ہو ۔ ترجمان القرآن ابن عم الرسول جناب عبداللہ ابن عباس علماء کا بہت احترام کرتے تھے ۔ حالانکہ پیغمبر علیہ الصلوہ والسلام نے ان کے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کی تھی جس سے ان کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے ـــ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ (۳۰) (اے اللہ اسے کتاب اللہ کا علم عنایت فرما) ایک دفعہ حضرت ابن عباس نے حضرت زید بن ثابت کی سواری کی رکاب بطور ادب تھام لی تو حضرت زید نے فرمایا اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے ایسا نہ کریں۔ تو آپ نے فرمایا ـــ اِنَّا ھٰکَذَا نَفْعَلُ بِکُبَرَائِنَا وَ عُلَمَائِنَا (۳۱) (ہم اپنے بزرگوں اور علماء سے ایسا ہی کرتے ہیں) علماء کے احترام کے متعلق ایک حدیث ہے ـــ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَ تَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّکِیْنَۃَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْہُ (۳۲)

(حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم سیکھو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور جن سے آپ علم حاصل کرتے ہیں ان سے تواضع سے پیش آؤ) اس کے علاوہ اگر اس سے بڑے مفسر اور علماء موجود ہوں تو وہ طالبان علم کو ان کی طرف رہنمائی کرنے سے گریز نہ کرے جیسا کہ علماء اور محدثین کا شیوہ ہے۔

۹۔ تفکر و تدبر

قرآن مجید اپنی آیات پر غور و فکر کرنے کی بار بار دعوت دیتا ہے۔ اس لئے مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیات قرآنی میں غور و خوض کرے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کے یہ لفظ ہیں ـــ

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (۳۳)

(کیا یہ لوگ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں) قرآن حکیم کے علمی جواہر ریزوں سے مستفید ہونے اور دوسروں کو مستفید کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی آیات پر بہت زیادہ غور کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ انداز بیان

قرآن مجید کا انداز بیان بہت دلنشین ہے ۔ سیرت اور حدیث کی کتابوں میں کئی لوگوں کے واقعات موجود ہیں جو قرآن مجید سے متاثر ہو کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دلچسپی قائم رکھنے کے لئے مثالیں بیان فرمائیں ۔ صرف ایک مقام کو یہاں پر نمونے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے ۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (۳۴)

(آپ نے خیال نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (اچھی بات) کی مثال کس طرح بیان کی ایک پاکیزہ درخت کی سی جس کی جڑ مضبوط ہے ، اور شاخیں آسمان میں (اوپر کی طرف) اپنے مالک کے حکم سے ہر موسم پر پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس لئے مثالیں بیان کرتا ہے ، کہ وہ سوچیں اور سمجھیں اور کلمہ خبیثہ کی مثال (شرک ، کفر اور گندی بات) اس پلید درخت کی سی ہے ۔ جس کو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ لیا جاتا ہے ، اس کے لئے قرار نہیں)

المختصر یہ کہ قرآن مجید کے مفسر کے لئے ان تمام صفات و شرائط کا حامل ہونا ضروری ہے ۔ ایک عالم اور محدث کے لئے ضروری ہیں ۔

****

****

***

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

تفسیر قرآن کی اقسام

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ۔ اس کا ایک ایک لفظ اس بات کا ثبوت ہے۔ یہ ہمہ پہلو کتاب ہے۔ اس لئے اس کی تفسیر کے لئے اپنی فہم و فراست کے مطابق اصحاب علم و فضل نے مختلف انداز اختیار کیا۔ بعض نے نہایت مختصر اور بعض نے نہایت مفصل کتب لکھیں۔ بعض نے صرف وجوہ قرأت پر اور بعض نے الفاظ کے معانی پر زور قلم صرف کیا۔ بعض نے صرف کے نقطۂ نظر سے تبصرہ فرمایا۔ بعض نے نحو کے لحاظ سے اس کی نقاب کشائی کی۔ چند ایک نے صرف آیات قرآنی، احادیث نبوی، اقوال صحابہ اور فرمودات تابعین کی روشنی میں اس دینی خدمت کو انجام دیا۔ کچھ نے ان کے ساتھ اسرائیلی روایات کو بھی مد نظر رکھا۔ بعد ازاں اور لوگوں نے ان روایات کی تنقیح کی۔ بعض نے ناسخ و منسوخ پر بحث کی، بعض نے احکام شرعیہ کی آیات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ بعض مفسرین نے فلسفہ اور علم کلام کے دلائل کو بحث کا موضوع بنایا۔ کچھ اور نے مجازات قرآنی کو سامنے رکھا۔ کسی نے غریب القرآن کو زیر بحث لانے کی جدو جہد کی۔ کچھ لوگوں نے آیات کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ غرض اپنے اپنے ذوق کے مطابق مفسرین نے اس صحیفہ ہدایت کی خدمت کی۔ ان تمام کتب تفسیر پر غور کر کے عام طور پر آئمہ صرف نے کتب تفسیر کی دو قسمیں قرار دیں۔۔۔

۱۔ تفسیر بالماثور
۲۔ تفسیر بالرائے

تفسیر بالماثور

اس سے مراد ایسی تفسیر ہے جس میں آثار و منقول روایات پر کفایت کی جائے۔ یعنی قرآن و سنت، اقوال صحابہ، فرمودات تابعین اور سیر و تاریخ کی مستند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات کو ہی مد نظر رکھا جائے ۔ اسی کا نام تفسیر منقول بھی ہے (۱) اس مکتبہ فکر کے حامل حضرات کا یہ خیال ہے کہ قرآن خود کئی مقامات پر اپنی تشریح کرتا ہے ۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرح طلب باتوں کی وضاحت فرمادی ۔ اس پر مزید صحابہ و تابعین نے بیان فرمایا ۔ ان کے بعد مزید بحثوں میں پڑنے سے ایمان کے نقصان کا اندیشہ ہے ۔ اس مدرسہ فکر کے حامل حضرات کو اصحاب الحدیث بھی کہتے ہیں ۔ تفسیر القرآن بالقرآن کی بے شمار مثالیں ہیں ۔ ارشاد ربانی ہے ـــــ

فَتَلَقّٰى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۲)

(پس آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے ۔ تو وہ ان پر پھر آیا ۔ بلاشبہ وہ پھر آنے والا مہربان ہے) ان کلمات کی وضاحت دوسرے مقام پر اس طرح سے ہے

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۳)

(ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر آپ ہمیں نہ بخشیں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے) ۔ اسی طرح سے ارشاد ہے ـــــ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ (۴)

(تحقیق ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں نازل کیا ۔ بلاشبہ ہم ہی ڈرانے والے ہیں) ۔ اس لیلہ مبارکہ کی توضیح قرآن مجید نے اس طرح سے فرمائی ہے ۔ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۵) (تحقیق ہم نے قرآن کو قدر کی رات میں نازل کیا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کائنات ارضی پر قرآن مجید کے پہلے مفسر ہیں ۔ آپ کی زندگی قرآن کی عملی تفسیر تھی ۔ حضرت عائشہؓ سے آپ کے اخلاق مبارکہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا : كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (۶) (آپ کا اخلاق قرآن تھا) آنحضرت نے کئی آیات قرآنی کی تفسیر بیان فرمائی ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (۷) (غیب کی پانچ چابیاں ہیں ۔ پھر آپ نے آیت اِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الساعہ کی تلاوت فرمائی) ابن عمرؓ کی دوسری روایت میں آنحضرت کے یہ الفاظ ہیں ـــ

مَفَاتِيحُ الغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاتِيُ الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ (۸)

(غیب کی پانچ چابیاں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا۔ رحم جو کمی کرتے ہیں اللہ کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کسی کو موت کہاں آئے گی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی) ابن عمرؓ ہی کی ایک اور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی پانچ چابیوں کا ذکر فرما کر سورہ لقمان کی وہی آیت مکمل تلاوت فرمائی جس میں ان پانچ چیزوں کا ذکر ہے (۹)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (۱۰) (جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم نہیں ملایا اتری تو صحابہ کرامؓ کو یہ بات بہت گراں گزری اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے جس نے ایمان سے ظلم کو نہ ملایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا وہ یہ نہیں ہے (بلکہ ظلم سے مراد شرک ہے) کیا آپ حضرت لقمان کا قول جو انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا نہیں سنتے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (۱۱) (بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے) تفسیر القرآن بالسنہ کے متعلق ارشاد ربانی ہے ـــ
وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ (۱۲) (ہم نے قرآن کو آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو واضح کر کے بتا دیں جو ان پر اتارا گیا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرامؓ سب سے افضل لوگ تھے۔ ان کی بیان کی ہوئی تفسیر کے ثقہ اور صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ ان کی موجودگی میں قرآن نازل ہوا۔ چنانچہ امام حاکم فرماتے ہیں: اِنَّ تَفْسِیْرَ الصَّحَابِیِّ الَّذِیْ شَهِدَ الْوَحْیَ وَالتَّنْزِیْلَ لَهٗ حُکْمُ الْمَرْفُوْعِ (۱۳) (صحابی کی تفسیر کے لئے جو وحی اور تنزیل کے وقت موجود تھا مرفوع روایت کا حکم ہے) صحابہ کرامؓ کی بیان کردہ تفاسیر کی مثالیں کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث اور تفاسیر میں موجود ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا --- مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۴) (وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس کے پاس نگران مستعد ہوتا ہے) تو انھوں نے فرمایا: يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لَا يُكْتَبُ: يَا غُلَامُ اسْرِجِ الْفَرَسَ وَيَا غُلَامُ اسْقِنِي الْمَاءَ (۱۵) (خیر اور شر لکھا جاتا ہے۔ یہ نہیں لکھا جاتا اے غلام گھوڑے پر زین ڈال۔ اے غلام مجھے پانی پلا)

حضرت ابن مسعود سے آیت وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ (۱۶) (آپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے) کی تفسیر اس طرح سے مروی ہے --- لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَلَا يَكْتُبُ (۱۷) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے) ان کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے کئی آیات کی تفسیر مروی ہے۔ تابعین کے اقوال بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان لوگوں نے صحابہ کرامؓ سے فیض پایا۔ کتب تفسیر بالماثور یا تفسیر بالمنقول سے یہی مراد نہیں کہ ان میں مندرجہ بالا امور کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔ بلکہ اس بات کا مقصد یہ ہے کہ ان چیزوں کو ہر لحاظ سے فوقیت ہوتی ہے۔ اگرچہ اور چیزیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔

تفسیر بالماثور کی مشہور کتب

مناع القطان نے درج ذیل کتب کو اس زمرہ میں شمار کیا ہے (۱۸) ---

۱۔ التفسیر المنسوب الی ابن عباس (ف ۶۸ ھ)
۲۔ تفسیر ابن عیینہ (ابو سفیان بن عیینہ بن میمون (ف ۱۹۸ ھ)(۱۹)
۳۔ تفسیر ابن ابی حاتم (عبدالرحمن بن محمد (ف ۲۹۱ ھ) (۲۰)
۴۔ تفسیر ابی الشیخ ابن حیان (ابوالشیخ عبداللہ (ف ۳۶۹ ھ) (۲۱)
۵۔ تفسیر ابن عطیہ (عبدالحق بن غالب المغربی (ف ۵۴۶ ھ) (۲۲)
۶۔ تفسیر بحر العلوم، ابواللیث السمرقندی (نصر ف ۳۷۳ ھ) (۲۳)
۷۔ الکشف والبیان عن تفسیر القرآن (احمد بن ابراھیم ف ۴۲۷ ھ)(۲۴)
۸۔ جامع البیان (الطبری ابو جعفر محمد بن جریر (ف ۳۱۰ ھ) (۲۵)
۹۔ تفسیر ابن ابی شیبہ (ابو بکر عبداللہ ف۔ ۲۳۵ھ (۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ معالم التنزیل (البغوی، حسین ف ۵۱۶ھ) (۲۷)
۱۱۔ تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر ف ۷۷۴ھ) (۲۸)
۱۲۔ الجواہر الحسان (ابو عبدالرحمن الثعالبی ف ۸۷۵ھ) (۲۹)
۱۳۔ الدر المنثور فی التفسیر الماثور (السیوطی ف ۹۱۱ھ) (۳۰)
۱۴۔ فتح القدیر (شوکانی، محمد بن علی ف ۱۲۵۰ھ) (۳۱)

ان میں بعض کتب اور ان کے مؤلفین کا تعارف درج ذیل ہے ---

۱۔ تفسیر ابن عباسؓ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے ۔ خود فرماتے ہیں --- وُلِدتُ وَبَنُو ھَاشِمٍ فِی الشِّعْبِ (۳۲) (میں اس وقت پیدا ہوا جب بنو ھاشم شعب میں تھے) گویا آپؓ ہجرت نبوی سے تین سال قبل پیدا ہوئے ۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹی دی ۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں "فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَنَّکَہُ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِرِیْقِہٖ غَیْرَہُ" (۳۳) (ہم ان کے علاوہ کسی اور کے متعلق نہیں جانتے کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹی دی ہو) ان کی خالہ حضرت میمونہؓ بنت الحارث آنحضرت کے حبالہ عقد میں تھی ۔ بعض اوقات ان کے گھر جاتے اور رات گزارتے ۔ چونکہ ذہین و فطین تھے اور علم و عمل کا شوق رکھتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز کو دیکھ کر دیگر لوگوں کو روایت فرماتے (۳۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے خصوصی دعا فرمائی ۔ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْہُ التَّاوِیْلَ (۳۵) (اے اللہ اسے دین میں سمجھ عنایت فرما اور تاویل سکھا) ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ (۳۶)

حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تربیت میں بڑھے اور انہوں نے اکابر صحابہؓ سے فیض پایا اس سے گولڈ زیہر کی اس غلط بیانی کی تردید ہوتی ہے جس میں وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے متعلق لکھتے ہیں " وَکَثِیْرًا مَا نَجِدُ مِنْ مَصَادِرِ الْعِلْمِ الْمُفَضَّلَۃِ لَدٰی ابْنِ عَبَّاسٍ الْیَھُوْدِیَیْنِ الَّذَیْنِ اعْتَنَقَا الْاِسْلَامَ کعب الاحبار و عبداللہ بن سلام " (۳۷) (ہم دیکھتے ہیں کہ ابن عباس کے علم کے بڑے مصدر دو یہودی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جنھوں نے اسلام قبول کیا کعب احبار اور عبداللہ بن سلام) اہل علم کے نزدیک یہ روایت موضوع ہے جس کو محض اعتراض کرنے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ احمد امین مصری نے بھی مستشرقین کے طریقہ کو اپناتے ہوئے یہی انداز اختیار کیا ہے (۳۸) محمد حسین ذھبی نے ان کی کافی تردید کی ہے (۳۹) مسلمانوں کے ہاں صحیح بخاری کا درجہ قرآن مجید کے بعد ہے اس میں عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت ہے

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْأَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْئٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا فَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ، اَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ ۔ (۴۰)

(مسلمانو آپ اہل کتاب سے کیوں پوچھتے ہیں۔ جبکہ آپ کی کتاب جو آپ کے نبی پر اتاری گئی سب سے بعد اللہ کے ہاں سے اتری ہے تم اسے پڑھتے ہو وہ خالص ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں کو بدلا اور تحریف کی۔ اپنی مرضی سے لکھ کر کہنے لگے یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس سے تھوڑی سی قیمت حاصل کر سکیں۔ وہ علم جو آپ کے پاس آیا ہے کیا آپ کو اس بات سے نہیں روکتا کہ آپ ان سے سوال کریں ؟ خدا کی قسم میں نے ان میں سے کسی ایک آدمی کو بھی نہیں دیکھتا کہ وہ آپ سے اس چیز کے متعلق پوچھتا ہو جو آپ پر اترا ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ نے اگر کبھی حضرت کعبؒ احبار یا حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے کچھ پوچھا تو محض معلومات کے لئے یا تصدیق کے لئے یا تردید کے لئے تھا۔ نہ کہ مصدر سمجھ کر۔ اھل علم کی دیانت کا تقاضا ہے کہ وہ دونوں پہلو بیان کرتے ہیں۔ احمد امین اور مستشرقین سے بھی یہ توقع تھی کہ وہ علمی دیانت کے تحت صحیح بخاری کی اس روایت کو بیان کریں گے لیکن ایسا نہیں کیا کیونکہ ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد علمی حقائق کو بیان کرنا نہیں بلکہ اسلام کو ہدف تنقید بنانا مقصود تھا۔
حضرت ابن عباس لغت عرب کے ماہر تھے (۴۱) ان کی وفات ۶۸ھ میں ہوئی محمد بن حنفیہؒ (علیؓ کے بیٹے) نے جنازہ پڑھایا (۴۲) ان کی تفسیر بنام: تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس شائع ہوئی ہے جسے ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروزآبادی نے جمع کیا ہے۔ دوسری کتاب بنام: تفسیر ابن عباس جامعہ ام القری سے شائع ہوئی ہے۔ جسے ڈاکٹر عبدالعزیز نے احادیث کی کتب سے جمع کیا ہے اور ان کی سند پر بحث کی ہے۔
حضرت ابن عباس کی تفسیر کے ماخذ درج ذیل ہیں۔
۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم
۳۔ لغت عرب اور شعر جاہلی سے بہت استشہاد کرتے تھے۔ ایک خاص واقعہ قابل ذکر ہے۔ آپ صحن کعبہ میں قرآن کی تفسیر بیان کر رہے تھے۔ نافع بن الازرق اور نجدۃ بن عویمر خارجیوں نے بعض آیات کے متعلق شعر عرب سے استشہاد کے متعلق کہا تو آپ نے بیان کر دیا (۴۳)
۴۔ فہم ثاقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا اور خاندانی فصاحت و بلاغت سے آپ خود تفسیر بیان کرتے تھے (۴۴) مناع القطان نے حضرت ابن عباس کی تفسیر کے لئے آٹھ اسانید کو بیان کیا ہے (۴۵)

۲۔ جامع البیان عن تاویل آی القرآن المعروف تفسیر الطبری

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری ۲۲۴ھ میں طبرستان میں پیدا ہوئے (۴۶) ان کے متعلق خطیب بغدادی فرماتے ہیں ۔۔۔

كَانَ ابنُ جَرِيرٍ أَحَدُ الأَئمةِ يُحْكَمُ بِقَوْلِهِ وَيُرْجِعُ إِلىٰ مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ۔ جَمَعَ مِنَ الْعُلُوْمِ مَالَمْ يُشَارِكْهُ فِيْهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهِ فَكَانَ حَافِظاً لِكِتَابِ اللهِ (۴۷)

(ابن جریر ان اماموں میں سے ایک تھے جن کی بات کو وقعت دی جاتی تھی۔ ان کے علم و معرفت کی طرف لوگوں کی نگاہیں اٹھتی تھیں۔ علوم میں کوئی ہم عصر ان کا ثانی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ آپ قرآن مجید کے حافظ تھے) ان کی وفات ۳۱۰ھ میں ہوئی (۴۸) ان کی تفسیر کے متعلق ابو حامد الاسفرائینی فرماتے ہیں : لَوْ سَافَرَ رجلٌ اِلیٰ الصِّیْنِ فِی تَحْصِیْلِ تَفْسِیْرِ ابْنِ جَرِیْرٍ لَمْ یَکُنْ کَثِیْراً (۴۹) (اگر کوئی تفسیر ابن جریر کے حصول کے لئے چین کا سفر کرے تو یہ زیادہ نہیں ہوگا) امام نووی فرماتے ہیں : کتابُ ابنِ جُرَیْرٍفِی التَّفْسِیْرِ لَمْ یُصَنِّفْ احدٌ مِثْلَهُ (۵۰) (تفسیر ابن جریر جیسی کسی نے تفسیر نہیں لکھی)

ان کی تفسیر کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

۱۔ تفسیر بالماثور میں احادیث نبوی، اقوال صحابہ اور تابعین پر اعتماد کرتے ہیں۔

۲۔ روایات کو اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور ترجیح بھی بیان کرتے ہیں۔

۳۔ ناسخ و منسوخ کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔

۴۔ وجوہ اعراب بیان کرتے ہیں اور آیات سے استنباط احکام کرتے ہیں۔

۵۔ بعض اوقات اسرائیلی روایات بیان کرکے عام طور پر ان پر تنقید کرتے ہیں (۵۱)

۳۔ تفسیر بحرالعلوم

ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی الفقیہ مشہور مفسر ہیں۔ ان کا لقب امام الہدیٰ ہے۔ آپ کے استاد ابو جعفر الہندوانی ہیں۔ ان کی مشہور تصانیف یہ ہیں ---
۱۔ تفسیر القرآن المسمیٰ بحرالعلوم ۔ ۲۔ کتاب النوازل فی الفقہ ۔ ۳۔ خزانۃ الفقہ ۔ ۴۔ تنبیہ الغافلین ۔ ۵۔ البستان ان کی وفات ۳۷۳ھ یا ۳۷۵ھ میں ہوئی (۵۲)۔

تفسیر بحرالعلوم کے متعلق حاجی خلیفہ فرماتے ہیں --- ابواللیث نصر بن محمد الفقیہ السمرقندی کی تفسیر نہایت عمدہ ہے۔ جس کی احادیث کی تخریج شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا (ف ۸۹۹ھ) نے کی ہے (۵۳)

یہ کتاب ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔ اس کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی طالب علم اس کی تحقیق کرکے اسے اہل علم کے سامنے پیش کرے۔ یہ القاہرہ میں موجود ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین الذہبی نے اس تفسیر سے استفادہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں " یہ تین بڑی جلدوں میں مخطوط کی صورت میں دارالکتب العربیہ میں موجود ہے۔ اس کے مکتبہ الازھر میں دو نسخے موجود ہیں۔ میں نے اس تفسیر کو پڑھا ہے۔ اس نے مجرد رائے سے تفسیر بیان کرنے کی حرمت کے متعلق لکھا ہے۔ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ اس کا مؤلف تفسیر سلف سے بیان کرتا ہے ۔ جس میں صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا حوالہ دیتا ہے ۔ اسناد کی طرف اس کی توجہ بہت کم ہے ۔ اور عام طور پر روایات پر جرح وتعدیل بھی نہیں کرتے ۔ لیکن یہ کتاب تفسیر بالروایہ اور درایہ کا بہترین نمونہ ہے ۔ لیکن عقلی جانب پر نقلی جانب غالب ہے ۔ اس لئے اس کو تفسیر بالماثور میں شمار کیا گیا ہے ۔ (۵۴) ۔ اس کتاب کے قلمی نسخوں کی موجودگی اور اس کے مؤلف کے اسناد ذکر نہ کرنے کو استاد عبدالعظیم الزرقانی نے بھی اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے (۵۵)

۴ ۔ الکشاف والبیان عن تفسیر القرآن

مؤلف کتاب ابواسحاق احمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری تھے ۔ آپ عظیم قاری، مفسر قرآن اور واعظ تھے ۔ او بہت دیندار آدمی تھے (۵۶) ان کے متعلق ابن خلکان فرماتے ہیں ۔۔۔ آپ یگانہ روزگار تھے ۔ آپ نے اتنی بڑی تفسیر لکھی جو دیگر تفاسیر پر فوقیت رکھتی ہے (۵۷) یاقوت حموی فرماتے ہیں ۔۔۔ ثعلبی ایک عظیم قاری، مفسر، واعظ، ادیب، ثقہ، حافظ اور صاحب تصانیف تھے (۵۸) ۔ ابن الاثیر آپ کی نسبت کے متعلق فرماتے ہیں ۔۔۔ ان کو ثعلبی اور ثعالبی دونوں طرح سے یاد کیا جاتا ہے (۵۹) ۔ آپ نے ابو طاہر بن خزیمہ اور ابو بکر بن مھران قاری سے کسب فیض کیا ۔ آپ کے تلامذہ میں ابوالحسن الواحدی شامل ہے ۔ آپ کا انتقال ۴۲۷ھ میں ہوا (۶۰) ۔ یہ تفسیر قلمی صورت میں سورہ الفرقان تک مکتبہ الازھر میں موجود ہے ۔ باقی مفقود ہے ۔ محمد علی الصابونی نے یہی بیان کیا ہے (۶۱) ان کی تفسیر کے متعلق امام ابن اثیر فرماتے ہیں کہ وہ دیگر تفاسیر پر فوقیت رکھتی ہے (۶۲) ۔ محمد حسین الذھبی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس کے متعلق یوں رقمطراز ہیں ۔۔۔ اس کتاب کو میں نے دیکھا کہ قرآن کی تفسیر سلف سے ہے ۔ اگرچہ اسناد کا اختصار ہے ۔ مقدمہ کتاب میں انھوں نے اس کا ذکر کر دیا ہے ۔ کتاب میں مسائل نحویہ کا ذکر بھی ہے ۔ بعض اوقات الفاظ کی تشریح لغت سے کرتا ہے ۔ شعر عربی سے بھی استشھاد کرتا ہے ۔ اس میں فقہ کے احکام بھی ہیں ۔ کتاب میں کئی علمی پہلوؤں پر گفتگو ہے ۔ قریب تھا کہ یہ کتاب تفسیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالماثور کے دائرے سے نکل جاتی، کیونکہ بعض اوقات اسرائیلیات کو بغیر کسی تبصرے کے بیان کرتا ہے (۶۳) ۔ یاقوت حموی فرماتے ہیں --- آپ کی تفسیر انواع و اقسام کے معنی و اسرار کی جامع ہے۔ اس میں اعراب و قرأت کے بارے میں شاندار مباحث ہیں (۶۴)

امام ابن تیمیہ نے اس تفسیر کے متعلق فرمایا --- " اَلثَّعْلَبِیُّ هُوَ فِی نَفْسِہٖ فِیْہِ خَیْرٌ وَّ دِیْنٌ وَّ کَانَ حَاطِبُ لَیْلٍ یَنْقُلُ مَا وَجَدَ فِی کُتُبِ التَّفْسِیْرِ مِنْ صَحِیْحٍ وَ ضَعِیْفٍ وَ مَوْضُوْعٍ (۶۵) (ثعلبی خود دیندار اچھے آدمی ہیں ۔ لیکن وہ حاطب لیل تھے ۔ کتب تفسیر میں جو صحیح ضعیف اور موضوع روایات ملتی ہیں ان کو نقل کر دیتے ہیں)

۵ ۔ معالم التنزیل

حسین بن مسعود بن محمد البغوی کی کنیت ابو محمد تھی (۶۶) ۔ آپ الفراء یا ابن الفراء کے نام سے مشہور ہیں (۶۷) ۔ ابن خلکان کے مطابق آپ کا لقب ظہیر الدین ہے (۶۸) ۔ صرف یاقوت حموی آپ کی پیدائش ۴۳۳ ھ لکھتے ہیں (۶۹) اکثر مصادر میں آپ کی وفات ۵۱۶ ھ مروالروز میں ہے (۷۰) ۔ آپ مفسر ، محدث اور فقیہ مشہور تھے ۔ اور آپ کو کہا جاتا ہے --- بَحْرٌ فِی الْعِلْمِ (۷۱)(علم کے سمندر ہیں) آپ ہمیشہ باوضو ہو کر پڑھاتے (۷۲) ۔ آپ صائم النہار اور قائم اللیل تھے (۷۳) ۔ آپ کے کئی استاد ہیں ۔ سب سے مشہور ابو علی الحسین بن محمد بن احمد المروزی الشافعی (ف ۴۶۲ ھ) ہیں جو کہ شیخ خراسان کے نام سے مشہور ہیں (۷۴) دوسرے مشہور استاد جن سے شرح السنہ میں بہت سی روایات ہیں ابو عمر عبدالواحد بن احمد الھروی (ف ۴۶۳ ھ) ہیں (۷۵) ۔ محمود الفارسی نے آپ کے شاگردوں کی تعداد چار سو بتائی ہے ۔ جو بڑے علماء ثابت ہوئے (۷۶) ۔ ان میں سے زیادہ مشہور ابوالفتوح محمد بن محمد الطائی الھمدانی (ف ۵۵۵ ھ) صاحب الاربعین فی ارشاد السالکین الیٰ منازل المتقین ہیں (۷۷) البغوی کی کئی تصانیف ہیں ۔ جن میں معالم التنزیل (۷۸) (مصابیح السنہ (۷۹) شرح السنہ (۸۰) اور التھذیب فی الفقہ زیادہ مشہور ہیں (۸۱)

معالم التنزیل بڑی مشہور تفسیر ہے ۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں " اَلْبَغْوِیُّ

www.KitaboSunnat.com

تَفْسِیْرُہٗ مُخْتَصَرٌ مِنَ الثَّعْلَبِیِّ لٰکِنَّہٗ صَانَ تَفْسِیْرَہٗ عَنِ الْاَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ وَالْاٰرَاءِ الْمُبْتَدِعَۃِ (۸۲) (تفسیر بغوی تفسیر ثعلوی سے مختصر ہے۔ لیکن انھوں نے (بغوی) اس تفسیر کو موضوع احادیث اور بدعتی آراء سے مبرا رکھا ہے) تاج الدین ابو نصر عبدالوہاب بن محمد الحسینی (ف ۸۷۵ ھ) نے اس کتاب کا اختصار لکھا (۸۳) آپ نے اپنی تفسیر کے شروع میں ماخذ و مراجع کا ذکر کیا ہے (۸۴) اس کے بعد ایک فصل فضائل قرآن میں لکھی، تفسیر بالرای بیان کرنے والوں کو تہدید کی ہے (۸۵) آپ کی تفسیر میں قرآن و حدیث، صحابہ، تابعین اور مستند روایات کو بیان کیا گیا جیسا کہ الخازن نے ذکر کیا ہے (۸۶) بعض اوقات آپ نے بھی اسرائیلی روایات بیان کی ہیں (۸۷) المختصر یہ تفسیر کتب تفسیر بالماثور میں بہت اہم ہے۔

۶۔ المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز

ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ الاندلسی ۴۸۱ ھ میں پیدا اور ۵۴۶ ھ میں فوت ہوئے (۸۸) آپ بڑے ذہین، فقیہ، عالم حدیث لغوی ادیب اور شاعر تھے (۸۹) آپ نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابو علی غسانی الغمری بھی آپ کے استاد تھے۔ ان کے شاگردوں میں ابو بکر بن ابی حمزہ، ابوالقاسم بن حبیش اور ابو جعفر بن مضاء شامل ہیں (۹۰) آپ کی تفسیر کے متعلق ابو حیان فرماتے ہیں ---

" تنقیح اور تحریر کے لحاظ سے ان کی تفسیر کا پایہ بہت بلند ہے (۹۱)۔ اور ابن خلدون نے لکھا کہ " ان کی تفسیر دیار مغرب و اندلس میں نہایت مقبول و مستحسن خیال کی جاتی ہے (۹۲) ابو حیان نے اپنی تفسیر البحر المحیط میں اس تفسیر کو زمخشری کی تفسیر سے زیادہ جامع اور غیر صحیح مواد سے پاک قرار دیا ہے (۹۳) امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ ---- وَتَفْسِیْرُ ابْنِ عَطِیَّۃَ وَاَمْثَالِہٖ اَتْبَعُ لِلسُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَسْلَمُ مِنَ الْبِدْعَۃِ مِنْ تَفْسِیْرِ الزَّمَخْشَرِیِّ (۹۴) (ابن عطیہ اور ان جیسے اور لوگوں کی تفسیر میں اتباع سنت ہے۔ یہ زمخشری کی تفسیر سے زیادہ محفوظ اور بدعت سے محفوظ ہے)

محمد حسین الذہبی نے اس کا نسخہ دارالکتب المصریہ میں دیکھا اور پڑھا ہے۔ اور اس کے انداز نگارش کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ابن عطیہؒ ابن جریر الطبریؒ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نقل کرتے ہیں --- شعر عربی اور لغت عرب سے بھی عبارتوں کو مزین کرتے ہیں (۹۵)۔

۷۔ تفسیر القرآن العظیم

عمادالدین ابوالفدا اسماعیل بن عمرو بن کثیر الشافعی ۷۰۰ھ میں پیدا ہوئے (۹۶) آپ کے اساتذہ میں ابن الشحنہ، الآمدی، ابن عساکر، حافظ المزی اور امام ابن تیمیہ شامل ہیں (۹۷) آپ کی شادی بھی حافظ المزی کی بیٹی سے ہوئی (۹۸)۔ الداؤدی کے مطابق: وَ کَانَ قُدْوَۃُ الْعُلَمَاءِ وَالْحُفَّاظِ وَ عُمْدَۃُ اَھْلِ الْمَعَانِیْ وَالْاَلْفَاظِ (۹۹) حافظ ابن حجر نے اور دیگر لوگوں نے آپ کے متعلق بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ اِشْتَغَلَ بِالْحَدِیْثِ مُطَالَعَۃً مُتُوْنِہٖ وَرِجَالِہٖ وَ جَمَعَ التَّفْسِیْرَ وَ شَرَعَ فِیْ کِتَابٍ کَبِیْرٍ فِی الْاَحْکَامِ (۱۰۰) (علم حدیث کے مطالعہ میں متن اور رجال کے لحاظ سے مشہور ہوئے۔ اور تفسیر کو جمع کیا اور احکام کے بارے میں ایک بڑی کتاب لکھی) صاحب شذرات الذھب فرماتے ہیں:۔ کَانَ کَثِیْرُ الْاِسْتِحْضَارِ قَلِیْلُ النِّسْیَانِ جَیِّدُ الْفَھْمِ (۱۰۱) (صاحب حافظہ، کم نسیان والے اور جید الفھم تھے)

ان کی وفات ۷۷۴ھ میں ہوئی (۱۰۲)

تفسیر ابن کثیر قرآن مجید کی نہایت اہم تفاسیر میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کا درجہ الطبری کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ اس تفسیر کا مولف پہلے تفسیر قرآن بالقرآن کرتا ہے۔ پھر بالحدیث اور اور پھر اقوال سلف کو لاتا ہے۔ اس تفسیر کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے لیکن بقول محمد حسین الذھبی اس کا اکثر حصہ انہوں نے اپنے استاد ابن تیمیہؒ سے ہی بیان کیا ہے۔ (۱۰۳)

جرح و تعدیل کا بھی اس کتاب میں خیال رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر جب وہ سورہ البقرہ کی آیہ مبارکہ: وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی (۱۰۴) کو بیان کرتے ہیں۔ تو اس کے راوی ابو معشر نجیح بن عبدالغنی المدنی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (۱۰۵)

محمد بن جعفر الکتانی اس تفسیر کے متعلق فرماتے ہیں
فَاِنَّہٗ مَشْحُوْنٌ بِالْاَحَادِیْثِ وَالْاٰثَارِ بِاَسَانِیْدِ مُخَرِّجِیْھَا مَعَ الْکَلَامِ عَلَیْھَا صِحَّۃً وَ ضُعْفًا (۱۰۶)

(اس تفسیر میں احادیث اور آثار مع اسانید بہت ہیں اور ان پر صحت اور ضعف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے کلام بھی کیا گیا ہے) اس اہم تفسیر کو دو مشہور مستشرقین سپرنگر اور گولڈ زیھر بالکل نظر انداز کر گئے ہیں (۱۰۷) یہ کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے ۔ محمد علی الصابونی نے اس کا اختصار بھی لکھا ہے جو مطبوع ہے ۔

۸ ۔ الجواہرالحسان فی تفسیرالقرآن

الذھبی لکھتے ہیں کہ ابو زید عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی الجزائری ، مغربی مالکی المذہب تھے ۔ ابن سلامہ البکری فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ الثعالبی بہت نیک ، عالم ، زاہد ، عارف اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے ۔ وہ طلب علم میں الجزائر ، تیونس اور مصر بھی گئے ۔ ان کی عظمت کو ان کے ہم عصر بھی تسلیم کرتے تھے ۔ خود ان کا بیان ہے کہ مغرب کے کسی عالم نے ان سے کہا : اَنْتَ آیَۃٌ فِی عِلْمِ الْحَدِیْثِ (۱۰۸) (آپ علم حدیث میں ایک علامت ہیں) ۔ ان کی کتب میں اس تفسیر کے علاوہ الذھب الابریز فی غرائب القرآن العزیز ، تحفہ الاخوان فی اعراب بعض آیات القرآن اور جامع الامھات فی احکام العبادات شامل ہیں (۱۰۹)

آپ کی وفات ۸۷۶ ھ الجزائر میں ہوئی (۱۱۰) الجواہرالحسان الجزائر سے چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے ۔ اس کا ایک قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ میں ہے اور دوسرا المکتبہ الازھریہ میں ہے (۱۱۱) اس کتاب کے مؤلف نے خود لکھا ہے کہ یہ کتاب تفسیر ابن عطیہ کا اختصار ہے ۔ جس میں بعض اضافے ہیں ۔ دیگر مفسرین الطبری وغیرہ سے بھی نقل کیا ہے ۔ اسی طرح صحیح بخاری ، صحیح مسلم کے علاوہ سنن ابی داؤد ، سنن الترمذی التذکرۃ للقرطبی ، عبدالحق کی العاقبہ ، اور امام بغوی کی مصابیح السنہ سے بھی استفادہ کیا ہے (۱۱۲) مؤلف نے بعض اسرائیلی روایات بھی نقل کی ہیں ۔ لیکن ان پر تعاقب بھی کرتے ہیں ۔ مثلاً سورہ نمل کی آیت ۲۰ ، وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِيْنَ کے تحت بعض اسرائیلی روایات بھی نقل کی ہیں ۔ پھر خود فرماتے ہیں وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَا صَحَّ مِنْ ذَالِکَ (۱۱۳) (اللہ جانتا ہے اس میں کیا چیز صحیح ہے) یہ تفسیر نہایت مفید ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ ۔ الدرالمنثور فی التفسیرالماثور

جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۸۴۹ھ میں پیدا ہوئے (۱۱۴) پانچ یا سات سال کی عمر میں والد کا انتقال ہو گیا۔ قرآن مجید آٹھ سال کی عمر میں حفظ کیا (۱۱۵) آپ کے شاگرد علامہ داؤدی کے مطابق سیوطی کے اساتذہ کی تعداد ۵۱ ہے (۱۱۶) آپ کا حافظہ بہت تیز تھا۔ آپ نے ۵۰۰ سے زائد کتب تالیف کیں (۱۱۷) قرآن سے متعلق آپ کی تصنیف الاتقان فی علوم القرآن ہے (۱۱۸) آپ نے علوم دینیہ کے ہر فن پر کتاب لکھی۔ خود فرماتے ہیں ـــ

وَرُزِقْتُ التَّبَحُّرَ فِي سَبْعَةِ عُلُومٍ : التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ، وَالْفِقْهِ، وَالنَّحْوِ، وَالْمَعَانِي وَالْبَيَانِ، وَالْبَدِيعِ عَلَى طَرِيقَةِ الْعَرَبِ وَالْبُلَغَاءِ لَا عَلَى طَرِيقَةِ الْعَجَمِ وَأَهْلِ الْفَلْسَفَةِ (۱۱۹)

(مجھے سات علوم میں ادراک حاصل ہے ۔ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، بدیع عرب اور بلغاء کے طریقہ پر نہ کہ اہل عجم اور اہل فلسفہ کے فلسفہ کے طریقہ پر)

آپ کا انتقال جمعہ کی صبح ۹۱۱ھ میں ہوا (۱۲۰) الدرالمنثور کو الکتانی نے ان تفاسیر میں شامل کیا ہے ۔ جن میں احادیث ہیں۔ (۱۲۱) امام سیوطی فرماتے ہیں ـــ

وَ قَدْ جَمَعْتُ كِتَاباً مُسْنَداً فِيهِ تَفَاسِيرُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّحَابَةِ، فِيهِ عَشْرَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا بَيْنَ مَرْفُوعٍ وَ مَوقُوفٍ وَ قَدْ تَمَّ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي أَرْبَعِ مُجَلَّدَاتٍ وَ سَمَّيْتُهُ تَرْجُمَانُ الْقُرْآنِ (۱۲۲) (میں نے ایک مستند کتاب لکھی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے مستند تفسیر بیان کی ہے۔ مرفوع اور موقوف احادیث پر مشتمل ہے۔ اللہ کے فضل سے وہ کامل ہو گئی ہے۔ وہ چار جلدوں میں ہے۔ میں نے اس کا نام ترجمان القرآن رکھا ہے)

ترجمان القرآن کا اختصار خود سیوطی نے الدرالمنثور کے نام سے کیا ہے۔ اسانید کو حذف کر کے صرف متن پر اکتفا کیا ہے۔ اور جس کتاب سے روایت لی اس کا ذکر کیا ہے (۱۲۳) سیوطی نے "الاتقان" میں ایک تفسیر المسمی مجمع البحرین و مطلع البدرین کا ذکر کیا ہے۔ جس کا "الاتقان" کو مقدمہ قرار دیا ہے (۱۲۴) اس میں رائے کو بالکل بھی دخل حاصل نہیں۔ سیوطی حاطب لیل ہیں۔ اس لئے صحت کا التزام کم ہی کیا ہے۔ یہ تفسیر سات جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ فتح القدیر

محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی ۱۱۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر سے قبل ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر بڑے بڑے شیوخ سے ملے (۱۲۵) آپ نے ان علماء سے بہت سی کتابیں پڑھیں۔ جن میں صحیحین، علم المصطلح، اصول فقہ اور بحر ذخار بغیرہ شامل ہیں۔ شیخ عبدالقادر بن احمد سے الصحیحین پڑھیں (۱۲۶)

جب آپ خود پڑھتے تھے تو ساتھ پڑھاتے بھی تھے۔ بعض کتب تراجم والے آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، مؤرخ، ادیب، نحوی، منطقی، متکلم اور حکیم تھے (۱۲۷) آپ نے جامد تقلید، بدعات و خرافات اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر قلم اٹھایا۔ آپ فرماتے ہیں ـــــ

فَقَدْ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی أَهْلِهِ مِنْ عَدُوِّهِمْ عُقُوْبَةً لَهُمْ حَيْثُ لَمْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرَاتِ وَ لَمْ يَحْرِصُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِالشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ كَمَا وَقَعَ مِنْ تَسْلِيْطِ الْخَوَارِجِ ثُمَّ تَسْلِيْطُ الْقَرَامِطَةِ وَالْبَاطِنِيَّةِ ثُمَّ تَسْلِيْطُ التُّرْكِ وَالْفِرِنْجِ وَ نَحْوِهِمْ (۱۲۸)

(جب یہ لوگ برے کاموں سے نہ رکتے تھے اور نہ شریعت مطہرہ پر عمل کرتے تھے تو ان کو سزا دینے کے لئے ان پر اللہ نے دشمن مسلط کر دئے۔ خارجی مسلط ہوئے۔ پھر قرامطہ مسلط ہو گئے اور باطنیہ فرقے کے لوگ مسلط ہوئے۔ پھر اور فرنگی قسم کے لوگ مسلط ہو گئے)

آپ نے اصلاح عقیدہ پر بہت سی کتب تصنیف کیں۔ آپ کی غیر مطبوعہ ۱۸۹ کتب اور مطبوعہ اڑتیس کا پتہ چلتا ہے (۱۲۹)۔ آپ کا انتقال ۱۲۵۶ھ میں ہوا (۱۳۰)

امام شوکانی اپنی تفسیر میں عام طور یہ انداز اختیار کرتے ہیں ـــــ

۱۔ فضائل سورت ۲۔ القرأۃ ۳۔ الفقہ ۴۔ الاعراب ۵۔ اسباب نزول ۶۔ النسخ ۷۔ المعنی الاجمالی ۸۔ الاحکام المستنبطہ من الآیۃ ۹۔ الاحادیث النبویہ والاثار الصحابہ (۱۳۱)

اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق ان کا سلف الصالح ہی کا مذہب ہے (۱۳۲)۔ امام شوکانی چونکہ متاخرین میں سے ہیں اس لئے اپنی تفسیر میں دیگر تفاسیر کا بھی ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ معتزلہ میں سے زمخشری کا ذکر کرکے اس کا رد کرتے ہیں۔ انھوں نے اس میں جن تفاسیر کو سامنے رکھا ہے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں ----
تفسیر الطبری (ف ۳۱۰ھ) تفسیر ابن عطیہ (ف ۵۴۰ھ) تفسیر القرطبی (ف ۶۷۱ھ) تفسیر ابن کثیر (ف ۷۷۴ھ) تفسیر ابی حیان (ف ۷۴۵ھ) الدرالمنثور للسیوطی (ف ۹۱۱ھ) (۱۴۳)

امام شوکانی حضرت علی کے فضائل بعض ضعیف احادیث سے بیان کرکے خاموش ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ مصلحت کا تقاضا تھا (۱۴۴) مجموعی طور پر تفسیر فتح القدیر قدیم و جدید نظریات کا اچھا نمونہ ہے۔

تفسیر بالرای

محمد حسین الذھبی فرماتے ہیں ---- یطلق الرای علی الاعتقاد و علی الاجتہاد و علی القیاس و منہ اصحاب الرای ای اصحاب القیاس (رائے کے لفظ کا استعمال اعتقاد، اجتہاد اور قیاس کے لئے ہوتا ہے۔ اسی سے اصحاب الرای کا لفظ مستعمل ہے۔ یعنی اصحاب القیاس) تفسیر بالرای سے مراد قرآن کی اجتہاد سے تفسیر بیان کرنا ہے۔ (۱۳۵) بعض نے تفسیر بالرائی سے مراد ایسی تفسیر لی ہے جس میں مفسر قرآن بیان معنی میں اپنے فہم خاص اور مجرد رائے سے استنباط کرتا ہے (۱۳۶)۔ ان دونوں طریقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رائے اور قیاس کو اگر شریعت کے تابع رکھا جائے تو اس سے شریعت کی روح متاثر نہیں ہوتی۔ اور فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر رائے اور اجتہاد کو غلط طور پر استعمال کیا جائے تو یہ شریعت کی روح کے منافی ہے۔ اس کو اہل علم نے تفسیر بالرائی محمود اور تفسیر بالرائی مذموم قرار دیا ہے (۱۳۷)

احمدون ذنفر نے تفسیر بالرائی کی اس طرح وضاحت کی ہے ---

Tafsir - bi - e - ray is not based directly on transmission of knowledge by the predecessor, but on the use of reason and ijtihad (138).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر بالرائی کی بنیاد علم کی روایت نہیں ہے۔ بلکہ اس میں عقل اور اجتہاد کا استعمال ہوتا ہے)

ایسی تفسیر جو اپنی مرضی سے کی جائے جس میں محض رائے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجائز قرار دی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَایِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (۱۳۹) (جس نے اپنی مرضی سے قرآن مجید کی تفسیر بیان کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے)۔ دوسری روایت حضرت ابن عباس سے ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح فرمایا ـــــ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (۱۴۰) (جس نے قرآن مجید کے متعلق علم کے بغیر بیان کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے)

اس قسم کی تفاسیر اہل بدعت اور معتزلہ وغیرہ نے بیان کی ہیں۔ اگر تفسیر بالرائی کو غور و فکر سے بیان کیا جائے تو یہ دین کی خدمت ہے اور ملحدین کے جواب بھی ان میں آتے ہیں۔ جدید علوم و فنون کے ذریعے جو نئے نئے موضوعات سامنے آئے اس مکتب فکر کے حامل لوگوں نے ان کو اپنا موضوع بنایا۔ اور ایک متوازن نظریہ پیش کیا۔ مولانا محمد حنیف ندوی اس گروہ کے متعلق فرماتے ہیں ـــــ

اصحاب الرائی کی خدمت کا دائرہ بھی خاصا وسیع اور قابل قدر ہے۔ اس گروہ نے قرآن و سنت کہ فقہی مضمرات کی نشاندہی کی۔ فکری اور کلامی نکتہ سنجیوں کو نکھارا۔ اور تعبیر و تشریح کے دائروں میں وسعت و عمق پیدا کیا۔ یہ اسی گروہ کا فیضان ہے کہ اسلام ایک مکمل اور منضبط نظریہ حیات کی شکل میں مدون ہوا (۱۴۱)

امام ابن تیمیہ کا ارشاد اس سلسلے میں نہایت مفید ہے۔

فھٰذہ الآثار الصحیحۃ وما شاکلھا عن أئمۃ السلف محمولۃ علی تحرجھم عن الکلام فی التفسیر بما لا علم لھم بہ فأما من تکلم بما یعلم من ذلک لغۃ وشرعا فلا حرج علیہ (۱۴۲)

(ائمہ سلف سے یہ آثار صحیحہ جو منقول ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسی تفسیر بیان کرنے میں حرج ہے جو علم کے بغیر بیان کی گئی ہو۔ جہاں تک لغت اور شریعت پر مبنی تفسیر کا تعلق ہے اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر بالرائی کی مشہور کتب

مناع القطان نے درج ذیل کتب کو اس زمرہ میں شمار کیا ہے (۱۴۳)

۱۔۔ تفسیر ابی بکر عبدالرحمن بن کیسان الاصم (ف ۲۴۰ھ)

۲۔۔ تفسیر محمد بن عبدالوہاب (ف ۳۰۳ھ) (۱۴۴)

۳۔۔ تفسیر قاضی عبدالجبار (ف ۴۱۵ھ) (۱۴۵)

۴۔۔ تفسیر الکشاف، جاراللہ محمود زمخشری (ف ۵۳۹)

۵۔۔ مفاتیح الغیب، فخرالدین ابو عبداللہ محمد الرازی (ف ۶۰۶ھ)

۶۔۔ تفسیر ابن فورک (مشہور متکلم) (۱۴۶)

۷۔۔ الجامع لاحکام القرآن، ابو عبداللہ محمد القرطبی (ف ۶۷۱ھ)

۸۔۔ انوار التنزیل و اسرار التاویل، عبداللہ بن عمر (ف ۶۸۵ھ)

۹۔۔ مدارک التنزیل، عبداللہ بن احمد النسفی (ف ۷۰۱ھ)

۱۰۔ لباب التاویل، علاؤالدین ابوالحسن علی (ف ۷۴۱ھ)

۱۱۔ البحر المحیط، ابو عبداللہ محمد (ف ۷۴۵ھ)

۱۲۔ غرائب القرآن، نظام الدین حسن (ف ۷۲۸ھ) (۱۴۷)

۱۳۔ تفسیر الجلالین، جلال الدین المحلی (ف ۸۶۴) السیوطی (ف ۹۱۱)

۱۴۔ السراج المنیر، شمس الدین محمد الشربینی (ف ۹۷۷ھ) (۱۴۸)

۱۵۔ ارشاد العقل السلیم الیٰ مزایا الکتاب الکریم، ابوالسعود (ف ۹۸۲)

۱۶۔ روح المعانی، محمود آلوسی (ف ۱۲۷۰ھ)

ان میں سے بعض کتب اور ان کے مؤلفین کا تعارف درج ذیل ہے ۔۔۔

۱۔ تفسیر قاضی عبدالجبار المعروف تنزیہ القرآن عن المطاعن

قاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد فرقہ معتزلہ کے شیخ تھے۔ ان کے اساتذہ میں ابوالحسن بن سلمہ اور عبدالجبار بن جعفر شامل ہیں۔ ان کے شاگردوں میں ابوالقاسم علی بن الحسن التنوخی، الحسن بن علی العمری الفقیہ اور ابو محمد عبدالسلام القزوینی المفسر المعتزلی بہت مشہور ہیں۔ ان کی وفات ۴۱۵ھ میں ہوئی (۱۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے متعلق محمد حسین الذہبی کہتے ہیں ۔۔ اس میں سورہ الحمد تا والناس تک بیان ہے ۔ لیکن ہر آیت کی تشریح نہیں ہے ۔ بلکہ یہ مختلف مسائل پر مبنی ہے ۔ بعض سوالات خود کر کے ان کے جوابات دئے گئے ہیں ۔ اس میں نحوی مسائل ہیں ۔ پوری کتاب میں زیادہ تر توجہ اپنے معتزلی عقائد کی صداقت پر صرف کی گئی ہے ۔ بعض اوقات غیر مسلموں کے سوالات کے جواب بھی آ جاتے ہیں ۔ معتزلہ کے عقائد میں سے ایک اہم بات آخرت میں رویت باری تعالیٰ کا انکار ہے ۔ قرآن مجید کی اس آیت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ (جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید ہے) میں مزید سے مراد رویت باری تعالیٰ ہے ۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے ثابت ہے (۱۵۰) لیکن قاضی صاحب کے مطابق مزید سے مراد ثواب میں اضافہ ہے ۔ اس لئے اس آیت میں وہ رویت خداوندی مراد نہیں لیتے کیونکہ رویت خداوندی ان کے مطابق (اہل سنت) کے ہاں ہر قسم کے اجر و ثواب سے بڑھ کر ہے ۔ پھر اس کے ذریعے الحسنیٰ پر اضافہ کیسے ممکن ہے (۱۵۱)

۲ ۔ الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل و عیون الأقاویل فی وجوہ التاویل

ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری اللغوی ۴۶۷ ھ میں زمخشر میں جو کہ خوارزم کی ایک بستی ہے پیدا ہوئے (۱۵۲) یاقوت حموی نے بھی زمخشر کی بستی کی طرف ان کی نسبت کا ذکر کیا ہے (۱۵۳) سیوطی فرماتے ہیں ۔۔۔ جاراللہ کی وجہ تسمیہ ایک مدت تک مکہ مکرمہ میں ان کا قیام ہے ۔ ان کے اساتذہ میں سے ابوالخطاب بن البطر ہیں اور شاگردوں میں سے السلفی اور زینب الشعریؒ بہت مشہور ہیں ۔ نحوی، لغوی ۔ متکلم اور مفسر تھے ۔ ان کی کئی تصانیف ہیں ۔ ان کا انتقال ۵۳۹ ھ میں ہوا (۱۵۴) ابن خلکان فرماتے ہیں کہ اپنے وقت کے امام تھے ۔ اعتزال کا برملا اظہار کرتے تھے اور اس کے داعی تھے (۱۵۵)

زمخشری نے اپنی تفسیر میں معتزلی عقائد پر خوب تبصرہ کیا ہے ۔ ان کی کتاب لغت ، ادب اور بلاغت کا بہترین نمونہ ہے ۔ حاجی خلیفہ کے قول کے مطابق اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل ۵۲۸ ھ میں ہوئی ۔ وہ فرماتے ہیں کہ زمخشری کو اپنی تفسیر پر ناز تھا ۔ وہ (زمخشری) خود یہ اشعار دہرایا کرتے تھے ۔۔۔

اِنَّ التَّفَاسِیْرَ فِی الدُّنْیَا بِلَا عَدَدٍ
وَ لَیْسَ فِیْهَا لَعَمْرِیْ مِثْلَ کَشَّافِی
اِنْ کُنْتَ تَبْغِی الْهُدٰی فَالْزَمْ قِرَاتَہٗ
فَالْجَهْلُ کَالدَّاءِ وَالْکَشَّافُ کَالشَّافِ
(۱۵۶)

(دنیا میں بے شمار تفاسیر ہیں ۔ مگر میری زندگی کی قسم کشاف جیسی کوئی نہیں ۔ اگر آپ ہدایت کی طلب میں ہیں تو اسے پڑھتے رہیں کیونکہ جہالت ایک بیماری ہے جس سے کشاف شفا دیتی ہے) محمد حسین الذہبی فرماتے ہیں اگر اعتزال سے صرف نظر کر لیا جائے تو الکشاف سب پر سبقت لے جائے گی اور زمخشری جیسا کوئی آدمی نہیں جو قرآن کے جمال اور اس کے سحر بلاغت سے نقاب الٹ سکے ۔ اس نے لغت عرب اور اشعار کا بھی خیال رکھا ہے (۱۵۷) الذہبی نے اپنی کتاب میں ابن بشکوال ، حیدر الھروی ، ابو حیان صاحب تفسیر بحر المحیط ، ابن خلدون اور السبکی وغیرہ کے تعریفی کلمات الکشاف کے متعلق قلمبند کئے ہیں ۔ لیکن وہ ان کے نظریہ اعتزال پر تنقید کرتے ہیں (۱۵۸) قاضی احمد بن محمد بن منصور المنیرۃ المالکی (ف ۶۸۳ ھ) نے کشاف پر حاشیہ لکھا جس میں انھوں نے کشاف میں موجود معتزلی عقائد کا رد کیا (۱۵۹) ان تمام باتوں کے باوجود اس کتاب کی درج ذیل خوبیاں بیان کی جا سکتی ہیں ۔۔۔

۱ ۔ حشو و زوائد سے خالی ہے ۔ ۲ ۔ قصص و اسرائیلیات میں بہت کمی ہے ۔ ۳ ۔ بیان معانی میں لغت عرب اور ان کے اسلوب کا خیال رکھا گیا ہے ۔ ۴ ۔ اس کتاب میں علم معانی ، بیان اور بلاغت کے بڑے نکتے بیان کئے گئے ہیں (۱۶۰)

۳ ۔ تفسیر مفاتیح الغیب

ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسین بن علی فخرالدین الرازی ۵۴۴ ھ میں پیدا ہوئے (۱۶۱) ۔ انھوں نے اپنے والد سے تعلیم حاصل کی ۔ اس کے علاوہ کمال السمعانی اور المجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الجیلی سے علم حاصل کیا (۱۶۲) السیوطی نے انھیں محی السنہ البغوی کے تلامذہ میں شمار کیا ہے (۱۶۳) جو کہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ محی السنہ البغوی کی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی (۱۶۴) الرازی کی پیدائش سے بھی قبل ہو گئی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنی بڑی غلطی سیوطی سے کیسے ہوئی، کہ ایک کی وفات ۵۱۶ھ میں لکھ کر اور دوسرے کی پیدائش ۵۴۴ھ میں لکھ کر اسے اس کا شاگرد قرار دیا گیا۔ یہ بڑے مشہور متکلم ہیں۔ ان کے متعلق ابن خلکال فرماتے ہیں ---

وَ نَسِیجَ وَحدِہ شَھرَتہ تُغنِی عَن اِستِقصَاءِ فَضَائِلِہ وَ تَصَانِیفُہ فِی عِلمِ الکَلَامِ وَ المَعقُولَاتِ سَائِرَۃٌ وَ لَہ التَّفسِیرُ الکَبِیرُ وَ المَحصُولُ فِی اَصُولِ الفِقہِ وَ شَرحَ الاَسمَاءِ الحُسنیٰ وَ شَرحُ المُفصلِ لِلزمخشری وَ شَرحَ الوَجِیزِ لِلغَزالِی وَ شَرحَ سَقطِ الزَّندِ لِاَبِی العَلاءِ المُعَرّی (۱۶۵)

(اپنی طرز کے منفرد آدمی تھے۔ ان کی شہرت ان کے فضائل شمار کرنے سے مستغنی کر دیتی ہے۔ علم کلام اور معقولات میں ان کی تصانیف معروف ہیں۔ ان میں سے تفسیر کبیر، صول فقہ میں المحصول، ح الاسماء الحسنی، شرح المفصل کلزمخشری، شرح وجیز للغزالی اور شرح سقط الزند لابی العلا المعری معروف ہیں) ان کی وفات ۶۰۶ھ میں ہوئی (۱۶۶) ابن تنفذ نے ان کی وفات ۶۱۶ھ لکھی ہے۔ جس کی تردید ان کی کتاب کے محقق نے ہی کر دی ہے (۱۶۷)

تفسیر کبیر میں امام رازی نے ربط آیات کا خیال رکھا ہے۔ علم کلام کے مسائل پر تبصرہ کیا ہے۔ فلاسفہ کے اقوال نقل کر کے ان پر تنقید کرتے ہیں۔ معتزلہ کے عقائد پر بھی بحث کی گئی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات بڑی صراحت سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات جواب کافی و شافی نہیں ہوتا (۱۶۸) اس لئے ان کی تفسیر کے متعلق حاجی خلیفہ فرماتے ہیں --- امام رازی نے اپنی تفسیر کو حکماء و فلاسفہ کے اقوال کا پلندہ بنا دیا ہے۔ وہ تفسیر سے اس قدر دور نکل جاتے ہیں کہ قاری اس کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے (۱۶۹)۔ ابو حیان کہتے ہیں کہ امام رازی نے اپنی تفسیر میں بے شمار غیر ضروری باتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ اس لئے بعض علماء نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ تفسیر کبیر میں تفسیر کے سوا سب کچھ ہے (۱۷۰) امام رازی تفسیر کبیر کو مکمل نہ کر سکے ۔ اس کی تکمیل شہاب الدین بن خلیل الدمشقی (ف ۶۳۹ ھ) اور نجم الدین احمد بن محمد (ف ۷۲۹ ھ) نے کی (۱۷۱) تفسیر کبیر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یونانی علوم نے کس طرح مسلمانوں کے عقائد پر اثر ڈالا اور مسلمانوں نے کس انداز سے ان کا جواب دیا ۔ امام رازی نے اپنے دور کے عقلی رجحانات سے بھی خوب پردہ اٹھایا ہے ۔

۴ ۔ الجامع لاحکام القرآن

ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری خزرجی اندلس کے رہائشی تھے ۔ آپ بڑے عابد و زاہد آدمی تھے ۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالعباس بن عمر قرطبی مؤلف المفہم فی شرح مسلم اور مشہور محدث ابو علی حسن بن محمد البکری شامل ہیں ۔ (۱۷۲) آپ کی کتب میں تفسیر کے علاوہ شرح الاسماء الحسنیٰ ، کتاب التذکار فی افضل الاذکار اور کتاب التذکرۃ باموارالآخرۃ شامل ہیں ۔ آپ کی وفات ۶۷۱ ھ میں ہوئی (۱۷۳)

ان کی کتاب کے متعلق ابن فرحون فرماتے ہیں کہ یہ بڑی نفع بخش تفسیر ہے ۔ اس میں قصص اور روایات نہیں ہیں ۔ مؤلف اسباب نزول ، اقسام قرأت اور اعراب پر بحث کرتا ہے ۔ لغت اور اشعار عرب کو بھی پیش نظر رکھتا ہے ۔ اور ناسخ و منسوخ پر بھی تبصرہ کرتا ہے (۱۷۴) قرطبی اپنی تفسیر میں صوفیاء ، معتزلہ ، قدریہ ، روافض اور فلاسفہ پر بہت تنقید کرتے ہیں ۔ اسرائیلی واقعات کا تذکرہ کم ہی کرتے ہیں ۔ الطبری اور ابن عطیہ جیسے مفسرین کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں ۔ احکام سے متعلقہ آیات پر بھی تفصیل سے دلائل بیان کرتے ہیں (۱۷۵)

۵ ۔ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف تفسیر بیضاوی

ابوالخیر ناصرالدین عبداللہ بن عمر بن محمد البیضاوی الشافعی ایران میں شیراز کی ایک بستی البیضاء سے تعلق رکھتے تھے ۔ آپ شیراز کے قاضی القضاۃ تھے ۔ آپ کی تصانیف میں تفسیر کے علاوہ المنہاج و شرحہ فی اصول الفقہ ، کتاب الطوالع فی اصول الدین اور مختصر الوسیط فی الفقہ شامل ہیں ۔ ان کی وفات ۶۸۵ ھ میں ہوئی ۔ الاسنوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی وفات ۶۹۱ھ لکھی ہے (۱۷۶)

تفسیر بیضاوی مطبوع ہے ۔ یہ الکشاف کا اختصار ہے ۔ لیکن اس میں الکشاف کے معتزلی نظریات کی تردید اور اہل سنت کے عقائد کا اثبات ہے ۔ لیکن بعض اوقات بیضاوی بھی صاحب کشاف کی پیروی میں بہ جاتے ہیں جو اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہوتا ہے ۔ ایک تو سورتوں کے فضائل میں وہی موضوع احادیث بیان کر دیں اور دوسرے جنّ کے اثر نہ کرنے کی بات کی ہے ، یہ بھی ہو بہو زمخشری کی نقل ہے (۱۷۷) بیضاوی جیسے فاضل عالم سے اس بات کی توقع نہ تھی ۔ حاجی خلیفہ فرماتے ہیں کہ اس تفسیر میں اعراب اور معانی تفسیر کشاف سے ماخوذ ہیں ۔ حکمت و کلام سے وابستہ معلومات تفسیر کبیر سے لی گئی ہیں ۔ اشتقاق سے متعلقہ مسائل راغب اصفہانی سے لئے ہیں ۔ جب کہ نکات بیضاوی نے اپنی فکر سے اختراع کئے ہیں (۱۷۸) اس کتاب کے ۴۰ سے زیادہ حواشی ہیں جن میں سے مشہور ترین تین ہیں ۔ ۱ ۔ حاشیہ قاضی زادہ ۲ ۔ حاشیہ الخفاجی ۔ ۳ ۔ حاشیہ القونوی (۱۷۹) اس کتاب کا مطالعہ قرآن مجید کی صحیح تفہیم کے لئے بہت مفید ہے ۔

۶ ۔ مدارک التنزیل و حقائق التاویل المعروف تفسیر النسفی

ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی بہت مشہور عالم تھے (۱۸۰) ان کے اساتذہ میں سے محمد بن عبدالستار الکردی اور احمد بن محمد العتابی بہت معروف ہیں (۱۸۱) تفسیر کے علاوہ متن الوافی فی الفروع ، الکافی شرح الوافی ، کنزالدقائق فی الفقہ ۔ المنار فی اصول الفقہ اور العمدۃ فی اصول الدین کے مؤلف ہیں (۱۸۲) نسفی کی نسبت نسف کے شہر کی طرف ہے ۔ جو جیحون اور سمرقند کے درمیان واقع ہے (۱۸۳) آپ کی وفات ۷۰۱ھ میں ہوئی ۔ عبدالحی لکھنوی نے ان کی وفات ۷۱۰ھ لکھی ہے (۱۸۴)

یہ کتاب الکشاف اور تفسیر بیضاوی کا اختصار ہے ۔ اس میں بہت عمدہ اضافے ہیں اور معتزلہ کے عقائد کی بہت اچھے انداز سے تردید کی گئی ہے ۔ اس میں علم بلاغت کے نکتے ، علم قرائت ، وجوہ اعراب اور اہل سنت کے صحیح نقطہ نظر کو پیش کیا گیا ہے ۔ فقہ کے مسائل اور نحو کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے ۔ اسرائیلی روایات بہت کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (۱۸۵) بلکہ بعض اوقات ان پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کی یہ آیت ۔۔۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (۱۸۶) (ہم نے سلیمان علیہ السلام کو امتحان میں ڈالا اور ان کی کرسی پر ایک جسم کو ڈال دیا۔ پھر انھوں نے رجوع کیا) نقل کر کے ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

وَاَمَّا مَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ الْخَاتَمِ وَالشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ الْوَثَنِ فِيْ بَيْتِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمِنْ اَبَاطِيْلِ الْيَهُوْدِ (۱۸۷)

(حدیث خاتم شیطان اور سلیمان علیہ السلام کے گھر میں بت کی پوجا وغیرہ کے افسانے یہود کی اباطیل میں سے ہیں) اسی طرح آیت ۔۔۔ مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (جس سے وہ خاوند اور بیوی کے درمیان اختلاف ڈالتے ہیں) پر تبصرہ فرماتے ہیں ۔۔۔ وَلِلسِّحْرِ حَقِيْقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ هُوَ تَخْيِيْلٌ وَتَمْوِيْهٌ (۱۸۸) (اہل سنت کے مطابق جادو ایک حقیقت ہے۔ جبکہ معتزلہ اسے محض خیال اور جھوٹ تصور کرتے ہیں

۲۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف تفسیر خازن

علاؤالدین ابوالحسن علی بن محمد بغدادی المعروف خازن بغداد میں ۶۷۸ھ میں پیدا ہوئے۔ خازن کی وجہ تسمیہ دمشق کے ایک کتب خانے میں بطور خازن کام کرنا ہے۔(۱۸۹) بغداد میں ابن الدوالیبی سے اور دمشق میں آکر القاسم بن مظفر اور وزیرہ بنت عمر سے شرف تلمذ حاصل کیا (۱۹۰) ان کی تصانیف تفسیر کے علاوہ شرح عمدہ الاحکام اور مقبول المنقول ہیں۔ ان کی وفات ۷۴۱ھ میں حلب میں ہوئی (۱۹۱)

ان کی تفسیر معالم التنزیل للبغوی کا اختصار ہے۔ اور اس میں انھوں نے بعض اضافے بھی کئے ہیں۔ جیسا کہ خود لکھتے ہیں ۔۔۔

لَمَّا كَانَ هٰذَا الْكِتَابُ كَمَا وَصَفْتُ اَحْبَبْتُ اَنْ اَنْتَخِبَ مِنْ غُرَرِ فَوَائِدِهٖ وَدُرَرِ فَرَائِدِهٖ .... مُتَضَمِّنًا لِنُكَتِهٖ وَاُصُوْلِهٖ مَعَ فَوَائِدَ نَقَلْتُهَا وَفَرَائِدَ لَخَّصْتُهَا مِنْ كُتُبِ التَّفْسِيْرِ الْمُصَنَّفَةِ (۱۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جب یہ کتاب (معالم التنزیل) اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کیا۔ میں نے پسند کیا کہ اس کے عمدہ فوائد اور نایاب موتیوں کا انتخاب کروں جو اس کے نکات و اصول کو اپنے اندر سمولے۔ اور اس کے ساتھ میں نے بھی کتب تفاسیر سے فوائد اور نایاب چیزوں کو نقل کیا ہے) ان کی کتاب میں بعض اسرائیلی روایات بھی ہیں۔ جن پر کوئی تنقید نہیں کرتے۔ مثلاً آیت اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (۱۹۳) (جب نوجوانوں نے غار میں پناہ لے لی۔ انھوں نے کہا اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما۔ اور ہمارے معاملے میں بھی بہتری دے) کی تشریح کرتے ہوئے عجیب واقعات نقل کئے ہیں۔ جن کی صحت و سقم کا بالکل علم نہیں۔ بلکہ محض اسرائیلی روایات ہیں۔ اور پھر ان پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔(۱۹۴) تفسیر خازن میں تاریخی واقعات اور فقہی مسائل ہیں۔ اور اس میں دعوت دین کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے (۱۹۵)

۵۔ البحرالمحیط المعروف تفسیر ابی حیان

اثیرالدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف غرناطی المعروف ابو حیان ۶۵۴ ھ میں پیدا ہوئے (۱۹۶)۔ ان کے اساتذہ میں سے مشہور عبدالنصیر بن علی المریوطی، ابو طاہر اسماعیل بن عبداللہ الملیجی اور شیخ بہاؤالدین بن النحاس ہیں۔ خود فرماتے ہیں ––– میں نے چار سو پچاس اشخاص سے علم حاصل کیا (۱۹۷) آپ عظیم شاعر اور لغوی تھے۔ صرف و نحو میں یکتائے روزگار تھے۔ تفسیر، حدیث اور تراجم رجال میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں تفسیر کے علاوہ غریب القرآن، شرح التسہیل، نہایۃ الاعراب اور خلاصۃ البیان شامل ہیں۔ آپ کی وفات ۷۴۵ ھ میں ہوئی (۱۹۸)

مؤلف مفردات کے معانی پر خصوصی توجہ دیتے ہیں اور صرف و نحو کے علمی نکات پر بڑی بحثیں کرتے ہیں۔ اسباب نزول، ناسخ و منسوخ اور مختلف قرأتوں کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔ قرآن کے بلاغی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ فقہی مسائل سے بھی اعراض نہیں برتتے۔ اور آئمہ سلف کے مذہب کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں (۱۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کا اختصار ان کے شاگرد تاج الدین احمد بن عبدالقادر نے (ف ۷۴۹ھ) لکھا۔ جو کہ بحرالمحیط کے ساتھ ہی شائع ہوا ہے (۲۰۰) معتزلہ کے رد میں بہت لکھا ہے۔ اور زمخشری پر بڑی تنقید کی ہے۔ بلکہ بعض اوقات اعتزال کا بہت مذاق اڑاتے ہیں (۲۰۱)

۹۔ غرائب القرآن و رغائب الفرقان

نظام الدین الحسن محمد بن الحسین القمی الخراسانی نیشاپوری المعروف النظام الأعرج نیشاپور کے شہر قم میں پیدا ہوئے (۲۰۲)۔ عربی زبان، علوم عقلیہ، ادب و انشاء اور علم تفسیر و تاویل میں عظیم مرتبہ کے حامل تھے (۲۰۳) عابد و زاہد تھے۔ تصوف سے خاص شغف تھا۔ ان کی تصانیف یہ ہیں۔ تفسیر قرآن، شرح شافیہ ابن حاجب، شرح تذکرۃ خواجہ نصیر الدین طوسی (علم ہیئت میں ہے) رسائل فی علم الحساب، کتاب اوقاف القرآن (۲۰۴) ان کی وفات کا صحیح علم نہیں بعض نے تفسیر کا اختتام ۸۵۰ھ میں بتایا ہے۔ اسی لحاظ سے نویں صدی کے عالم ہیں۔ بعض نے وفات ۷۲۸ھ لکھی ہے (۲۰۵)

اس تفسیر میں مختلف فرقوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ربط آیات بیان کرتے ہیں۔ یہ ربط انھوں نے تفسیر کبیر سے لیا ہے۔ پھر بڑے اچھوتے انداز میں معانی و مطالب بیان کرتے ہیں۔ فقہی مسائل پر بھی بحث کرتے ہیں۔ علم کلام کے مسائل کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ اور مخالفین کے دلائل کی تردید کرتے ہیں۔ اس تفسیر میں تصوف کا عنصر بھی ہے۔ ان کی طرف شیعہ ہونے کی نسبت درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ مذہب شیعہ کی تردید کرتے ہیں۔ تفسیر کی علمی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ (۲۰۶)

۱۰ تفسیر الجلالین

جلال الدین سیوطی پر تفسیر الدرالمنثور کے ذکر میں کلام ہو چکا ہے۔ جلال الدین محمد بن احمد بن محمد ابراھیم المحلی الشافعی ۷۹۱ھ میں مصر میں پیدا ہوئے (۲۰۷) آپ نے بدر محمود الاقصرائی، برہان، بیجوری، الشمس البیاطی اور علاء البخاری سے علم حاصل کیا (۲۰۸) علم منقول و معقول میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ان کی تصانیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے شرح جمع الجوامع فی الاصول ، شرح المنہاج فی فقہ الشافعیہ، شرح الورقات فی الاصول اور یہ تفسیر مشہور ہیں ۔ آپ کی وفات ۸۶۴ھ میں ہوئی (۲۰۹)

تفسیر جلالین کی وجہ تسمیہ اسکی دو علماء کے ہاتھوں تکمیل ہے ۔ جن دونوں کے نام جلال الدین تھے ۔ المحلی نے الکہف سے والناس تک تفسیر لکھی ۔ اور الفاتحہ سے شروع کی ۔ فاتحہ سے سورہ الاسراء تک لکھنے کا ارادہ تھا لیکن فرشتہ اجل کو لبیک کہہ دیا ۔ پھر سورہ البقرہ سے اسراء تک السیوطی نے لکھی ۔ اس طرح یہ تفسیر مکمل ہوگئی (۲۱۰)

یہ تفسیر نہایت جامع اور مختصر ہے ۔ اس کتاب پر مختلف حاشیے لکھے گئے ہیں جن میں حاشیہ الجمل اور حاشیہ الصاوی بہت مشہور ہیں ۔ ایک حاشیہ قبس النیرین شمس الدین محمد بن العلقمی نے ۹۵۲ھ میں لکھا ہے ۔ اور ایک الجمالین ہے نورالدین علی بن سلطان محمد القاری نے ۱۰۱۰ھ میں لکھا (۲۱۱) حاشیہ کمالین کتاب کے ساتھ مطبوع

۱۱ ۔ السراج المنیر

شمس الدین محمد بن محمد الشربینی الشافعی الخطیب قاہرہ کے ساکن تھے ۔ (۲۱۲) انھوں نے شیخ احمد البرلسی، النورالمحلی، البدرالمشہدی اور الشہاب الرملی سے کسب فیض کیا (۲۱۳) آپ بہت متقی اور شب زندہ دار آدمی تھے ۔ آپ کی تصانیف میں سے شرح المنہاج ، شرح کتاب التنبیہ اور یہ تفسیر جس کا اصل نام السراج المنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر ہے ۔ بہت مشہور ہیں ۔ آپ نے ۹۷۷ھ میں وفات پائی (۲۱۴)

یہ تفسیر نہایت سہل الفہم اور معتدل ہے یعنی نہ طویل اور نہ ہی بالکل مختصر ۔ اس تفسیر میں صحیح اور حسن احادیث کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس میں ابن جریرالطبری ، زمخشری ، او بیضاوی کی روایت کردہ بعض ضعیف حدیثوں کو بھی ہدف تنقید بنایا گیا ہے (۲۱۵) مؤلف تفسیری نکات بیان کرتے ہیں ۔ بعض فقہی مسائل پر بطور ضرورت تبصرہ فرماتے ہیں ۔ بعض اوقات اسرائیلی روایات بھی بغیر تبصرہ نقل فرما دیتے ہیں مؤلف نے تفسیر الرازی سے بہت استفادہ کیا ہے (۲۱۶) یہ کتاب مطبوع ہے ۔ قدیم تفسیروں کو اچھے انداز سے جمع کیا گیا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ ۔ ارشاد العقل السلیم الیٰ مزایا الکتاب الکریم

ابوالسعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ العماوی الحنفی قسطنطنیہ کے قریب ایک گاؤں میں ۸۹۳ ھ میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا گھرانا علمی تھا ۔ والد صاحب اور دیگر اکابر سے کسب فیض کیا ۔ ۹۵۲ ھ میں مسند افتاء پر متمکن ہوئے ۔ ۹۸۲ ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی ۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری کے پہلو میں دفن ہوئے (۲۱۷)

یہ تفسیر ابی السعود کے نام سے بھی مشہور ہے ۔ اس میں بلاغت کے ایسے نکتے بیان کئے گئے ہیں جو پہلے کسی نے بیان نہ کئے تھے ۔ مولانا عبدالحی لکھنوی نے اس سے استفادہ کیا ۔ مؤلف کتاب الکشاف اور بیضاوی کا بہت ذکر کرتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ یہ تفسیریں اسکے زیر مطالعہ رہیں (۲۱۸) انھوں نے اہل سنت کے طریقے کے مطابق تفسیر لکھی ۔ اعتزال سے الگ رہے ۔ لیکن الکشاف اور بیضاوی کی وضعی روایات فضائلُ السُّوَر میں بیان کی ہیں۔ جو کہ بالاتفاق موضوع ہیں ۔ مؤلف قرأت کا خیال رکھتا ہے ۔ اسرائیلی روایات کم بیان کرتا ہے ۔ لیکن بعض اوقات کلبی جیسے کذاب راویوں کی روایات کو بھی تفسیر میں جگہ دیتا ہے ۔ بعض فقہی مسائل کو بھی زیر بحث لاتا ہے (۲۱۹) بسم اللہ کے متعلق بحث کرتا ہے کہ یہ ہر سورت کا حصہ ہے یا نہیں اور سورہ الفاتحہ کی دیگر آیتوں کی طرح ایک مستقل آیت ہے ۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام ، امام مالک ، امام شافعی ، احمد بن حنبل اور حنفیہ کے اقوال نقل فرماتے ہیں (۲۲۰)

۱۳ ۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی

ابوالثناء شہاب الدین محمود آفندی آلوسی البغدادی ، بغداد کے محلہ کرخ میں ۱۲۱۷ ھ میں پیدا ہوئے (۲۲۱) تعلیمی سلسلے میں اپنے والد محترم ، الشیخ خالد النقشبندی اور الشیخ علی السویدی سے منسلک رہے (۲۲۲) علم کا بڑا شوق رکھتے تھے ۔ اکثر یہ شعر پڑھتے

سَهَرِيْ لِتَنْقِيحِ الْعُلُوْمِ اَلَذُّ لِيْ
مِنْ وَصْلِ غَانِيَةٍ وَ طِيْبِ عِنَاقِ

(۲۲۳)

000395

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(علم کی نوک پلک سنوارنے کے لئے میری بیداری مجھے خوبصورت اور عطر بیز مُغنیاؤں کی ملاقات سے بہتر محسوس ہوتی ہے)
شافعی المسلک تھے۔ بعض مسائل میں حنفی فقہ کی طرف رجحان رکھتے۔ آخری عمر میں اجتہاد کی طرف میلان ہو گیا۔ ان کی تصانیف میں سے یہ زیادہ مشہور ہیں --- تفسیر روح المعانی، حاشیہ علی القطر، شرح المسلم فی المنطق اور الفوائد السنیہ فی علم آداب البحث۔ ان کی وفات ۱۲۷۰ھ میں ہوئی (۲۲۴)

یہ تفسیر تمام قدیم تفسیروں سے استفادہ کر کے لکھی گئی ہے اسمیں ابن عطیہ، تفسیر ابی حیان، تفسیر الکشاف، تفسیر ابی السعود، تفسیر البیضاوی اور تفسیر الرازی وغیرہ سے نقل کرتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑے تو بعد میں ان پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ اور اپنی رائے کا آزادی سے اظہار کرتے ہیں (۲۲۵)۔ یہ تفسیر اہل سنت کے مذہب کی ترجمان ہے اور معتزلی عقائد کی تردید میں ہے۔ اس میں حکمت کے مسائل بھی ہیں۔ نحوی مسائل اور فقہی باتوں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ اسرائیلی روایات اور موضوع احادیث پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ قرأت کا بھی ذکر ہے اور اسباب نزول کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات صوفیہ کے باطنی معانی بھی بیان کرتے ہیں (۲۲۶) سورہ الدخان کی آیت --- اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (۲۲۷) (ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل کیا) کے تحت شب برات کی فضیلت میں بعض روایات نقل کی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی موضوع روایات پر تنقید بھی کی ہے۔ ایک روایت نقل کی ہے کہ اس میں ایک خاص نماز کا ثواب ۲۰ سال کے حج مبرور اور ۲۰ سال کے مقبول روزوں کے برابر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں --- امام بیہقی نے اسے بیان کر کے فرمایا ہے کہ یہ موضوع اور منکر روایت ہے۔ اس کے بعض رواۃ مجہول ہیں۔ پھر تفسیر بحر المحیط سے ابو بکر بن العربی کا قول نقل کیا ہے --- لَا یَصِحُّ فِیۡهَا شَیۡئٌ (۲۲۸) (اس رات کے متعلق کوئی چیز بھی درست نہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب اوّل ضرورت تفسیر

١۔۔ابن الصلاح، ابو عمرو عثمان، علوم الحدیث المعروف مقدمہ، ١٩.

٢۔۔ندوی، معین الدین، تاریخ اسلام، ١، ١٣٨

٣۔۔قرآن مجید، آل عمران، ١٤٤

البخاری، الجامع الصحیح، ١، ١٦٦

٤۔۔الطبری، جامع البیان، ٩، ٨، ٤٣، دار المعارف مصر

٥۔۔ایضاً، ٤٣٥

٦۔۔السیوطی، التحبیر فی علم التفسیر، ١٩٨

٧۔۔قرآن مجید، عبس، ٣١

٨۔۔التحبیر، ١٩٩

٩۔۔قرآن مجید، مریم، ١٣

١٠۔التحبیر، ١٩٩

١١۔قرآن مجید، العنکبوت، ٤٩

١٢۔ایضاً، یوسف، ١

١٣۔ابن خلدون، مقدمہ، ٤٣٨، الفصل الخامس، بیروت

١٤۔(ا) الطبری، جامع البیان ١، ٣٥ (مصر ١٩٦٨)

(ب) عبدالعزیز، تفسیر ابن عباس، ١، ٤

(ج) البرہان، ٢، ١٠٧

١٥۔قرآن مجید، القصص، ٨٥

الشوکانی، فتح القدیر، ١، ١٤

١٦۔فتح القدیر، ١، ١٤؛ آیت اِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْه کی طرف اشارہ ہے

١٧۔عبدالعظیم، اَحْکَامٌ مِنَ القرآن و السنۃ، ٧

١٨۔الشوکانی، فتح القدیر، ١، ١٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ایضاً
۲۰۔ایضاً
۲۱۔قرآن مجید، النساء، ۱۰۰
۲۲۔الشوکانی، فتح القدیر، ۱، ۱۴
۲۳۔ایضاً
۲۴۔ایضاً
۲۵۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، ۱، ۵۱
۲۶۔قرآن مجید، البقرہ، ۱۸۷
۲۷۔البخاری، الجامع الصحیح، ۲، ۶۴۷
۲۸۔قرآن مجید، الانعام، ۸۴
۲۹۔ایضاً، لقمان، ۱۳
۳۰۔بطور مثال (ا) البخاری، الجامع الصحیح، ۲، ۷۰۴
(ب) تفسیر ابن مسعود، ۲، ۲۷۰۔۲۷۶
۳۱۔قرآن مجید، المائدہ، ۳
۳۲۔الخازن، لباب التاویل فی معانی التاویل، ۲، ۹
۳۳۔قرآن مجید، النصر۔
۳۴۔(ا) البخاری، الجامع الصحیح، ۲، ۷۴۳
(ب) الترمذی، السنن، ۲، ۱۷۲
(ج) احمد، المسند، ۱، ۳۳۷، القاہرہ، ۱۳۱۳ھ
(د) تفسیر ابن عباس، ۲، ۹۹۰۔۹۹۶
۳۵۔البغوی، معالم التنزیل، ۲، ۳، ۳۲۔۲۱
محمد مالک، التحریر فی اصول التفسیر، ۱۰۷۔۱۰۸
۳۶۔ابن تیمیہ، مجموع فتاوی، ۱۳، ۳۳۱
۳۷۔ایضاً
۳۸۔ایضاً
۳۹۔مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۳۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔قرآن مجید، الکہف، ۱۰۹
۴۱۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۳۰
۴۲۔الفوز الکبیر، ۷۱، اصح المطابع، کراچی (اردو ترجمہ)
۴۳۔قرآن مجید، محمد، ۲۴
۴۴۔ایضاً، الحشر، ۲۱
۴۵۔ایضاً، القمر، ۱۷
۴۶۔ایضاً، الذاریات، ۲۱
۴۷۔ایضاً، العنکبوت، ۲۰
۴۸۔ایضاً، آل عمران، ۱۳۷
۴۹۔ایضاً، البقرۃ، ۲۰۴
۵۰۔الاتقان، ۲، ۱۴۵
۵۱۔قرآن مجید، النور، ۲۲
۵۲۔الاتقان، ۲، ۱۴۵
۵۳۔قرآن مجید، التوبہ، ۴۰
۵۴۔ایضاً، الزمر، ۳۳
۵۵۔الاتقان، ۲، ۱۴۵
۵۶۔قرآن مجید، آل عمران، ۱۷۳
۵۷۔الفوز الکبیر، ۶۱ المکتبۃ العلمیۃ لاہور۔ ۱۹۷۰ء
۵۸۔قرآن مجید، النور، ۱۱
۵۹۔الاتقان، ۲، ۱۴۷
۶۰۔لسان العرب، ۱، ۶۳۹
۶۱۔ایضاً، ۶۴

غریب القرآن ایک فن ہے جس پر باقاعدہ کتب لکھی گئیں۔ درج ذیل مصنفین زیادہ معروف ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس (ف ۶۸ ھ)، ابو سعید ابان بن تغلب بن رباح البَکرِی (ف ۱۴۱ھ)، ابو فَید مؤرّج بن عمرو السَّدوسی (ف ۱۹۵)، ابو محمد یحییٰ بن المبارک الیزیدی (ف ۲۰۲)، النضر بن شُمیل (ف ۲۰۲)، ابو عُبیدۃ مَعمَر بن المُثنیٰ (ف ۲۱۰)،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاَخفَش الاوسط سعیدبن مسعَدَۃ(ف۲۲۱)ابو عبید القاسم بن سلام (ف۲۲۴)، محمدبن سلام الجمحی (ف۲۳۱)، ابن قتیبۃ(ف۲۷۶)، ابو طالب المفضل بن سلمۃ(ف۳۰۸)،ابن درید(ف۳۲۱)، ابو زید احمد بن سہل البلخی (ف۳۲۲)، محمد بن عثمان الجعد (ف۳۲۲) نفطویۃ (ف ۳۲۳)، محمد بن عزیز السجستانی (ف۳۳۰)، ابو عمر محمد بن عبدالواحد الزاہد(ف۳۴۵)،ابو بکر محمدبن انصاری النقاش(ف۳۵۱)، احمدبن محمد المرزوقی (ف۴۳۱) مکی بن محمد القیسی (ف۴۳۷) محمد بن یوسف الکفرطابی (ف۴۵۳)، الراغب الاصفہانی (ف۵۰۲)۔ (از المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث، ۱، ۸-۱۰، مقدمۃ المحقق)

۶۲۔قرآن مجید، المرسلات، ۱۲

۶۳۔المجموع المغیث، ۱، ۳۴

۶۴۔قرآن مجید، سباء، ۱۲

۶۵۔المجموع المغیث، ۱، ۳۰

۶۶۔قرآن مجید، الرحمن، ۳۵

۶۷۔ابن قتیبۃ، غریب القرآن، ۴۳۸

۶۸۔قرآن مجید، الرحمن، ۲۷

۶۹۔ابن قتیبۃ، غریب القرآن، ۴۴۳

۷۰۔قرآن مجید، عبس، ۳۱

۷۱۔ابن قتیبۃ، غریب القرآن، ۵۱۵

۷۲۔شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر، ۴۰

۷۳۔البغوی، حسین بن مسعود، معالم التنزیل، ۱، ۱۳

۷۴۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۸۱

۷۵۔المجموع المغیث، ۱، ۶

۷۶۔الطبری، جامع البیان، ۱، ۳۷

۷۷۔ایضاً

۷۸۔المجموع المغیث، ۱، ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب دوم تفسیر اور تاویل کا مفہوم

۱۔عبد العظیم،احکام من القرآن و السنۃ،۸
۲۔السیوطی،الاتقان فی علوم القرآن،ج ۲،۱۷۳
۳۔الجوہری،الصحاح تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ،ج ۲،۷۸۱
۴۔ابن منظور،لسان العرب،ج ۲،۵۴
۵۔تاج الدین ابو محمد احمد،کتاب الدرر اللقیط من بحر المحیط،ج ۱،۱۳
٦۔الزرکشی،البرہان فی علوم القرآن،ج ۲،۱۴۷
۷۔ایضاً،۱۴۸
۸۔الراغب الاصفہانی،معجم مفردات الفاظ القرآن،۳۹۴
۹۔محمد حسین الذہبی،التفسیر و المفسرون،ج ۱،۱۴
۱۰۔البرہان فی علوم القرآن،ج ۱،۱۳
۱۱۔ابو محمد ابن حیان،تفسیر بحر المحیط،ج ۱،۱۴
۱۲۔الاتقان فی علوم القرآن،ج ۲،۱۷۴
۱۳۔قرآن مجید،ص،۲۹،احکام من القرآن و السنۃ،۳
۱۴۔منہج الفرقان،ج ۲،٦،بحوالہ التفسیر و المفسرون،ج ۱،۱۳
۱۵۔البغوی،حسین بن مسعود،معالم التنزیل،ج ۱،۱۴
١٦- Shorter Encyclopaedia of Islam, 538
۱۷۔قرآن مجید،الفرقان،۳۳
۱۸۔الطبری،جامع البیان عن تاویل آی القرآن،ج ۱۹،۱۱
۱۹۔الزمخشری،ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر،الکشاف،ج ۲،۴۰۸
۲۰۔البخاری،الجامع الصحیح،ج ۲،۱۱۲۵
۲۱۔الدارمی،السنن،ج ۱،۱۱۴
۲۲۔ابن ماجہ،السنن،۱٦۵
۲۳۔الاتقان،ج ۲،۱۷۳
۲۴۔معالم التنزیل،ج ۱،۱۴
۲۵۔لسان العرب،ج ۱۱،۳۲
۲٦۔ایضاً،۳۳
۲۷۔ابن الاثیر ابو السعادات المبارک،النہایۃ فی غریب الحدیث،ج ۱،۸۰
۲۸۔لسان العرب،ج ۱۱،۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔لسان العرب، ج ۱۱، ۳۴
۳۰۔محمد ادیب الصالح، تفسیر النصوص فی الفقہ الاسلامی، ج ۱، ۳۵۷
۳۱۔محمد حسین الذھبی، التفسیر والمسفرون، ج ۱، ۱۶
۳۳۔احکام من القرآن والسنہ، ۴
۳۴۔ایضاً، غلام احمد حریری، تاریخ تفسیر و مفسرین، ۱۶
۳۵۔الذھبی، التفسیر والمفسرون، ج ۱، ۱۸
۳۶۔قرآن المجید، الاعراف، ۵۳
۳۷۔ایضاً، یوسف، ۴۴
۳۸۔ایضاً، آل عمران، ۷
۳۹۔ایضاً، النساء، ۵۹
۴۰۔البخاری، الجامع الصحیح، ج ۱، ۱۸
۴۱۔ایضاً، ۴۵۴
۴۲۔ایضاً، ج ۱، ۱۴۸، مسلم، الجامع الصحیح، ۱، ۲۶۱
۴۳۔الاتقان، ج ۲، ۱۷۳
۴۴۔ایضاً
۴۵۔ایضاً
۴۶۔ایضاً
۴۷۔ایضاً
۴۸۔ایضاً
۴۹۔ایضاً
۵۰۔معالم التنزیل، ج ۱، ۱۴
۵۱۔احمد بن حجر العسقلانی، فتح الباری، ج ۱۳، ۵۲۶،
۔۔۔ابن الاثیر، النہایۃ فی غریب الحدیث، ج ۱، ۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب سوم مفسر قرآن کے لئے ضروری علوم

۱۔۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۶۳، مقدمہ فی اصول التفسیر، ۲۹
۲۔۔قرآن مجید، الصافات، ۱۳۹۔۱۴۴
۳۔۔ایضاً، الانبیاء، ۸۷
۴۔۔ایضاً، النحل، ۴۴
۵۔۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۶۳
۶۔۔السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۲، ۱۷۶
۷۔۔قرآن مجید، النساء، ۱۰۵
۸۔۔الاتقان، ۲، ۱۷۶
۹۔۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۶۴
۱۰۔قرآن مجید، البقرہ، ۲۳
۱۱۔محمد احمد عیسوی، تفسیر ابن مسعود، ۲، ۱۲۲
۱۲۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۶۴
۱۳۔الزرکشی، البرہان فی علوم القرآن، ۲، ۱۵
۔۔۔الطبری، جامع البیان، ۱، ۳۶
۱۴۔الشافعی، الرسالۃ بحوالہ افغانی، علوم القرآن، ۸۱
۱۵۔مجموع فتاویٰ، ۱۳، ۳۶۵
۱۶۔ایضاً
۱۷۔مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۳۳۶
۱۸۔ابن کثیر، تفسیر القرآن، ۱، ۵ بحوالہ مباحث فی علوم القرآن، ۳۳۷
۱۹۔تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن مسعود (دونوں مطبوع ہیں)
۲۰۔الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ۱، ۳۶
۲۱۔ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔قرآن مجید،الحشر،۷،تفسیر ابن مسعود،۲،۶۳۳۔۶۳۴
۲۳۔قرآن مجید،بنی اسرائیل،۹۴
۲۴۔ایضاً،۹۵
۲۵۔البرہان فی علوم القرآن،۱،۲۹۴
۲۶۔ایضاً،۱۹۲
۲۷۔الاتقان،۱،۸
۲۸۔ایضاً،۹
۲۹۔ایضاً
۳۰۔ایضاً
۳۱۔ایضاً،۲۸
۳۲۔ایضاً
۳۳۔الواحدی،اسباب النزول،۴۱
۳۴۔ایضاً
۳۵۔قرآن مجید،ھود،۱۱۴،تفسیر ابن مسعود،۲،۳۴۶۔۳۴۷
۳۶۔امین احسن اصلاحی،تدبر قرآن،۱،مقدمۃ
۳۷۔الاتقان،۱،۲۸،مباحث فی علوم القرآن،۷۶
۳۸۔الرازی،مختار الصحاح،۲۷۳،البرہان،۲،۲۹،ارشاد الفحول،۱۶۱
۳۹۔قرآن مجید،الحج،۵۲
۴۰۔البرہان،۲،۲۹،الاتقان ۲،۲۰
۴۱۔ابن منظور،لسان العرب،۳،۶۳
۴۲۔قرآن مجید،الجاثیۃ،۲۹
۴۳۔ابن الجوزی،نواسخ القرآن،۲۰
۴۴۔ایضاً
۴۵۔لسان العرب،۳،۶۳
۴۶۔قرآن مجید،البقرۃ،۱۰۶
۴۷۔ابن الجوزی،نواسخ القرآن،۲۹،الناسخ والمنسوخ،۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۔البرہان،۱،۲۸
۴۹۔قرآن مجید،ق،۳۶
۵۰۔ایضاً،۳۷
۵۱۔ایضاً،یونس،۹۰۔۹۲
۵۲۔موریس بکائے،بائبل قرآن اور سائنس،۳۰۵(اردو ترجمہ)
۵۳۔قرآن مجید،المزمل،۶
۵۴۔سنن ابی داؤد مع عون،۱،۵۴۳(باب فی ثواب قراۃ القرآن)
۵۵۔محمد نصر مکی،نہایۃ القول المفید فی علوم التجوید،۹
۵۶۔مقدمہ ابن خلدون،۴۳۷
۵۷۔مباحث فی علوم القرآن،۱۷۰
۵۸۔البرہان،۱،۳۲۷۔۳۲۹،الاتقان،۱،۳۷،مباحث،۱۷۱۔۲
۵۹۔ابو بکر احمد بن الحسین،الغایۃ فی قرات العشر،۷(مقدمہ)
۶۰۔ایضاً
۶۱۔مختار الصحاح،۶۲
۶۲۔لسان العرب،۱۲،۱۴۳
۶۳۔قرآن مجید،بنی اسرائیل،۳۸
۶۴۔ایضاً،ھود،۱
۶۵۔مختار الصحاح،۱۳۸
۶۶۔لسان العرب،۱۳،۵۰۳
۶۷۔ایضاً،۵۰۴
۶۸۔الشوکانی،ارشاد الفحول الیٰ تحقیق الحق من علم الاصول،۱۶۱
۶۹۔قرآن مجید،آل عمران،۷
۷۰۔معالم التنزیل،۱،۳۱۹۔۲۲،فتح القدیر،۱،۳۱۴۔۱۹
۷۱۔البرہان،۲،۱۶۰
۷۲۔الصابونی،التبیان فی علوم القرآن،۱۵۸
۷۳۔غلام احمد حریری،تاریخ تفسیر و مفسرین،۲۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۔نواب صدیق بن حسن، ابجد العلوم، ۲، ۵۶۰
۷۵۔الاتقان، ۲، ۱۸۰
۷۶۔مقدمۃ ابن خلدون، ۵۴۶-۴۷
۷۷۔ابجد العلوم، ۲، ۵۶۳
۷۸۔الاتقان، ۲، ۱۸۰
۷۹۔قرآن مجید، بنی اسرائیل، ۷۱
۸۰۔الاتقان، ۲، ۱۸۰
۸۱۔ابجد العلوم، ۲، ۳۴۷
۸۲۔ایضاً، ۶۲-۶۳
۸۳۔نظام الدین الحسن بن محمد، غرائب القرآن، ۱، ۵۱
۸۴۔الاتقان، ۲، ۱۸۱
۸۵۔ابجد العلوم، ۲، ۶۵
۸۶۔الاتقان، ۲، ۱۸۱
۸۷۔ابجد العلوم، ۲، ۱۳۳-۱۳۴
۸۸۔عبدالوہاب خلاف، علم اصول فقہ، ۱۲
۸۹۔ابجد العلوم، ۲، ۷۲
۹۰۔محمد بن ادریس الشافعی، الرسالۃ، ۱۳، القاہرہ
۹۱۔ابجد العلوم، ۲، ۷۳

*****

***

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب چہارم مفسر قرآن کے آداب و شرائط

١۔۔عثمان بن صلاح، علوم الحدیث، ١۴٩
٢۔۔البخاری۔الجامع الصحیح مع شرح فتح الباری، ٩،١
٣۔۔ایضاً
۴۔۔قرآن مجید، البقرہ، ٢٦
۵۔۔ایضاً
٦۔۔امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، ١، مقدمہ
٧۔۔الخطیب، الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، ١، ٣٣٨
٨۔۔مباحث فی علوم القرآن، ٣٣۵
٩۔۔قرآن مجید، الفرقان، ٣، ۴
١٠۔مالک بن انس، موطا، ٦۵١
١١۔الدارمی، السنن، ٢، ٢٩٩
١٢۔موطا، سنن ابن ماجہ، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ۴١٣
١٣۔الترمذی، السنن، ٢، ٦٣
١۴۔الترمذی، السنن، بحوالہ مشکاۃ المصابیح، ۴١٣
١۵۔قرآن مجید، بنی اسرائیل، ٣٢
١٦۔الترمذی، السنن، بحوالہ مشکاۃ الصابیح، ۴١۴
١٧۔مالک، موطا، ٦۵١
١٨۔قرآن مجید، بنی اسرائیل، ٣۴
١٩۔ابن ماجہ، السنن مع شرح مفتاح الحاجۃ، ٣.٣
٢٠۔تدبر قرآن، مقدمہ ١۔٧
٢١۔مشکوٰۃ المصابیح، ۴٣٦
٢٢۔الذہبی، ابو عبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، ١، ٢١١
٢٣۔الفارسی، محمود بن احمد، اسماء رجال المصابیح، ٨٨
٢۴۔الخطیب البغدادی، احمد بن علی، الجامع لاخلاق الراوی، ١، ٣٣٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ایضاً،۱۸۴
۲۶۔ایضاً،۱۸۵،۱۸۴
۲۷۔محمد ناصر الدین الالبانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ،۱،۶۔۸
۲۸۔الترمذی، السنن،۲،۳۹
۲۹۔ایضاً،۴۰
۳۰۔البخاری، الجامع الصحیح،۱،۱۷
۳۱۔احمد بن الحسین البیہقی، السنن الکبریٰ،۶،۲۲۱
۳۲۔الہیثمی نور الدین علی، مجمع الزوائدو منبع الفوائد،۱،۱۳۴
۳۳۔قرآن مجید، محمد،۲۴
۳۴۔ایضاً، ابراہیم،۲۴۔۲۶

******

***

**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب پنجم تفسیر قرآن کی اقسام

۱۔(ا) مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۳۴۷
(ب) محمد حسین الذہبی، التفسیر و المفسرون، ۱،
۱۵۳
(ج) عبدالعظیم معانی، احکام من القران والسنہ، ۱۱
(د) محمد حنیف ندوی، مطالعہ قرآن، ۲۸۳
۲۔ قرآن مجید، سورہ البقرہ، ۳۷
۳۔ ایضاً، سورہ الاعراف، ۳۴
۴۔ ایضاً، سورہ الدخان، ۳
۵۔ ایضاً، سورہ القدر، ۱
۶۔ احمد بن جنبل، مسند ۲، ۱۸۶
۷۔ البخاری، الجامع الصحیح مع شرح فتح الباری، ۸، ۵۱۳
۵۱۴۔
۸۔ ایضاً، ۳۷۵، تفسیر سورہ الرعد
۹۔ ایضاً، ۲۹۱، تفسیر سورہ الانعام
۱۰۔ قرآن مجید، الانعام، ۸۲
۱۱۔ ایضاً، لقمان، ۱۳
بخاری، الجامع الصحیح مع فتح الباری، ۸، ۵۱۳
۱۲۔ قرآن مجید، النحل، ۴۴
۱۳۔ الصابونی، التبیان فی علوم القران، ۶۶
۱۴۔ قرآن مجید ق، ۱۸
۱۵۔ عبدالعزیز، تفسیر ابن عباس، ۲، ۸۱۷
۱۶۔ قرآن مجید، العنکبوت، ۴۸
۱۷۔ محمد احمد عیسوی، تفسیر ابن مسعود، ۲، ۴۸۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ مناع ، مباحث فی علوم القران ، ۳۵۹ (
ندوی ، مطالعہ قران ، ۲۸۴ (آٹھ کا ذکر ہے)
الصابونی ، التبیان علوم القران ، ص ۱۸۵ (آٹھ کا ذکر ہے)
۱۹۔ الکتانی ، محمد بن جعفر ، الرسالہ المستطرفہ ، ۴۱
۲۰۔ محمد حسن بن احمد ، الامام الشوکانی مفسراً ، ۱۰۹ ،
۲۱۔ ایضاً
۲۲۔ ایضاً
۲۳۔ الصابونی ، التبیان ، ۱۸۵
۲۴۔ محمد حسین الذہبی ، التفسیر و المفسرون ۱ ، ۲۲۷
احمدون ذنفر ، علوم القرآن (انگریزی) ، ۱۳۷
۲۵۔ محمد حسن ، الامام الشوکانی مفسراً ، ۳۴۶
۲۶۔ ایضاً ، ۱۱۸
۲۷۔ احمدون ذنفر ، علوم القرآن ، ۱۳۸
۲۸۔ ایضاً
۲۹ محمد حسن ، الامام الشوکانی مفسراً ، ۳۴۶
۳۰۔ الصابونی ، التبیان ، ۱۸۵
۳۱۔ محمد حسن ، الامام الشوکانی مفسراً ، ۳۵۰
۳۲۔ ابن حجر العسقلانی ، فتح الباری ، ۱۱ ، ۹۰
اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ، ۳ ، ۱۹۳
ابن عبدالبر ، الاستیعاب فی معرفہ الاصحاب ، ۲ ، ۳۴۳
۳۳۔ ابن کثیر ، البدایۃ و النھایۃ ، ۸ ، ۲۹۵
۳۴۔ احمد بن حنبل ، المسند ، ۱ ، ۳۱۴ ، ۳۲۸ ، ۳۴۵
۳۵۔ ایضاً ، ۳۱۴ ، ۳۲۸ ، ۳۳۵
۳۶۔ البخاری ، الجامع الصحیح ، ۱ ، ۱۷
الذہبی ، احمد بن عثمان ، تذکرہ الحفاظ ، ۱ ، ۴۰ (اللھم علمہ تاویل القرآن کے الفاظ ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔ اگناز گولڈ زیہر، مذاہب التفسیر الاسلامی، ۸۶، (ترجمہ عبدالحکیم نجار)

(اس مقام پر اس مستشرق نے ابن سعد اور کتاب الاغانی کی موضوع روایات کو بیان کیا ہے۔ جبکہ ثقہ روایت کو نقل نہیں کیا۔ عام طور پر مستشرقین کا یہ انداز ہے کہ وہ اسلام پر اسی انداز سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ شخص بہت خطرناک دشمن اسلام تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے متعلق بہت ہرزہ سرائی کی ہے۔ بعد میں آنے والے شاخت اور یان بال وغیرہ اس کے خوشہ چین ہیں)

۳۸۔ احمد امین، فجر الاسلام، ۲۰۱

۳۹۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۴۲۔ ۴۳

۴۰۔ البخاری، الجامع الصحیح، ۱، ۳۶۹، ج ۲، ۱۰۹۷

۴۱۔ مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۲۶۰

۴۲۔ الذہبی، تذکرہ الحفاظ، ۱، ۴۰

۴۳۔ السیوطی، الاتقان، ۱، ۱۲۰۔ ۱۲۳

الھیثمی، مجمع الزوائد، ۶، ۳۶۶

۴۴۔ عبدالعزیز، تفسیر ابن عباس (مقدمہ)، ۲۱ (چاروں باتیں)

۴۵۔ مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۳۶۱۔ ۳۶۲

۴۶۔ الذہبی، تذکرہ الحفاظ، ۲، ۷۱۰

۴۷۔ ایضاً، ۷۷۱

۴۸۔ ایضاً، ۷۱۵

محمد الحمیری، الروض المعطار فی اخبار الاقطار، ۳۸۶

۴۹۔ یاقوت الحموی معجم الادباء، ۶، ۴۲۴

الذہبی، تذکرہ، ۲، ۷۱۲

۵۰۔ السیوطی، الاتقان، ۲، ۱۹۰

۵۱۔ الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، ۱۸۶ (تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیات)
۵۲ ۔ داؤدی، طبقات المفسرین، ۱، ۳۲۷
محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۲۴ ۔ ۲۲۵
۵۳ ۔ حاجی خلیفہ مصطفیٰ ابن عبداللہ، کشف الظنون، ۱، ۴۴۱
۵۴ ۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۲۵ ۔ ۲۲۶
۵۵ ۔ محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، ۱، ۴۹۷
۵۶ ۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۲۷
۵۷ ۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۱، ۷۹
۵۸ ۔ یاقوت الحموی، معجم الادباء، ۵، ۳۷،
۵۹ ۔ ابن الاثیر، اللباب فی تہذیب الانساب، ۱، ۱۹۴
۶۰ ۔ معجم الادباء، ۵، ۳۶ ۔ ۳۸
شذرات الذہب، ۲، ۲۳۰ ۔ ۲۳۱
۶۱ ۔ محمد حسین الذہبی ۔ التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۶۹
الصابونی، التبیان فی علوم القرآن، ۱، ۱۸۷
۶۲ ۔ ابن الاثیر، اللباب، ۱، ۱۹۴
۶۳ ۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۲۹ ۔ ۲۳۹
۶۴ ۔ معجم الادباء، ۵، ۳۷
۶۵ ۔ ابن تیمیۃ، مقدمۃ فی اصول التفسیر، ۲۲
۶۶ ۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۴، ۴۸ ۔ ۴۹
شاہ عبدالعزیز محدث، بستان المحدثین، ۱۳۶
۶۷ ۔ الحسینی، طبقات الشافعیۃ، ۲۰۱
انسائکلو پیڈیا آف اسلام، ۱، ۸۹۳ (لیڈن، لندن ۔ جدید ایڈیشن ۱۹۶۰)
۶۸ ۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، ۲، ۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٩ ۔ الحموی ، محجم البلدان ، ۱، ۱۳٦

۷۰ ۔ (۱) الذہبی ، تذکرہ ، ۴، ۵۲

(۲) ابن العماد ، شذرات الذہب ، ۴، ۴۸ ،

(۳) ابن کثیر ، البدایہ و النہایہ ، ۱۲، ۱۹۳

(۴) الصفدی ، الوافی بالوفیات ، ۱۳، ٦۳

۷۱ ۔ ابن کثیر ، البدایہ و النہایہ ، ۴، ۲۴۵

ابن خلکان ، وفیات الاعیان ، ۲، ۱۳٦

السبکی ، طبقات الشافعیہ ، ۴، ۲۱۴

۷۲ ۔ ابن خلکان ، وفیات الاعیان ، ۲، ۱۳٦

۷۳ ۔ شاہ عبدالعزیز ، بستان المحدثین ، ۱۳٦

۷۴ ۔ الذہبی ، تذکرہ ، ۴، ۵۲

۷۵ ۔ ابن نقطہ ، کتاب التقیید ، ۱، ۳۰۵، ۳۰٦، ج ۲، ۱۵۷۔ ۱۵۸

۷٦ ۔ محمود الفارسی ، اسماء رجال المصابیح ، ۲۳

۷۷ ۔ الذہبی ، تذکرہ ، ۴، ۵۲

السبکی ، الطبقات الشافعیہ ، ۴، ۱۰۱، ۲۱۵

۷۸ ۔ حاجی خلیفہ ، کشف الظنون ، ۲، ۱۷۲٦

۷۹ ۔ مطبوعہ القاہرہ

۸۰ ۔ موسسہ الرسالہ ، بیروت ، ۱۹۸۳، (۱٦ جلد)

۸۱ ۔ ابن کثیر ، البدایہ و النہایہ ، ۱۲، ۱۹۳ (مخطوط ہے)

۸۲ ۔ ابن تیمیہ ، مقدمہ فی اصول تفسیر ، ۲۲

۸۳ ۔ حاجی خلیفہ ، کشف الظنون ، ۲، ۲۸۵

حریری ، تاریخ و تفسیر و مفسرین ، ۲۱۵

۸۴ ۔ البغوی ، معالم التنزیل ، ۱، ٦۰۴ (تیرہ مکمل)

۸۵ ۔ ایضاً ، ۱۵۸

۸٦ ۔ الخازن ، لباب التاویل فی معانی التنزیل ، ۱، ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۷ ۔ البغوی ، معالم التنزیل ، ۳ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ ، ج ۴ ، ۵٦ ، ۵۸
(دونوں اسرائیلی روایات کی مثالیں ہیں)
۸۸ ۔ محمد حسین الذہبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۲۳۸
۸۹ ۔ ایضاً ، ۲۳۹
۹۰ ۔ ایضاً
۹۱ ۔ ابو حیان ، البحر المحیط ، ۱ ، ۹
۹۲ ۔ ابن خلدون ، المقدمۃ ، ۴۴۰
۹۳ ۔ ابو حیان ، البحر المحیط ، ۱ ، ۱۰
۹۴ ۔ ابن تیمیۃ ، الفتاویٰ ، ۱۳ ، ۳٦۱
۹۵ ۔ محمد حسین الذہبی ، التفسیر والمفسرون ، ۲ ، ۲۴۰
۹٦ ۔ ایضاً ، ۲۴۲
۹۷ ۔ ایضاً
۹۸ ۔ ایضاً
۹۹ ۔ الداؤدی ، طبقات المفسرین ، ۳۲۷ ،
۱۰۰ ۔ ابن حجر الدرر الکامنۃ ، ۱ ، ۳۳۷
۱۰۱ ۔ شذرات الذہب ، ٦ ، ۲۳۱
۱۰۲ ۔ محمد حسین الذہبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۲۴۲
۱۰۳ ۔ ایضاً ، ۲۴۴
۱۰۴ ۔ قرآن مجید ، البقرہ ، ۱۸۵
۱۰۵ ۔ ابن کثیر ، تفسیر القرآن العظیم (۱) ، ۲۱٦ ، سہیل اکیڈمی لاہور
۱۰٦ ۔ الکتانی ، الرسالۃ المستطرفۃ ، ۱۹۵
۱۰۷ ۔ احمدون ذنفر ، علوم القرآن ، ۱۳۸ (انگریزی)
(گولڈ زھیر کی کتاب مذاھب التفسیر الاسلامی میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ۔ بلکہ ابن کثیر کو صرف ایک جگہ بطور مؤرخ ذکر کیا ہے ۔ مذاھب التفسیر ، ۱۰۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مستشرقین کے سر سبد گل کی علمی حیثیت کیا ہے)

۱۰۸۔ محمد حسین الذهبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۴۷
۱۰۹۔ السخاوی، الضوع اللامع لاهل القرآن التاسع، ۴، ۱۵۲
۱۱۰۔ محمد حسین الذهبی، التفسیر والمفسرین، ۱، ۲۴۸
۱۱۱۔ ایضاً، ۲۵۰
۱۱۲۔ ایضاً، ۲۴۸۔۲۵۰
۱۱۳۔ الثعالبی، جواہر الحسان، ۳، ۱۵۹، بحوالہ محمد حسین الذهبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۵۱
۱۱۴۔ محمد حسین الذهبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۵۱
۱۱۵۔ ایضاً
۱۱۶۔ ایضاً، ۲۵۱
۱۱۷۔ ایضاً، ۲۵۲
۱۱۸۔ طبع مطبعہ الازهر، القاہرہ، الطبعہ الثانیہ، ۱۹۲۵ء \ ۱۳۴۳ ھ
۱۱۹۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ۱۲
۱۲۰۔ محمد حسین الذهبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۲۵۲
۱۲۱۔ الکتانی، الرسالة المستطرفة، ۱۹۵
۱۲۲۔ السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۲، ۱۸۳
۱۲۳۔ السیوطی الدر المنثور، ۱، ۲ بحوالہ محمد حسین الذهبی ۱؛ ۲۵۲، ۲۵۳
۱۲۴۔ السیوطی، الاتقان، ۲، ۱۹۰
۱۲۵۔ الشوکانی، البدر الطالع، ۲، ۲۱۵ مطبعہ السعادہ مصر ۱۳۴۸ھ
۱۲۶۔ ایضاً، ۱، ۵۲ مطبعة الترقی، دمشق ۱۹۶۰
۱۲۷۔ عمر رضا کحالة، معجم المؤلفین، ۱۱، ۵۳، مطبہ الترقی دمشق ۱۹۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل پاشا ، ھدیۃ العارفین ، ۲ ، ۳۶۵ ، مطبعۃ البھیۃ ، استنبول ۱۹۵۵
۱۲۸ ۔ الشوکانی ، الدواء العاجل ، ۶۵ ، بحوالہ شوکانی مفسراً ، ۶۳
۱۲۹ ۔ محمد حسن بن احمد ، الامام الشوکانی مفسراً ، ۸۲ ، ۹۸
۱۳۰ ۔ الکتانی ، الرسالۃ المستطرفۃ ، ۱۵۲
۱۳۱ ۔ الشوکانی مفسراً ، ۱۴۹
۱۳۲ ۔ الشوکانی ، فتح القدیر ، ۲ ، ۲۱۱
قولہ ثم استوی علی العرش ۔ قد اختلف العلماء فی معنی ھذا علیٰ اربعۃ عشر قولا و احقھا و اولاھا بالصواب مذھب السلف الصالح انہ استوی سبحانہ علیہ بلا کیف بل علی الوجہ الذی یلیق بہ مع تنزھہ عمالا یجوز
(اللہ کا قول ثم استوی علی العرش ۔۔۔ علماء کے اس کے معنی میں چودہ اقوال ہیں ۔ درست اور بہتر مذہب سلف الصالحین ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کیفیت کے بغیر مستوی ہے ۔ جیسا کہ اس کی ذات کے لائق ہے اس چیز سے بچتے ہوئے جو اس کی ذات کے لائق نہیں ہے)
۱۳۳ ۔ الشوکانی مفسراً ۱۰۷ ۔ ۱۱۲
۱۳۴ ۔ ایضاً ، ۳۴۴ ۔ ۳۲۶
۱۳۵ ۔ محمد حسین الذھبی ، التفسیر و المفسرون ، ۱ ، ۲۵۵
۱۳۶ ۔ مناع القطان ، مباحث فی علوم القرآن ، ۳۵۱
۱۳۷ ۔ عبدالعظیم ، احکام من القرآن و السنۃ ، ۱۳
۱۳۸ ۔ احمدون ذنفر ، علوم القرآن ، ۱۳۲
۱۳۹ ۔ البغوی ، حسین بن مسعود ، معالم التنزیل ، ۱ ، ۱۳
۱۴۰ ۔ ایضاً
۱۴۱ ۔ محمد حنیف ندوی ، مطالعہ قرآن ، ۲۸۴
۱۴۲ ۔ ابن تیمیہ ، مقدمہ فی اصول التفسیر ، ۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۳۔ مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ۳۶۳۔۳۶۶
۱۴۴۔ ابن الاثیر، اللباب فی تہذیب الانساب، ۱، ۲۰۶
۱۴۵۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ۵۹۔۶۰
۱۴۶۔ میاں منظور احمد، تاریخ تفسیر و اصول تفسیر، ۲۲
۱۴۷۔ حریری، تاریخ تفسیر و مفسرین، ۲۸۱ (اس کتاب کو مناع القطان نے ذکر کیا ہے)
۱۴۸۔ ایضاً، ۲۹۲ (اس کو مناع القطان نے ذکر نہیں کیا)
۱۴۹۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ص ۱۰، ۵۹
محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۹۱
۱۵۰۔ قرآن مجید، یونس، ۲۶، الترمذی، السنن، ۲، ۱۳۸ (اللہ کو دیکھنا)
۱۵۱۔ تفسیر القاضی، ۱۵۹ بحوالہ التفسیر والمفسرون ۱، ۳۹۲۔ ۴۰۳
۱۵۲۔ ابن الاثیر، اللباب فی تہذیب الانساب، ۱، ۵۰۲، ۵۰۷
۱۵۳۔ یاقوت الحموی، معجم البلدان، ۳، ۱۴۷
۱۵۴۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ۱۲۰۔ ۱۲۱
۱۵۵۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۵، ۱۷۰
۱۵۶۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲، ۱۴۷۶
۱۵۷۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۴۳۳
۱۵۸۔ ایضاً، ۴۳۵۔ ۴۴۲
۱۵۹۔ ایضاً، ۴۶۸ (یہ حاشیہ کشاف کے ساتھ مطبوع ہے)
۱۶۰۔ محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناهل العرفان فی علوم القرآن، ۱، ۵۳۷
(بطور نمونہ تفسیر سورہ فاتحہ، ۱، ۱۱۔ ۶۰، ملاحظہ کریں
۱۶۱۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ۱۱۵
ابن خلکان، وفیات، ۴، ۲۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر و المفسرون، ۱، ۲۹۰
۱۶۳۔ السیوطی، طبقات المفسرین، ۱۱۵
۱۶۴۔ ایضاً، ۵۰
۱۶۵۔ ابن خلکان، ۴، ۲۴۹
۱۶۶۔ ایضاً، ۴، ۲۵۲
۱۶۷۔ ابو العباس احمد بن الحسن، الوفیات، ۳۰۸
۱۶۸۔ حریری، تاریخ تفسیر و مفسرین، ۲۳۷
۱۶۹۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲، ۱۴۵۶
۱۷۰۔ ایضاً
۱۷۱۔ ایضاً
۱۷۲۔ محمد حسین الذہبی، تفسیر و المفسرون، ۳، ۱۲۳
السیوطی، طبقات المفسرین، ۹۲
۱۷۳۔ ابن فرحون، الدیباج المذہب فی معرفۃ اعیان علماء المذہب، ۳۱۷۔۳۱۸
۱۷۴۔ ایضاً، ۳۱۷
۱۷۵۔ التفسیر و المفسرون، ۳، ۱۲۵
۱۷۶۔ جمال الدین عبدالرحیم الاسنوی، طبقات الشافعیہ، ۱، ۲۸۳
ابن العماد، شذرات الذہب، ۵، ۳۹۲۔۳۹۳
۱۷۷۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر و المفسرون، ۱، ۲۹۷۔ ۲۹۸
۱۷۸۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱، ۱۲۷
۱۷۹۔ ایضاً
۱۸۰۔ محمد حسین الذہبی، التفسیر و المفسرون، ۱، ۳۰۴
عبدالحی لکھنوی، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ۱۰۱، ۱۰۲
۱۸۱۔ التفسیر و المفسرون، ۱، ۳۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۔ ایضاً
۱۸۳۔ یاقوت الحموی ، معجم البلدان ، ۵ ، ۲۸۵
۱۸۴۔ ابن حجر الدرر الکامنہ ، ۲ ، ۲۴۷
الفوائدالبھیہ ، ۱۰۲
۱۸۵۔ الذھبی التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۰۵۔ ۳۰۹
۱۸۶۔ قرآن مجید ، ص ، ۳۴
۱۸۷۔ النسفی ، مدارک التنزیل ، ۲ ، ۴۲
۱۸۸۔ قرآن مجید البقرہ ، ۱۰۲
مدارک التنزیل ، ۱ ، ۵۱
۱۸۹۔ الذھبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۱۰
۱۹۰۔ ایضاً
۱۹۱۔ ایضاً
۱۹۲۔ الخازن ، لباب التاویل فی معانی التنزیل ، ۱ ، ۳
۱۹۳۔ قرآن مجید ، الکہف ، ۱۰
۱۹۴۔ الخازن ، لباب التاویل ، ۴ ، ۱۹۷۔ ۲۰۴
۱۹۵۔ الذھبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۱۴۔ ۳۱۶
۱۹۶۔ ایضاً ، ۳۱۷
۱۹۷۔ ایضاً
۱۹۸۔ ایضاً ، ۳۱۷۔ ۳۱۸
۱۹۹۔ ایضاً ، ۳۱۸
۲۰۰۔ مطبوع ، مکتبہ النصر الحدیثہ الریاض
۲۰۱۔ الذھبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۲۱
۲۰۲۔ نظام الدین الحسن ، غرائب القرآن ، ۱ ، ۳ (مقدمہ المحقق)
التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۲۱۔ ۳۲۲
۲۰۳۔ الذھبی ، التفسیر والمفسرون ، ۱ ، ۳۲۱۔ ۳۲۲
۲۰۴۔ ایضاً ، ۳۲۲
حاجی خلیفہ ، کشف الظنون ، ۱ ، ۳۹۱ ، ج ۲ ، ۱۱۹۵ ، ۱۵۲۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۵۔ کشف الظنون، ۲، ۱۱۹۰، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۲۲
۲۰۶۔ الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۲۳۔ ۳۲۸
۲۰۷۔ ایضاً، ۳۲۳
۲۰۸۔ ایضاً
۲۰۹۔ ایضاً، ۳۳۴
۲۱۰۔ تفسیر جلالین، ۴ (مقدمہ ___ ابتدا میں اس بات کا اظہار ہے کہ سورہ فاتحہ کو اسی وجہ سے آخر میں لکھا گیا ہے)
۲۱۱۔ الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۳۷
۲۱۲۔ ایضاً، ۳۳۸
۲۱۳۔ ایضاً
۲۱۴۔ ایضاً، ۳۳۹
۲۱۵۔ السراج المنیر، ۱، ۲۶۵، بحوالہ التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۴۱
۲۱۶۔ التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۴۲۔ ۳۴۵
۲۱۷۔ ایضاً، ۳۴۵۔ ۳۴۶
۲۱۸۔ ابو السعود، التفسیر، ۱، ۳، الفوائد البہیہ، ۸۲
۲۱۹۔ الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۴۹۔ ۳۵۲
۲۲۰۔ تفسیر ابی السعود، ۱، ۵۔ ۷
۲۲۱۔ الذہبی، التفسیر والمفسرون، ۱، ۳۵۲
۲۲۲۔ ایضاً، ۳۵۲۔ ۳۵۳
۲۲۳۔ ایضاً، ۳۵۳
۲۲۴۔ ایضاً، ۳۵۳۔ ۳۵۴
۲۲۵۔ ایضاً، ۳۵۶
۲۲۶۔ ایضاً، ۳۵۶۔ ۳۶۲
۲۲۷۔ قرآن مجید، الدخان، ۳
۲۲۸۔ محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی، ۲۵، ۱۱۰۔ ۱۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس المصادر و المراجع

۱ - ابن الاثیر ، عزالدین ابو الحسن علی ، اُسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ۵ جلد المکتبۃ الاسلامیہ، القاہرۃ ۱۲۸۰ھ

۲ - ایضاً - اللباب فی تہذیب الانساب ، ۳ جلد، المکتبۃ القدسی القاہرۃ ۱۳۵۷

۳ - ایضاً - ایضاً دار صادر بیروت ۱۹۸۰

۴ - ابن الاثیر الجزری ، ابو السعادات المبارک بن محمد ، النہایۃ فی غریب الحدیث، ۵ جلد، انصار السنۃ المحمدیۃ، لاہور

۵ - ابن تیمیۃ، احمد، مجموع فتاویٰ، ۳۷ جلد، الریاض ۱۳۸۱

۶ - ایضاً - مقدمۃ فی اصول التفسیر، المکتبۃ العلمیۃ، لاہور ۱۳۸۸

۷ - ابن الجوزی ، ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن ، نواسخ القرآن، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۸۵

۸ - ابن حجر، احمد بن علی العسقلانی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، ۵ جلد، دار الکتب الحدیثۃ، القاہرہ

۹ - ایضاً - فتح الباری شرح الجامع الصحیح، ۱۴ جلد، الریاض

۱۰ - ابن خلدون، عبدالرحمن، المقدمہ، مؤسسۃ الأعلمی، بیروت

۱۱ - ابن خلکان ، ابو العباس احمد ، وفیات الاعیان فی انباء ابناء الزمان، ۸ جلد، دار صادر، بیروت، ۱۹۷۸

۱۲ - ابن الصلاح ، ابو عمرو عثمان ، علوم الحدیث المعروف مقدمہ، المطبعۃ العلمیۃ، حلب، طبع اول، ۱۹۳۱

۱۳ - ایضاً - ایضاً - دار الفکر القاہرۃ

۱۴ - ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴ جلد، دائرہ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، ۱۳۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ ابن العماد، ابو الفلاح عبدالحی الحنبلی، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، دار الافاق الجدیدہ، بیروت
۱۶۔ ابن فرحون، برهان الدین ابراهیم بن علی، الدیباج المذهب فی معرفۃ أعیان علماء المذهب، المکتبۃ السعادۃ، القاهرۃ، ۱۳۵۱
۱۷۔ ابن قتیبۃ، ابو محمد عبداللہ بن مسلم، تفسیر غریب القرآن، تحقیق احمد صقر، مکتبۃ التوحید والسنۃ، پشاور، ۱۹۷۸
۱۸۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنهایۃ، ۱۴ جلد، المطبعۃ السعادۃ القاهرۃ
۱۹۔ ایضاً۔ ایضاً۔ مکتبۃ المعارف، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۷۱
۲۰۔ ایضاً، تفسیر القرآن العظیم، ۴ جلد، القاهرہ
۲۱۔ ایضاً۔ ایضاً۔ سہیل اکیڈمی لاہور، طبع ثانی
۲۲۔ ابن ماجۃ، محمد بن یزید، السنن مع شرح مفتاح الحاجۃ، احیاء السنۃ النبویۃ، سرگودھا، ۱۳۹۴
۲۳۔ ابن منظور، ابو الفضل جمال الدین محمد بن المکرم، لسان العرب، ۱۵ جلد، دار صادر، بیروت
۲۴۔ ابن نقطۃ، ابو بکر محمد بن عبدالغنی، التقیید لمعرفۃ روایۃ السنن والمسانید، ۲ جلد، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد، طبع اول، ۱۹۸۳
۲۵۔ ابو بکر احمد بن الحسین النیشاپوری، الغایۃ فی القراءات العشر، شرکۃ العیکان، الریاض، طبع اول، ۱۹۸۵
۲۶۔ ابو بکر هدایۃ اللہ الحسینی، الطبقات الشافعیۃ، دار الفکر الجدیدۃ القاهرۃ
۲۷۔ ابو حیان، اثیر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف، البحر المحیط، ۸ جلد، مکتبۃ النصر الحدیثۃ، الریاض
۲۸۔ ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السنن، ۲ جلد، القاهرہ
۲۹۔ ایضاً۔ السنن مع عون المعبود، دار الکتاب العربی، بیروت
۳۰۔ ابو السعود، محمد بن محمد العمادی، ارشاد العقل السلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیٰ مزایا القرآن الکریم، ۵ جلد، محمد علی الصبیح و اولادہ، القاہرۃ
۳۱ ۔ ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ، الناسخ والمنسوخ (علیٰ حاشیۃ نواسخ القرآن ابن جوزی) دار المعرفۃ، بیروت
۳۲ ۔ ابو محمد، تاج الدین احمد بن عبدالقادر، کتاب الدرر اللقیط من بحر المحیط، القاہرۃ
۳۳ ۔ ابو موسیٰ، محمد بن ابی بکر الاصفہانی، المجموع المغیث فی غریبی القرآن والحدیث، جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ، طبع اول، ۱۹۸۶
۳۴ ۔ احمد امین، فجر الاسلام، دار الکتاب العربی، بیروت، ثانی، ۱۹٦۷
۳۵ ۔ احمد ابن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲ جلد، جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ، طبع اول، ۱۹۸۳
۳٦ ۔ ایضاً ۔ المسند، ۱۰ جلد، تحقیق احمد محمد شاکر، المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۸۴
۳۷ ۔ ایضاً ۔ ایضاً ۔ ٦ جلد، المطبعۃ المیمنیۃ، القاہرۃ، ۱۳۱۳
۳۸ ۔ احمد ون ڈنفر، علوم القرآن (انگریزی) اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، برطانیہ، ۱۹۸۳
۳۹ ۔ اسماعیل پاشا البغدادی، ہدیۃ العارفین فی أسماء المؤلفین و آثار المصنفین، ۲ جلد، المطبعۃ البہیۃ، استنبول، ۱۹۵۵
۴۰ ۔ الاسنوی، جمال الدین عبدالرحیم، الطبقات الشافعیۃ، ۲ جلد مطبعہ الارشاد، بغداد، ۱۹۷۰
۴۱ ۔ الالبانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، ۴ جلد المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۵
۴۲ ۔ امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، ۹ جلد، مکتبۃ انجمن خدام القرآن، لاہور، طبع ثالث، ۱۹۷٦
۴۳ ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۲ جلد، نور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اصح المطابع، کراچی، طبع ثانی، ۱۹۶۱
۴۴ - البغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود، شرح السنۃ، ۱۶ جلد، المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۸۳
۴۵ - ایضاً - معالم التنزیل (علیٰ حاشیہ الخازن) ۴ جلد، دار الفکر، القاہرہ، ۱۹۷۹
۴۶ - البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، ۱۰ جلد، نشر السنۃ، ملتان
۴۷ - الترمذی، ابو عیسیٰ محمد، السنن، ۲ جلد، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی
۴۸ - الجوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ، ۲۰ جلد، دار العلم للملایین، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۷۹
۴۹ - حاجی خلیفۃ، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون، ۳ جلد، مکتبۃ المثنیٰ، بیروت، ۱۳۸۰
۵۰ - الخازن، علاؤ الدین علی بن محمد، لباب التاویل فی معانی التنزیل، ۴ جلد (مع حاشیہ تفسیر معالم التنزیل)، دار الفکر القاہرۃ، ۱۹۷۹
۵۱ - الخطیب البغدادی، احمد بن علی، الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، ۲ جلد، مکتبۃ المعارف، الریاض، ۱۹۸۳
۵۲ - داؤدی، شمس الدین محمد بن علی، طبقات المفسرین، مکتبۃ وھبۃ، القاھرۃ، ۱۹۷۲
۵۳ - الدارمی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن، السنن، ۲ جلد، دار الفکر، بیروت
۵۴ - ایضاً - ایضاً - نشر السنۃ، ملتان
۵۵ - الذہبی، ابو عبداللہ احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، ۳ جلد، مکتبۃ احیاء التراث العربی القاہرۃ
۵۶ - الرازی، فخر الدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر، ۱۶ جلد، مکتبۃ الجامع الازہر، القاہرۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷ ۔ الرازی، محمد بن ابی بکر عبدالقادر، مختار الصحاح، مکتبۃ لبنان، بیروت، ۱۹۸۵

۵۸ ۔ الراغب الاصفہانی، ابو القاسم حسین بن محمود، معجم مفردات لالفاظ القرآن، المکتبۃ المرتضویۃ، تہران

۵۹ ۔ الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبداللہ، البرہان فی علوم القرآن، ۲ جلد، دار احیاء الکتب العربیۃ، القاہرۃ، طبع اول، ۱۳۷۷

۶۰ ۔ ایضاً ۔ ایضاً ۔ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ۱۲، ۱۹۸۳

۶۱ ۔ الزمخشری، ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر، الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ۳ جلد، مصطفی البابی، القاہرۃ، ۱۹۴۸

۶۲ ۔ السبکی، ابو نصر تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین، الطبقات الشافعیۃ، ۶ جلد، المطبعۃ الحسینیۃ القاہرۃ، ۱۹۵۶

۶۳ ۔ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن، الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ۱۲ جلد، مکتبۃ الحیاۃ، بیروت

۶۳ ۔ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمن، الاتقان فی علوم القرآن، ۲ جلد، المطبعۃ الازہریۃ، القاہرۃ، ۱۹۲۵

۶۵ ۔ ایضاً ۔ ایضاً، سہیل اکیڈمی، لاہور، ۱۹۷۴

۶۶ ۔ ایضاً ۔ التحبیر فی علم التفسیر، نشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور ۱۴۰۲

۶۷ ۔ ایضاً، المحلی، جلال الدین محمد بن احمد، تفسیر الجلالین، سعید اینڈ کمپنی، کراچی، ۱۳۹۸

۶۸ ۔ السیوطی، طبقات المفسرین، مکتبۃ وہبۃ، القاہرۃ، ۱۹۷۶

۶۹ ۔ الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالۃ، مکتبۃ دار التراث العربی، القاہرۃ، طبع ثانی، ۱۹۷۹

۷۰ ۔ شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ایچ ایم کمپنی، کراچی، ۱۹۷۶

www.KitaboSunnat.com

۷۱ ۔ شاہ ولی اللہ احمد، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ، المکتبۃ العلمیۃ، لاہور، ۱۹۷۰
۷۲ ۔ ایضاً ۔ ایضاً (مع اردو ترجمہ) اصح المطابع، کراچی، ۱۳۸۳
۷۳ ۔ شمس الحق افغانی، علوم القرآن، امجد اکیڈمی، لاہور
۷۴ ۔ الشوکانی، محمد بن علی، ارشاد الفحول الیٰ تحقیق الحق من علم الاصول، دار المعرفۃ، بیروت
۷۵ ۔ ایضاً ۔ البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ۔ ۲ جلد، مطبع السعادہ، القاہرہ، ۱۳۴۸
۷۶ ۔ ایضاً، فتح القدیر بین فن الروایۃ و الدرایۃ من علم التفسیر، ۵ جلد، دالفکر، بیروت، ۱۹۸۳
۷۷ ۔ الصابونی، محمد بن علی، التبیان فی علوم القرآن، مکتبۃ الغزالی، دمشق، مناهل العرفان، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۸۱
۷۸ ۔ صدیق بن حسن، السید، ابجد العلوم، ۳ جلد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۷۸
۷۹ ۔ الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، ۲۲ جلد، مرکز الطباعۃ الحدیثۃ، بیروت، ۱۹۸۴
۸۰ ۔ الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ۳۰ جلد، مکتبۃ مصطفیٰ البابی و اولادہ، القاہرۃ، طبع ثالث، ۱۹۶۸
۸۱ ۔ عبدالحی لکھنوی، الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ، نور محمد اصح الکتب، کراچی، ۱۳۹۳
۸۲ ۔ عبدالعزیز، تفسیر ابن عباس و مروياتہ فی التفسیر من کتب السنۃ، ۲ جلد، جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ
۸۳ ۔ عبدالعظیم المعانی، احمد الغندور، أحکام من القرآن والسنۃ، دار المعارف، القاہرۃ، طبع ثانی، ۱۹۶۷
۸۴ ۔ عبدالوہاب خلاف، علم اصول فقہ، مکتبۃ الدعوۃ الاسلامیۃ القاہرۃ، طبع ثانی، ۱۹۵۶
۸۵ ۔ غلام محمد حریری، تاریخ تفسیر و مفسرین، ملک سنز،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصل آباد، طبع رابع، ۱۹۸۹
۸۶ - الکتانی، محمد بن جعفر، الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفۃ، دار الفکر، دمشق، طبع ثانی، ۱۹۶۴
۸۷ - کحالۃ، عمر رضا، معجم المؤلفین، ۱۳ جلد، المطبعۃ البھیۃ، استنبول، ۱۹۵۵
۸۸ - ایضاً - ایضاً، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۹۶۱
۸۹ - گولڈ زیھر، اگناز، مذاھب التفسیر الاسلامی (ترجمہ عربی عبدالحکیم نجار)، مکتبۃ المثنیٰ، بغداد، ۱۹۵۵
۹۰ - مالک بن انس، المؤطا، دار النقاش، بیروت، طبع رابع، ۱۹۸۰
۹۱ - محمد احمد عیسوی، تفسیر ابن مسعود، ۲ جلد، مؤسسۃ الملک فیصل، الریاض، طبع اول، ۱۹۸۵
۹۲ - محمد ادیب الصالح، تفسیر النصوص فی الفقہ الاسلامی، ۲ جلد، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۴
۹۳ - محمد بن عبدالمنعم الحمیری، الروض المعطار فی خبر الاقطار، تحقیق احسان عباس، مکتبہ لبنان، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۸۴
۹۴ - محمد حسن، الامام الشوکانی مفسراً، دار الشروق، جدۃ، اول، ۱۹۸۱
۹۵ - محمد حسین الذھبی، التفسیر و المفسرون، ۳ جلد، القاھرۃ ۱۹۶۱
۹۶ - محمد حنیف الندوی، مطالعۂ قرآن، ثقافت اسلامیۃ لاھور، ثانی، ۱۹۸۵
۹۷ - محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناھل العرفان فی علوم القرآن ۲ جلد، دار احیاء الکتب العربیۃ، القاھرۃ، ثانی، ۱۳۷۲
۹۸ - محمد مالک، التحریر فی اصول التفسیر، قرآن محل، کراچی، ۱۳۸۲
۹۹ - محمد نصر المکی، نہایۃ القول المفید فی علم التجوید، القاھرۃ، ۱۳۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰ - محمود آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی، ۳۰ جلد، الطباعۃ المنیریۃ، القاہرۃ، ۱۹۶۲

۱۰۱ - محمود بن احمد الفارسی، اسماء رجال المصابیح، مخطوط (راقم الحروف کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ --- گلاسگو یونیورسٹی برطانیہ)

۱۰۲ - مسلم، بن الحجاج، الجامع الصحیح، ۲ جلد، سراج دین اینڈ سنز لاہور

۱۰۳ - معین الدین ندوی، تاریخ اسلام، ۴ جلد، مطبوعہ اعظم گڑھ ندوہ

۱۰۴ - مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۴

۱۰۵ - منظور احمد، تاریخ تفسیر و اصول تفسیر، علمی کتب خانہ لاہور

۱۰۶ - موریس بکائے، بائیبل قرآن اور سائنس (اردو ترجمہ ثناء الحق صدیقی)، دار العلوم الاسلامیۃ کراچی ، ۱۹۸۱

۱۰۷ - النسفی، ابو البرکات عبداللہ بن احمد، مدارک التنزیل المعروف تفسیر نسفی، ۳ جلد، دار احیاء الکتب العربیۃ القاہرۃ

۱۰۸ - نظام الدین الحسن بن محمد النیشاپوری، غرائب القرآن و رغائب الفرقان، ۱۰ جلد، مصطفی البابی الحلبی القاہرہ، طبع اول ۱۹۶۲

۱۰۹ - الواحدی، ابو الحسن علی بن احمد، اسباب النزول (مع حاشیۃ الناسخ و المنسوخ لابی القاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ) دار المعرفۃ، بیروت

۱۱۰ - ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح دہلی ۱۹۷۷

۱۱۱ - الہیثمی، نور الدین علی بن ا بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ۱۰ جلد، مؤسسۃ المعارف، بیروت، ۱۹۸۶

۱۱۲ - یاقوت الحموی، شہاب الدین ابو عبداللہ، معجم الادباء المعروف بارشاد الاریب، ۱۰ جلد، مطبعۃ الہندیۃ القاہرۃ، ۱۹۸۴

۱۱۳ - ایضاً، معجم البلدان، ۵ جلد، دار صادر، بیروت، ۱۹۵۶

۱۱۴ - Shorter Encyclopaedia of Islam, Karachi, 1981

۱۱۵ - Encyclopaedia of Islam, Leiden & London, 1960

LIBRARY
Book No. 000395

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ا
ظ ق